﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد20 | جمعۃ المبارک12/جولائی2013ء | 02/رمضان المبارک 1434 ہجری قمری ❁ 12/وفا 1392 ہجری شمسی | شمارہ 28

گناہوں سے پاک ہونے کا مہینہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور میں نے اپنی سنّت کے ذریعہ اس کے قیام کا طریق بتا دیا ہے۔ پس جو شخص حالت ایمان میں اپنا محاسبہ کرتے ہوئے روزے رکھے گا اور قیام کرے گا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

(سنن نسائی کتاب الصیام حدیث نمبر 2180)

2003-2004ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا مختصر تذکرہ

جو افضال و انوارِ الٰہی کی بارش دن رات جماعت احمدیہ پر نازل ہو رہی ہے اسے ہم کبھی شمار نہیں کر سکتے۔

❁......2003ء۔2004ء کے دوران تین لاکھ سے زائد افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔

❁......مختلف ممالک میں ہونے والی بیعتوں کے ایمان افروز کوائف۔ ❁......دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کا عبرتناک انجام۔

❁......جماعت احمدیہ کے بارہ میں مخالفین کے پروپیگنڈہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے ثمرات۔

❁......حفاظتِ الٰہی، رؤیا اور خوابوں کے ذریعہ قبولِ احمدیت اور مخالفین کے عزائم میں ناکامی اور افراد جماعت کی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور مخالفین کی ذلّت و رسوائی کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

اسلام آباد (ٹلفورڈ۔Surrey) میں منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 38ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 31 جولائی 2004ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

تیسری اور آخری قسط

دورانِ سال بیعتوں کے کوائف

اب مَیں بیعتوں کا ذکر کر دیتا ہوں۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھانا کو 16,200 کے قریب بیعتوں کی توفیق ملی ہے اور 21 نئے مقامات پر جماعت کا نفوذ ہوا ہے اور ویسے بھی جماعت کا ایک image بن رہا ہے، غیر معمولی طور پر متعارف ہو رہی ہے۔

امیر صاحب غانا لکھتے ہیں کہ برانگ اہافوریجن میں تیجانی فرقہ کے مسلمانوں کے ایک لیڈر ہیں۔ (وہاں تیجانی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے)۔ انہوں نے اپنے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھو جماعت احمدیہ کے لیڈر جب گھانا میں آئے تو جماعت نے کس منظّم طریق پہ ان کا استقبال کیا۔ انہیں ملک کا دورہ بھی کروایا۔ غیر احمدی، غیر مسلم، بیرونی حکومتوں کے سفراء، حکومتِ گھانا کے وزراء اور خود صدرِ مملکت گھانا تک نے ان کا خیر مقدم کیا۔ یہ جماعت ایک منظّم جماعت ہے۔ یہ زبانی باتیں نہیں کرتی۔ اور یہ اسلام کی صحیح پیرایہ میں خدمت کر رہی ہے، ملک کی ترقی اور بہبود کے لئے خدمات بجا لا رہی ہے۔ کہتے ہیں ہمیں کوئی اس لئے نہیں پوچھتا (حالانکہ ان کی تعداد کافی زیادہ ہے) کہ ہم اس طرح ملک و قوم کی خدمت نہیں کرتے اور آپس میں جھگڑتے رہتے ہیں۔

اسی طرح عبدالحمید طاہر صاحب ٹمالے کے مبلغ ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ جو میرا دورہ ہوا ہے اس کے فوراً بعد یونیورسٹی کے تین طلباء نے بیعت کی اور اس کے علاوہ دو امام اور ایک چیف بھی ملاقات کے لئے آئے اور انہوں نے بیعت کی۔ اور اس کے علاوہ 465/افراد نے بھی بیعت کی۔

اور بہت ساری باتیں ہیں جو کسی وقت کوئی اور بیان کر دے گا۔

بورکینا فاسو میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 56 ہزار بیعتیں ہوئی ہیں۔ اور تین چیفس اور 40 آئمہ نے احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق پائی ہے۔ 30 نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ یہ لکھتے ہیں جو اس دفعہ کا دورہ تھا، اس کے بھی اچھے نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ اور نومبائعین میں بھی جماعت سے تعلق میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔

پھر ایک شخص کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے 6 سال سے بیعت نہیں کی تھی۔ اس دورہ کے دوران انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب بیعت کر لینی چاہیے ورنہ گنہگار رہوں گا۔

ایک بچے کا واقعہ لکھتے ہیں کہ 12 سال کا تھا۔ اس نے خواہش کا اظہار کیا کہ جلسہ میں شامل ہونا ہے لیکن والد نے یہ کہتے ہوئے کہ پیچھے گھر میں کسی کو رہنا چاہیے اسے کہا کہ تم یہیں رہو۔ تو بچے نے سوچا شاید پیسوں کی کمی کی وجہ سے کہہ رہا ہے۔ تو اس بیچارے نے محنت مزدوری کر کے ایک ہزار فرانک جمع کیے اور کہا یہ میرا کرایہ ہے میں نے ضرور جلسہ پہ جانا ہے۔ میرا کہا کہ اُس نے آنا ہے۔ اس لیے مَیں نے ضرور جا کے ملنا ہے۔ تو باپ نے اس کو کہا کہ ٹھیک ہے پیسے تم رکھو لیکن میرے ساتھ چلنا۔ وہ مجھے ملا بھی لیکن اس کے بعد اسی دن بیچارے کو گردن توڑ بخار ہوا اور وہیں اس کی وفات ہوگئی۔ وہاں اس کا جنازہ بھی مَیں نے پڑھایا تھا۔ شاید اس کے دل میں یہی ہو کہ میرا وقت آ گیا ہے تو میں مل لوں۔ بہرحال اس کی شدید خواہش تھی۔ باپ سے کہتا تھا کہ میں نے ضرور ملنا ہے۔

کایا (Kaya) وہاں کا ایک شہر ہے۔ وہاں کے ہائی کمشنر نے کہا کہ ہم بڑے عرصہ سے کوئی 20 کلومیٹر کی ایک سڑک پکی کروانے کی کوشش کر رہے تھے جس کی منظوری نہیں مل رہی تھی۔ ہر ایک کی اپنی اپنی سوچ ہوتی ہے، جس دن میرا دورہ تھا اس دن اُن کو سڑک پکّی کرنے کی منظوری مل گئی۔ اس لئے بھی وہ بہت شکرگزار تھے کہ ہمیں اس وجہ سے منظوری ملی ہے۔

بورکینا فاسو سے ہی ایک مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک جگہ گاؤں میں وزیر زراعت نے دورہ کرنا تھا اور بیراج کا افتتاح تھا لیکن جماعت کے افراد پہلے ہی جلسہ پہ آنے کے لئے پروگرام بنا چکے تھے۔ تو لوگوں نے انہیں کہا کہ رُک جاؤ کیونکہ وزیر آ رہا ہے اور ہمارا ہی فائدہ ہے۔ اگر تم نہ رُکے تو نقصان ہوگا۔ لیکن جو احمدی لوگ تھے وہ نہیں مانے۔ انہوں نے کہا ہم نے تو جلسہ پر جانا ہے کیونکہ یہ جلسہ جو ہے یہ عام جلسہ نہیں ہے۔ خلیفۂ وقت کی یہاں موجودگی ہوگی۔ اس لئے وہ سب کام چھوڑ کر جلسہ پر آ گئے۔

ایک صاحب ساقو ابراہیم (Sako Ibrahim)

ہیں جن کی عمر 60 سال سے زائد ہے۔ خاندان میں اکیلے احمدی ہیں اور سخت مخالفت کا سامنا ہے۔ وہ جلسہ پر آئے تھے وہ کہتے تھے کہ کاش یہ مخالفین جو میرے رشتہ دار ہیں یہ بھی ایک دن جلسہ پہ گزار لیتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ اصل میں اسلام ہے کیا چیز اور اخوت اور بھائی چارہ اور محبت کا مطلب کیا ہے؟ کہتے ہیں دوسرے مسلمانوں کے جلسہ میں جب جاؤ تو وہاں دنگا فساد ہوتا ہے مگر یہ روحانیت کا ماحول تھا جو جماعت کے جلسہ میں تھا اور یہ کہیں اَور نہیں مل سکتا۔

للگائی جماعت کے دو افراد تمبا کو کھانے کے عادی تھے۔ مربی صاحب نے ان کو کئی دفعہ منع کیا لیکن باز نہیں آتے تھے۔ انہوں نے جلسہ پر آنا تھا۔ میرا پتہ لگا کہ میں نے بھی جلسہ پر آنا ہے تو انہوں نے پروگرام بنایا۔ اور اس کے بعد کہتے ہیں انہوں نے تمبا کو کھانا چھوڑ دیا۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہیں اتنی دفعہ کہا تم رُکے نہیں اب کیوں رُک رہے ہو؟ کہتے ہیں ہم نے انہیں جا کے ملنا ہے تو پھر ہمارے منہ سے تمبا کو کی بُو آئے گی، شاید انہیں تکلیف ہو۔ اس لئے ہم نے تمبا کو پینا چھوڑ دیا ہے۔ تو کئی دفعہ سگریٹ پینے والوں کے جب قریب جاؤ تو بڑی شدید بُو آ رہی ہوتی ہے۔ افریقہ کے دُور دراز علاقہ میں گاؤں میں رہنے والوں کے ایمان کی یہ حالت دیکھیں۔

کہتے ہیں ایک جگہ ایک علاقہ میں ہمارا خدام الاحمدیہ کا وفد تبلیغ کے لئے گیا۔ ایک عیسائی سے ملاقات ہوئی۔ اُس نے ہماری تبلیغ کے لئے مسلمانوں کو اکٹھا کیا کہ آج احمدی آئے ہیں ان کی تبلیغ سُنیں اور تبلیغ کے بعد اس نے بتایا کہ میں نے ٹیلی ویژن پر آپ کے خلیفہ کی باتیں سنیں اور دیکھا بھی ہے اور اسی طرح لوگوں کا بہت بڑا ہجوم بھی دیکھا ہے۔ اگر اسی طرح جماعت ترقی کرتی رہی تو یہ دنیا آپ کی ہے اور اس بات نے مجھ پر بہت اثر چھوڑا ہے اور میں جماعت کے بہت زیادہ قریب ہو گیا ہوں۔ الحمدللہ کہ اب اس کا بیٹا بھی احمدی ہو گیا ہے، جماعت میں داخل ہو گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورہ کے یہ بھی اثرات ظاہر ہوئے ہیں۔

آئیوری کوسٹ میں بھی 17 نئے مقامات پر جماعت کا نفوذ ہوا ہے۔ 4 چیفس اور 17 اماموں نے 10 ہزار افراد سمیت بیعت کی ہے۔ اسی طرح مالی (Mali) میں بھی دو ہزار تین سونئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ وہاں ایک امام ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ مَیں نے خواب میں کسی کا چہرہ دیکھا، تصویر دیکھی اور اس کے بعد ان کو احمدیت کا تعارف ہوتا رہا۔ کہتے ہیں جب وہ میرے سے ملے ہیں تو انہوں نے کہا کہ پانچ سال پہلے جب مَیں نے یہ خواب دیکھی تھی تو یہی شکل تھی جو مجھے خواب میں نظر آئی تھی۔

ایک صاحب اس دفعہ اس سال جلسہ پر آئے تھے، یہ بھی بورکینا فاسو کے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس جلسہ نے تو میری زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ اور میرے دل میں خدا کی محبت بڑھا دی ہے۔ مَیں نے بہت کچھ سیکھا ہے اور اب کہتے ہیں کہ میں انشاء اللہ ہمیشہ جماعت احمدیہ کو اپنے ملک میں پھیلانے میں کوشاں رہوں گا اور بڑے عزم اور اخلاص کے ساتھ واپس گئے تھے۔

بینن میں بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 43 ہزار سے اوپر بیعتیں ہوئی ہیں اور تقریباً 23 ہزار سے زائد بیعتیں تو میرے دورہ کے دوران ہوئی ہیں جو مختلف چیف اور آئمہ آئے ہوئے تھے انہوں نے بیعت کی اور وہاں ان کی دستی بیعت بھی ہوئی۔

امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ Nikki کے علاقہ میں لیبیا کے مولوی حضرات کا سینٹر ہے اور انہوں نے وہاں اپنا تعلیم القرآن کا مدرسہ کھول رکھا ہے۔ دورہ کے بعد مولویوں نے جب دیکھا کہ یہاں تو جماعت کا بڑا تعارف ہو رہا ہے تو انہوں نے Nikki شہر میں جماعت کے خلاف تین روزہ کانفرنس رکھی۔ اور کانفرنس میں تمام گاؤں اور جوار دگرد کے علاقے تھے ان کے آئمہ کو بلایا۔ کانفرنس شام کے وقت شروع ہوئی اور شروع میں ہی ان کو یہ بتا دیا کہ یہ کانفرنس جماعت احمدیہ کے خلاف اور ان کی کامیابیوں کے سدّ باب کے لئے رکھی گئی ہے۔ نیز یہ بھی کہ جماعت احمدیہ نے اپنے خلیفہ کو بلا کر جو ایک ماحول پیدا کیا ہے اس کے خلاف ہے۔ اس اعلان کے بعد انہوں نے تمام آئمہ سے ایک امام کو بطور نمائندہ بات کرنے کی دعوت دی۔ اس پر سُویا (Suya) گاؤں کے ہمارے ایک نومبائع امام صاحب کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اگر آپ نے ہمیں یہاں نماز کی تربیت یا چندہ کی تربیت کے لئے یا روزہ کی تربیت کے لئے بلایا ہوتا تو ہمیں بڑی خوشی ہوتی مگر آپ نے ہمیں جماعت احمدیہ کے خلاف بُلایا ہے اس پر ہم لوگ آپ سے متفق نہیں کیونکہ احمدیہ جماعت ہی حقیقی اسلام ہے اور اسلام کے منافی ایک بھی رُکن ان میں نہیں اس لئے ہم سب واپس جا رہے ہیں۔ اس انتہائی ایمانی جرأت پر باقی سب گاؤں کے تمام امام بھی اٹھ کر باہر آ گئے اور وہ کانفرنس جو تین دن چلنی تھی پہلے دن ہی اس بیچاری کی ہوا نکل گئی۔

Nikki کے اس علاقے کے مولوی حضرات کی طرف سے یہ بھی اعلان تھا کہ نعوذ باللہ احمدیت کے گندے کاموں سے اس شہر کو پاک رکھیں گے اور احمدیت وہاں نہیں آ سکے گی۔ لیکن دیکھیں خدا تعالیٰ کی مدد کس طرح ہوتی ہے کہ وہاں کے ایک مسلمان الحاج داؤد صاحب ہیں وہ اپنی فیملی کے ساتھ احمدی ہو گئے اور انہوں نے ہمارے مقامی معلم کو بُلایا اور کہا کہ تم میری بیعت لے لو۔ ہمارے معلم نے ان سے پوچھا کہ آپ بیعت کیوں کر رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے کہا کہ مَیں آپ کی دعوت پر لوگوں کو لے کر پاراکو (Parakou) گیا تھا۔ یہ وہاں بینن کا ایک بڑا شہر ہے جہاں خلیفۂ وقت اس دورہ کے دوران آئے تھے۔ وہاں میں نے دیکھا ہے کہ اگر کہیں اسلام ہے تو یہیں ہے۔ تو کہتے ہیں اس پہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات گاڑ دی کہ ان کو قبول کرنا چاہیے اور پھر انہوں نے جماعت کی جشنِ تشکر والی ٹی شرٹس خریدیں اور پھر وہاں اپنے علاقے میں تقسیم کیں۔ اور وہ کہتے ہیں مولوی حضرات میرے پاس آئے تھے کہ ہم نے تو یہاں احمدیت کو گھسنے نہیں دینا تھا تم نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ تو میں نے ان کو دوڑا دیا کہ یہاں سے دوڑ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بھی احمدیت کا نفوذ ہو گیا ہے۔

نائیجیریا میں اس سال اکتیس ہزار سے زائد بیعتیں ہوئی ہیں۔ نو (9) اماموں نے احمدیت قبول کی ہے۔ 47 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جماعت نائیجیریا کو ہمسایہ ملک کیمرون اور چاڈ میں بھی کامیابیاں ملی ہیں۔

کیمرون میں امسال 187 بیعتیں ہوئی ہیں۔ یہاں کے ایک مقامی نوجوان ہیں جو نائیجیریا کے جامعہ سے تعلیم حاصل کر کے معلم کے طور پر وہاں کام کر رہے ہیں اور اللہ کے فضل سے جماعت منظّم ہو رہی ہے۔

پھر چاڈ میں بھی 107 بیعتیں ہوئی ہیں۔ یہاں بھی نائیجیریا کے ہی ایک معلم کام کر رہے ہیں اور جماعت آہستہ آہستہ طاقت پکڑ رہی ہے۔

کینیا میں اس سال تقریباً چودہ ہزار بیعتیں ہوئی ہیں۔ اور نیا مشن بھی یہاں کھولا گیا ہے۔

مُویالے (Moyale) ایسا علاقہ ہے جہاں پہلے کوئی احمدی نہیں تھا۔ یہ علاقہ نیروبی سے سات سو کلو میٹر دور ایتھوپیا کے بارڈر پہ ہے۔ تو اِن علاقوں میں بھی بیعتیں عطا ہوئی ہیں۔ ایتھوپیا میں 6,200، اریٹیریا میں 15,600، جبوتی میں 3,900 اور پھر کونگو کو بھی اس سال 7,500 سے اوپر بیعتوں کی توفیق ملی۔ ایک نئے علاقہ بنداقہ (Mbandaka) میں پہلی دفعہ احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔

سیرالیون کی اس دفعہ تھوڑی بیعتیں ہیں یعنی 1,800۔ لیکن 17 چیف اور نئے امام جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ پھر اسی طرح گنی کوناکری (Guinea Conakry) میں بھی کچھ بیعتیں ہوئی ہیں جہاں پہلے بڑی مخالفت ہوئی تھی اور جماعت کی اجازت نہیں تھی۔ پھر یوگنڈا میں بھی 3,000 کے قریب بیعتیں ہوئی ہیں۔

طاہر احمد صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ بانکو بانا (Mbonkobana) کے علاقہ میں ایک بڑا گاؤں ''مدینہ'' واقع ہے۔ کہتے ہیں یہاں کے لوگ بڑے لمبے عرصہ سے جماعت میں شامل ہونے سے انکاری تھے۔ جب بھی ہم نے ان سے رابطہ کیا تو یہی کہتے تھے ''نہیں'' اور بڑی مخالفت بھی تھی۔ کہتے ہیں اس مرتبہ رابطہ کیا تو امام نے ہمیں تاریخ دی اور پروگرام کے مطابق ہم تین مبلغ وہاں پہنچے۔ وہاں کے موجودہ امام نے بتایا کہ ان کے ایک سابق امام کچھ عرصہ قبل وفات پا گئے ہیں۔ ان کی وفات کے بعد ان کی بیوہ نے صندوق کھولا جو کہ امام کی تحویل میں رہتا تھا تو اس میں سے جماعت احمدیہ کا لٹریچر اور چندہ کی رسیدیں نکلیں۔ اس وقت گاؤں کے لوگ وہاں موجود تھے۔ یہ سُن کر ایک دوست راوبنگورا صاحب نے بتایا کہ مرحوم امام کہا کرتے تھے کہ ایک دن سیرالیون میں احمدیوں کی حکومت ہو گی اور سیرالیون بہت ترقی کرے گا۔ یہ باتیں سُن کر تمام گاؤں والے مع امام اور چیف کے احمدی ہو گئے۔ الحمدللہ۔

ہندوستان میں بھی اس سال اللہ کے فضل سے تقریباً 49,000 بیعتیں ہوئی ہیں۔ انیس خان صاحب لکھتے ہیں کہ چند ماہ قبل سرپنچ کے انتخابات ہوئے جس میں ایک احمدی خاتون نے بھی حصہ لیا اور اپنے کاغذات داخل کرتے ہی مجھے دعا کے لئے لکھا۔ تو یہاں سے جو جواب گیا اس جواب میں دعائیہ الفاظ تو کافی تھے لیکن وہ خاتون انتخاب ہار گئیں۔ وہ خاتون بڑے پکّے ایمان کی تھی۔ انہوں نے کہا جب وہاں سے خلیفۂ وقت کا جواب اچھا آ گیا ہے، حوصلہ افزا ہے اور دعائیں دی ہیں تو پھر یہ بیکار نہیں جائیں گی۔ کہتے ہیں اچانک کچھ دنوں بعد اطلاع آئی کہ جو سابقہ نتیجہ تھا وہ درست نہیں تھا۔ دوبارہ جائزہ لیا گیا ہے اور وہ خاتون ہی کامیاب قرار دی گئی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ اس سے ان کے ایمان میں بڑا اضافہ ہوا۔ کیونکہ یہاں لوگوں نے ان کو کہا تھا کہ اگر تم احمدی نہ ہوتیں تو ہم تمہیں ووٹ دیتے۔ انہوں نے کہا چاہے سرپنچی ملے نہ ملے لیکن مَیں احمدیت نہیں چھوڑ سکتی۔

انڈونیشیا میں بھی تقریباً اڑھائی ہزار بیعتیں ہوئی ہیں۔ بنگلہ دیش میں بھی نامساعد حالات کے باوجود ان کو بیعتوں کی توفیق ملی۔ فرانس میں بھی اس دفعہ ان کو بیعتوں کی توفیق ملی۔

فرانس کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ انڈورا (Andora) ایک جگہ ہے ایک دفعہ مَیں وہاں گیا۔ مسلمانوں کی وہاں ایک ایسوسی ایشن ہے۔ ان کے ممبران کے ساتھ تبلیغی نشست ہوئی۔ تو جب انہوں نے ایک کتاب پہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصویر دیکھی تو کہنے لگے کہ یہ تو ہم نے ٹیلی ویژن پہ بھی دیکھے ہیں۔

پھر کہنے لگے کہ آج کل تو جو ایم ٹی اے ہے اس پر دو، دو خلفاء ٹی وی پر آتے ہیں۔ ان کو علم نہیں تھا کہ حضرت صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ جب ان کو کتابیں پڑھنے کے لئے دی گئیں کہ پڑھیں تو وہ بھی اب جماعت میں شامل ہونے پر غور کر رہے ہیں۔

اسی طرح ایک تیسرے ملک لکسمبرگ (Luxumburg) میں بھی ان کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ تعارف کروایا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک بیعت حاصل ہو چکی ہے۔

پھر وہ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ فرانس کے آخری روز ایک شخص نے بیعت کی اور جب مجھ سے ملاقات کی تو مَیں نے اس سے پوچھا کہ تم کس طرح احمدی ہوئے؟ تو اس کا جواب یہ تھا کہ جس خوبصورتی سے لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـــہُ ادھر پڑھتے دیکھا اور سُنا ہے اس سے پہلے کہیں دیکھا اور سُنا نہیں۔ اس نے میرے دل پہ بہت اثر کیا تو میں نے بیعت کر لی۔

یورپ میں جرمنی نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ملک اور دیگر تمام ملک جو سپرد کیے گئے تھے اُن میں بیعتیں کروائی ہیں اور سات اقوام سے تعلق رکھنے والے 150 سے زائد افراد نے بیعت کی ہے۔ پھر مالٹا Malta میں بھی ان کو پیغامِ حق پہنچانے کی توفیق ملی۔

یہ لکھتے ہیں کہ بلغاریہ میں ایک عیسائی فیملی سے رابطہ کیا گیا اور انہیں احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس پر اس خاتونِ خانہ نے ایک دو اجلاسات میں شرکت کی جس پر خاوند نے گھر پر بڑی سختی کی اور گھر پر نہ صرف اجلاسات سے روک دیا بلکہ جماعت کے خلاف شدید نفرت کا اظہار کیا لیکن ہماری لجنہ کی ممبرات نے مسلسل رابطہ رکھا جس کے نتیجہ میں کچھ عرصہ بعد اس خاتون کی ہمشیرہ اور ان کے بچّے خاوند سمیت احمدیت میں داخل ہو گئے۔ مذکورہ خاتون کہتی ہیں کہ ان سے جب مسلسل رابطہ رہا تو ایک روز خاتون نے خواب میں دیکھا کہ اس کے گھر میں ہماری جماعت کا ترجمہ شدہ قرآن پڑا ہوا ہے اور اس میں سے روشنی نکل رہی ہے اور سارا گھر روشنی سے بھر جاتا ہے۔ قرآن کریم کے دائیں طرف دو آدمی ہیں جنہوں نے جیکٹس اور جیکٹ کی ٹوپیاں پہن رکھی ہیں۔ اسی طرح بائیں طرف بھی دو آدمی ہیں جو نہایت غلیظ معلوم ہوتے ہیں۔ جب وہ قرآن پکڑتی ہیں تو بائیں طرف والے آدمی بھاگ جاتے ہیں۔ یہ خواب اس نے اپنے خاوند کو سنائی۔ چنانچہ اس خواب کی بنا پر یہ ساری فیملی بھی احمدی ہو گئی۔

گیانا میں حالات چونکہ ابھی ذرا مشکل ہیں لیکن بہرحال جماعت گیانا کو بھی اس سال تین صد بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا اور اللہ کے فضل سے انہوں نے 428 بیعتیں حاصل کی ہیں اور بہت سارے لوگوں کو ایم ٹی اے کے ذریعہ تعارف ہوا ہے۔

بیعتوں کی کُل تعداد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتوں کی کُل تعداد تین لاکھ سے اوپر ہے۔ اور کل انشاء اللہ عالمی بیعت میں سارے ممالک کی نمائندگی ہو گی۔

امیر صاحب کینیڈا لکھتے ہیں کہ دورہ کے دوران استقبالیہ پروگرام جو ایم ٹی اے پر Live دکھایا گیا تھا، اس میں سیٹلائٹس پر سگنل بھیجنے والے ٹرک کا آپریٹر ایک عیسائی تھا۔ وہ استقبال کا منظر دیکھ کر ایسا مبہوت ہوا کہ گویا اس کو کوئی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔ کچھ دیر بعد کہنے لگا

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر255

مکرم سلیم الحسنی صاحب(1)

مکرم سلیم الحسنی صاحب لکھتے ہیں:

میرا تعلق تیونس سے ہے۔جماعت سے تعارف سے قبل میرا حال بھی شمالی افریقہ میں بسنے والے بعض ایسے نوجوانوں کی مانند تھا جن کے آباؤ اجداد فرانسیسی ثقافت کے زیر اثر آ گئے تھے اور اس ثقافت کی چکاچوند نے انہیں مذہبی اقدار سے غافل کر دیا تھا۔میری ابتدائی تربیت بھی ایسے ماحول میں ہوئی جو دینی رنگ سے عاری تھا۔

آزادخیالی اور نماز

میں نے اپنی سیکنڈری سکول ایجوکیشن اکیس سال کی عمر میں مکمل کی۔اس وقت تک مجھے مذہب سے نہ کچھ لگاؤ تھا نہ کبھی اس کے بارہ میں سوچنا ضروری سمجھتا تھا۔دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر وقت ضائع کرنا معمول کی بات تھی۔ایک روز میں اپنے ایک دوست کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک وہ مجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور آخری زمانے میں انکی آمد کے بارہ میں بتانے لگ گیا۔میرے دوست نے کچھ اس طرح عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور ان کے زمانے میں رونما ہونے والے نشانات کی بات کی کہ میرے دل پر اسکا بہت اثر ہوااور آن کی آن میں میرے اندر کا مسلمان جاگ اٹھا اور میں نے نماز پڑھنے کا ارادہ کر لیا۔چند لمحے کے لئے آنے والا خیال گو بہت قوی تھا لیکن میری خواہشات کے طوفان کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوا۔میرے دل میں نماز ادا کرنے کی تمنا تو تھی لیکن دینی پابندیوں کو میں اپنی آزادی کے لئے قیود سمجھتا تھا اور نوجوانی میں ہی میں ان قیود کا اسیر نہیں ہونا چاہتا تھا۔باوجود میری اس سوچ کے بھی نماز کی ادائیگی کا خیال مجھے رہ رہ کے آتا رہا حتی کہ ایک دن مجبور ہو کر میں مسجد جا پہنچا وہاں پر میں نے اپنے ایک جاننے والے شخص سے پوچھا کہ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ میں نماز بھی ادا کرنا شروع کردوں اور ایک بے قید نوجوان کی طرح اپنی زندگی بھی بسر کرتا رہوں؟ اس نے نہایت سختی سے جواب دیا کہ تم ایسا نہیں کر سکتے۔اسکا یہ جواب مجھ پر بجلی بن کر گرا۔یہاں میں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ نوجوانی کی بے قید زندگی سے میری مراد گناہوں کا ارتکاب ہرگز نہ تھا ہاں نوجوانوں کی شوخی اور شرارتوں بھری لہو ولعب والی زندگی مراد تھی۔میں سخت متعجب اور حیران تھا کیونکہ میرے معاشرے کو میری آزادخیالی کی زندگی اور میرا بے نماز ہونا تو قابل قبول تھا لیکن اس حالت میں میرا نماز ادا کرنا معیوب دکھائی دیتا تھا۔اس صورتحال میں میں نے کہا کہ شاید بہتر یہی ہے کہ میں خاموشی سے نماز شروع کردوں چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا اور اس دن سے میری دینی زندگی کا آغاز ہوا۔

لذتِ عبادت

مجھے خدا تعالیٰ کی عبادت میں لذت آنے لگی۔تقرب اِلی اللہ کی جستجو نے میری راحت وسکون کو کلیۃً نماز اور ذکرِ الٰہی سے وابستہ کر دیا تھا۔میرے اندر مذہب کے بارہ میں جاننے کا شوق پنپنے لگا۔ایسے میں میرے آزادخیالی کے زمانے کے پرانے دوست نہ جانے کب اور کہاں چھوٹ گئے۔

صوفی ازم میں شمولیت

اردگرد سے میں نے سنا کہ صوفی ازم والے بندے کا خدا سے تعلق قائم کروادیتے ہیں۔لہذا میں نے ان کے پاس جانے کا فیصلہ کرلیا۔ان دنوں میں مجھے دینی امور سے ایسا لگاؤ ہو گیا تھا کہ میں کسی بھی کام سے پہلے استخارہ کرنا ضروری سمجھتا تھا۔لہذا میں نے صوفی ازم میں جانے سے قبل استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ میں صوفی ازم میں شمولیت کے لئے اس جماعت کی مسجد میں جاتا ہوں۔وضو والی جگہ سے گزرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہاں بہت سا گند بکھرا پڑا ہے۔میرے دل میں خیال آتا ہے کہ میں نے تو صوفی ازم کے بارہ میں سنا تھا کہ یہ بہت صفائی پسند جماعت ہے پھر یہاں پر اس قدر گندگی کیوں پھیلی ہوئی ہے؟ یہاں سے گزر کر جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہاں پر ایک شخص نماز پڑھا رہا ہے جس نے گلے میں ہار پہنا ہوا ہے۔میں کہتا ہوں کہ یہ بھی ایک قبیح امر ہے۔پھر جب وہ نماز میں تلاوت کرتا ہے تو بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔میں جگہ جگہ اسکی تصحیح کرتا ہوں۔اسی حالت میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

باوجود اس قدر واضح راہنمائی کے بھی میں اپنے پروگرام کے مطابق صوفی ازم میں شامل ہو گیا اور تقریباً دوسال تک ان کے ساتھ رہا جس کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ اگر میں مزید یہاں رہا تو پاگل ہو جاؤں گا۔اس وقت مجھے صوفی ازم کا جو غلط عقیدہ اور بدعتی امور غلط نظر آتے تھے میں ان کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھتا تھا اور اکثر مجھے انکی شرعی حیثیت پر کوئی دلیل نہ ملتی تھی۔بہرحال میں زیادہ عرصہ اس کشمکش میں نہ رہ سکا اور صوفی ازم سے علیحدگی کا فیصلہ کرلیا۔لیکن صوفی ازم کی ہر چیز ہی بری نہیں تھی بلکہ مجھے اس جماعت میں رہنے کا جو سب سے بڑا فائدہ ہوا وہ یہ تھا کہ مجھے ذکر الٰہی کی بہت زیادہ عادت پڑ گئی اور اس میں لذت آنے لگ گئی۔

حزب التحریر

میں صوفی ازم سے تو علیحدہ ہو گیا لیکن اس یقین پر قائم تھا کہ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے کسی نہ کسی جماعت میں شامل ہونا ضروری ہے۔لہذا اس خیال کے مطابق میں نے مختلف اسلامی جماعتوں کے بارہ میں تحقیق شروع کردی۔انہی ایام میں میری ملاقات ایک ایسے دوست سے ہوئی جس کا تعلق حزب التحریر سے تھا۔اس سے بات کر کے میں نے محسوس کیا کہ صوفی ازم میں تو شاید میں نے وقت ہی برباد کیا ہے کیونکہ انکا کوئی فکری ہدف نہ تھا جبکہ حزب التحریر میں ایک سوچ ایک استدلال اور خلافت کا تصور پا کر میں نے سمجھا کہ یہی وہ جماعت ہے جس کی مجھے تلاش تھی لہذا میں نے اس میں شمولیت اختیار کرلی۔

{حزب التحریر نامی یہ جماعت دینی لبادے میں ملبوس ایک سیاسی جماعت ہے جس کا بڑا ہدف اسلامی حکومت اور خلافت اسلامیہ کا قیام اور تمام مسلمانوں کو خلافت کے زیرسایہ لانے کا ہے۔اسے 1953ء میں تقی الدین النبہانی نے قائم کیا۔جو کہ 1924ء میں سقوط خلافت عثمانیہ کے بعد مسلمانوں کی زبوں حالی سے متاثر تھا۔گواس حزب پر بہت سے ممالک میں پابندی عائد ہے لیکن پھر بھی پاکستان کے ساتھ ساتھ دیگر کئی مسلمان ممالک میں اسکے نمائندے موجود ہیں۔یہ حزب اسلامی حکومت کا قیام کر کے اس میں اپنا ایک خلیفہ بنا کر اسکی بیعت اور پیروی میں تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ ودعوت کا کام کرنے کا ہدف لئے ہوئے ہے۔لیکن وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ خلافت کا قیام منہاج نبوت پر ہونا تھا اور خود خدا نے کرنا تھا نہ کہ یہ کام بندوں کی کوششوں سے انجام پذیر ہونا تھا۔(ندیم)}

ایمانی حرارت دم توڑنے لگی

مکرم سلیم الحسنی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں شروع میں تو بہت خوش تھا کہ میرا رابطہ ایک ایسی جماعت سے ہو گیا ہے جو عقل وفکر اور خلافت کی داعی ہے۔لیکن کچھ وقت گزرا تھا کہ مجھ پر اس جماعت کے اخلاقی اور روحانی پہلوؤں کی حقیقت بھی عیاں ہونے لگی۔میں زیادہ سے زیادہ سیکھنے کے لئے ان لوگوں کے ساتھ کثرت سے بیٹھا کرتا تھا۔میں نے دیکھا کہ وہ ساری ساری رات بیٹھے سگریٹ نوشی کرتے رہتے اور دعویٰ یہ کرتے کہ ہم امت کی تعلیم وترقی کے کاموں کی خاطر راتیں جاگ جاگ کر گزار رہے ہیں۔پھر جب فجر کا وقت ہوتا تو یہ نیند سے مغلوب، سستی اور کاہلی کی تصویر بنے نماز ادا کرتے جو خدا کے ذکر سے کلیۃً عاری ہوتی تھی۔مجھے سگریٹ نوشی سے سخت نفرت تھی اور اسکے دھوئیں سے مجھے الرجی ہوجاتی تھی، اسکے باوجود میں یہ سمجھ کر سب کچھ برداشت کرتا کہ مجھے دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قربانی دینی چاہئے۔لیکن میرے اخلاص کے باوجود ایسے لگتا تھا جیسے میرا ایمان دن بدن کم ہوتا جارہا ہے۔یہ سلسلہ دوسال تک چلتا رہا حتی کہ میرا دل اس جماعت سے بھر گیا اور میں نے اس سے علیحدگی اختیار کرلی۔

تمام فرقوں سے علیحدگی

چونکہ میرے دل میں یہ بات راسخ ہو چکی تھی کہ روحانی منازل کسی جماعت میں ہی رہ کر حاصل کی جاسکتی ہیں۔اس لئے میں نے حزب التحریر سے علیحدگی کے بعد سلفی جماعت میں شمولیت اختیار کرلی۔میں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ یہ جماعت صراط مستقیم پر ہے لہذا لگتا ہے کہ ہم اب صحیح جگہ پر پہنچ گئے ہیں۔میری اہلیہ نے میرا ساتھ دیا لیکن ابھی کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ مجھے اس جماعت کے کھوکھلے پن کا احساس ہونے لگا۔اب تک میں مختلف جماعتوں کے پیچھے بھاگ بھاگ کے تھک گیا تھا لہذا اس آخری تجربہ کے بعد حدیث نبوی کے مطابق میں نے تمام فرقوں سے علیحدہ ہو کر خدا کی عبادت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

جماعت سے تعارف

2007ء کی بات ہے کہ ایک روز میں مختلف چینلز بدل بدل کے دیکھ رہا تھا کہ ایک مولوی کو ''الحکمۃ'' نامی ایک چینل پر جماعت احمدیہ کے خلاف بولتے سنا۔وہ لوگوں کو ایم ٹی اے دیکھنے سے روک رہے تھے۔میں نے کبھی ایم ٹی اے نہ دیکھا تھا لیکن یہ خدا کا شکر ہے کہ مجھے اس کے بارہ میں اس وقت پتہ چلا جب میں مولویوں سے متنفر ہو چکا تھا۔لہذا اس مولوی کو ایم ٹی اے سے روکتا دیکھ کر میں نے کہا کہ مجھے اس چینل کو ضرور دیکھنا چاہئے۔جلد ہی مجھے یہ چینل مل گیا اور محض چند منٹ کے لئے ہی اس کو دیکھنے کے بعد میں نے بے اختیار ہو کر اپنی بیوی کو آواز دے کر کہا کہ مجھے لگتا ہے مجھے میری مراد مل گئی ہے۔میری گم گشتہ متاع شاید اسی جماعت میں ہے۔میری بیوی نے آ کر کہا کہ تم ہر دفعہ کسی نئی جماعت کا ہی نام لیتے ہو اور ہر بار یہی کہتے ہو۔میری بیوی کی بات درست تھی لیکن میرے لئے اس بار صورتحال بہت مختلف تھی۔

لیلۃ القدر

میں نے جماعت کے بارہ میں تحقیق کا پروگرام بنایا۔یہ رمضان کے دن تھے، میں نے خلافِ معمول اپنی اہلیہ سے کہا کہ اگر تم اپنے والدین کے ہاں جانا چاہو تو جاسکتی ہو۔وہ میری اس پیشکش پر بہت خوش ہوئی۔اس کے جانے کے بعد میں نے اپنے دوستوں کو بھی بتا دیا کہ میں اس بار تراویح کے لئے نہیں آؤں گا۔وہ بہت حیران ہوئے کیونکہ میں تو بڑی بے صبری سے رمضان کا انتظار کررہا تھا۔بہرحال میں نے اپنے پروگرام کے مطابق دن رات ایم ٹی اے دیکھنا شروع کردیا۔انہی دنوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں ''السیرۃ المطہرۃ'' کے نام سے مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب کے پروگرام بھی شروع ہوئے تھے۔مجھے ابتداء میں بعض موضوعات کے بارہ میں بہت سے سوال پیدا ہوئے تھے لیکن میری مکمل توجہ اس جماعت کے بانی کی سیرت اور شخصیت پر تھی۔میں نے سوچا کہ اگر اس جماعت کا بانی سچا ہے تو پھر باقی مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔پندرہ دن مسلسل ایم ٹی اے کے پروگرامز خصوصًا ''السیرۃ المطہرۃ'' دیکھنے کے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا قائل ہو گیا اور دل سے آپ پر ایمان لے آیا۔میرے دوست تو شاید یہ سمجھ رہے تھے کہ میں ان کے ساتھ تراویح نہ پڑھنے کی وجہ سے رمضان کے ایام میں بہت خسارے میں رہا لیکن انہیں خبر نہیں تھی کہ مجھے تو اس رمضان میں لیلۃ القدر مل گئی تھی۔

دلی تسلی اور قوت ایمان

قبول احمدیت کے بارہ میں دلی اطمینان حاصل کر لینے کے بعد میں مختلف مسائل کے بارہ میں جب تحقیق کرنے لگا تو شروع شروع میں بظاہر نہ سمجھ آنے والے مسائل بھی حل ہونے لگے۔عجیب بات یہ ہے کہ جن مسائل کے بارہ میں میرے ذہن میں سوال پیدا ہوتے تھے ان کے بارہ میں ایم ٹی اے پر کوئی نہ کوئی تفصیلی پروگرام آ جاتا تھا اور میری تشفّی ہوجاتی تھی۔

ان پروگراموں میں الحوار المباشر میری خاص توجہ کا مرکز بنا۔میں یہ دیکھتا تو اپنے احمدی مسلمان ہونے پر فخر محسوس ہونے لگتا اور ایک عجیب روحانی نشے کی حالت میں میں سمجھنے لگتا کہ شاید سارے گلی محلے والے میری طرح اپنے اپنے گھر میں الحوار المباشر دیکھ رہے ہیں اور وہ بھی میری طرح احمدی ہیں۔میں ان جذبات کے ساتھ باہر نکلتا اور دل میں امید ہوتی تھی کہ لوگ الحوار المباشر کے موضوعات کے بارہ میں باتیں کریں گے لیکن کسی کی طرف سے اس بارہ میں کوئی تبصرہ نہ سن کر مجھے ہوش آتی کہ یہ صرف میرا ہی حال ہے اور شاید میرے اردگرد کے لوگوں کو اس کی کوئی خبر ہی نہیں۔گو یہ بات میرے لئے حزن وملال کا باعث بنتی لیکن مجھے اللہ تعالیٰ نے اس قدر ایمانی قوت اور شجاعت عطا فرمائی تھی کہ میں نے عہد کیا تھا کہ اگر اس علاقے سے کوئی اور جماعت احمدیہ میں شامل نہ بھی ہو تب بھی یہ بات مجھے اس جماعت سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹا سکے گی۔

(باقی آئندہ)

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کا مُحسِن

(حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب فرمودہ 17 جون 1928ء بمقام قادیان)

(قسط13)

جذبات کی قربانی

آپ نے مختلف اوقات میں اپنے جذبات کی بھی قربانی کی ہے۔ چنانچہ اِس کی ایک مثال وہ قربانی ہے جسے آپ نے عدل وانصاف کے قیام کے لیے پیش کیا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ جنگ بدر میں آپ کے چچا عباس قید ہوگئے۔ حضرت عباسؓ دل سے مسلمان تھے۔ اور ہمیشہ حضرت کی مدد کیا کرتے تھے۔ اور مکہ سے دشمنوں کی خبریں بھی بھیجا کرتے تھے۔ مگر کفار کے زور دینے پر ان کے ساتھ مل کر بدر کی جنگ میں شریک ہوئے۔ قید ہونے پر اور دوسرے قیدیوں کے ساتھ ہی انہیں بھی رسیوں سے باندھ کر رکھا گیا۔ چونکہ مسلمانوں کی تعداد کم تھی اور اُس زمانہ کے لحاظ سے ایسے سامان نہیں تھے کہ قیدیوں کے بھاگنے کی روک کی جاسکے اس لئے رسیاں خوب مضبوطی سے باندھی گئیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عباس جو نہایت نازونعم میں پلے ہوئے تھے اور امیر آدمی تھے اس تکلیف کی تاب نہ لاسکے اور کراہنے لگے۔ ان کی آواز سن کر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف ہوئی اور صحابہؓ نے دیکھا کہ آپ کبھی ایک کروٹ بدلتے ہیں کبھی دوسری۔ اور انہوں نے سمجھ لیا کہ آپ کی اس بے چینی کا باعث حضرت عباسؓ کا کراہنا ہے۔ اور انہوں نے چپکے سے حضرت عباسؓ کی رسیاں ڈھیلی کردیں۔ تھوڑی دیر کے بعد جب آپ کو ان کے کراہنے کی آواز نہ آئی تو آپ نے پوچھا کہ عباس کو کیا ہوا ہے کہ ان کے کراہنے کی آواز نہیں آتی۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم! آپ کی تکلیف کو دیکھ کر ہم نے ان کی رسیاں ڈھیلی کردی ہیں۔ آپ نے فرمایا یا تو سب قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کردو یا اِن کی بھی سخت کردو۔ (اسد الغابۃ جلد3 صفحہ 109 مطبوعہ ریاض 1286ھ)

یہ قربانی کیسی شاندار ہے۔ حضرت عباسؓ آپ کے چچا تھے اور محبت کرنے والے چچا لیکن آپ نے پسند نہ فرمایا کہ ان کی رسیاں ڈھیلی کردی جائیں اور دوسرے قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی نہ کی جائیں۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ جس طرح وہ میرے رشتہ دار ہیں اِسی طرح دوسرے قیدی دوسرے صحابہؓ کے رشتہ دار ہیں۔ اور ان کے دلوں کو بھی وہی تکلیف ہے جو میرے دل کو۔ پس آپ نے اپنے لئے تکلیف کو برداشت کیا تاکہ انصاف اور عدل کا قانون نہ ٹوٹے۔ اور اُس وقت تک حضرت عباسؓ کو آرام پہنچانے کی اجازت نہ دی جب تک دوسرے قیدیوں کے آرام کی بھی صورت نہ پیدا ہوجائے۔

آپ کی جذبات کی قربانیوں کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ ایک دفعہ مخالفین آپ کے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور آکر کہا کہ اب بات برداشت سے بڑھ گئی ہے۔ تم اپنے بھتیجے کو سمجھاؤ کہ وہ یہ تو بے شک کہا کرے کہ ایک خدا کو پُوجو مگر یہ نہ کہا کرے کہ ہمارے بتوں میں کوئی طاقت بھی نہیں ہے۔ اگر تم اُسے نہ روکو گے تو ہم پھر تم سے بھی مقابلہ کرنے کو تیار ہوں گے اور ہر طرح کا نقصان پہنچائیں گے۔ یہ وقت ان کے لیے بڑی مصیبت کا وقت تھا۔ انہوں نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور خیال کیا کہ میرے ان پر بڑے احسان ہیں یہ میری بات ضرور مان جائیں گے۔ جب آپ آئے تو انہوں نے کہا اب تو لوگ بہت جوش میں آگئے ہیں اور وہ دھمکی دے رہے ہیں کہ تمہاری وجہ سے مجھے اور میرے سب رشتہ داروں کو تکلیف پہنچائیں گے۔ کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ تم بتوں کے خلاف وعظ کرنے سے رک جاؤ تاکہ ہم لوگ ان کی مخالفت سے محفوظ رہیں؟ اب غور کرو کہ ایک ایسا شخص جس نے بچپن سے پالا ہو، پھر چچا ہو اور محسن چچا ہو اُس کی بات کو جو اُس نے سخت تکلیف کی حالت میں کہی ہو رَدّ کرنے سے احساسات کو کس قدر ٹھیس اور صدمہ پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ قدرتاً رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس مصیبت سے صدمہ پہنچا۔ ایک طرف ایک زبردست صداقت کی حمایت دوسری طرف اپنے محسنوں کی جان کی قربانی ان متضاد تقاضوں کو دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ اے چچا! میں آپ کے لیے ہر تکلیف اٹھا سکتا ہوں مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ میں خدا تعالیٰ کی توحید کا وعظ اور شرک کی مذمتوں کا وعظ چھوڑ دوں۔ پس آپ بے شک مجھ سے علیحدہ ہوجائیں اور مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ کوئی اَور ہوتا تو یہ سمجھتا کہ دیکھو میں نے اس پر اس قدر احسان کئے ہیں مگر باوجود اس کے یہ میری بات نہیں مانتا۔ مگر ابوطالب رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے دل کو جانتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ آپ اس قدر احسان کی قدر کرنے والے ہیں کہ اس وقت میری بات کو ردّ کرنا ان کے اخلاق کے لحاظ سے ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ اور جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں وہ اپنے نفس کے لیے نہیں ہے بلکہ صرف اپنی قوم کی بہتری اور اسے گمراہی سے نکالنے کے لیے ہے۔ پس وہ بھی آپ کی اس قربانی سے متاثر ہوئے اور بے اختیار ہوکر کہا کہ میرے بھتیجے! تو جو کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے۔ جا اور اپنا کام کر۔ میں اور میرے دوسرے رشتہ دار تیرے ساتھ ہیں۔ اور تیرے ساتھ مل کر ہر ایک تکلیف کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ (سیرت ابن ہشام جلد1 صفحہ 282 تا 285 مطبوعہ مصر 1936ء)

رشتہ داروں کے جذبات کی قربانی

یہ قربانی اپنے جذبات کی قربانی سے بھی مشکل ہوتی ہے۔ لوگ اپنے جذبات کو مار سکتے ہیں لیکن اپنے عزیزوں کے جذبات کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کئی ماں باپ خود معمولی کپڑے پہنتے ہیں لیکن بچوں کو اعلیٰ کپڑے پہناتے ہیں۔ خود معمولی کھانا کھاتے ہیں مگر اپنے بچوں کو اعلیٰ کھانا کھلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں پر نظر مارنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے جذبات ہی کو دائمی صداقتوں کے قیام اور بنی نوع انسان کی بہتری کے لیے قربان نہیں کیا بلکہ اپنے رشتہ داروں کے جذبات کو بھی قربان کردیا ہے۔ اِس کی مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے کہ ایک دفعہ مسلمانوں کو بہت بڑی فتح ہوئی اور مسلمانوں کی آسودگی کے سامان پیدا ہوگئے۔ تو آپ کی پیاری بیٹی فاطمہؓ نے آپ سے کہا کہ کام کرتے کرتے میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، لوگوں کو اتنے اموال اور نوکر ملتے ہیں ایک لونڈی مجھے بھی دے دی جائے۔ اِس کے جواب میں آپ نے فرمایا یہ چھالے اس سے اچھے ہیں کہ اس مال سے تمہیں کچھ دوں۔ تم اس حالت میں خوش رہو کہ یہی خدا تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ (بخاری کتاب فرض الخمس باب الدلیل علیٰ أنّ الخمس لنوائب رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم)

رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کا بھی اس مال میں حق تھا اور آپ جائز طور پر اس سے لے سکتے تھے۔ مگر آپ نے یہ دیکھ کر کہ ابھی مسلمانوں کی ضرورت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اس مال میں سے کچھ نہ لیا اور اپنی نہایت ہی پیاری بیٹی کی تکلیف کو برداشت کیا۔ آپ کا اپنی بیویوں کے جذبات کی قربانی کرنے کا ذکر میں پہلے کر آیا ہوں۔

دوستوں کے جذبات کی قربانی

اس کے متعلق میں حضرت ابوبکرؓ کا ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ ان کی کسی یہودی سے گفتگو ہوئی۔ یہودی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت دی۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ کو غصہ آگیا اور آپ نے اس سے سختی کی۔ مگر جب یہ بات رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ حضرت ابوبکرؓ سے ناراض ہوئے اور فرمایا آپ کا حق نہ تھا کہ اس طرح اس شخص سے جھگڑتے۔ (بخاری کتاب الخصومات باب مایذکر فی الاشخاص (مفہوماً))

بظاہر یہ قربانی معمولی بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر عقلمند جانتے ہیں کہ ایک بادشاہ کے لیے جو ہر وقت دشمنوں سے گھِرا ہوا ہو دوستوں کے جذبات کا احترام کیسا ضروری ہوتا ہے۔ مگر آپ نے دوسرے لوگوں کو تکلیف سے بچانے کے لیے کبھی اپنے دوستوں کے جذبات کی پروا نہیں کی۔

اس قسم کی قربانی کی دوسری مثال کے طور پر میں صلح حدیبیہ کا ایک مشہور واقعہ پیش کرتا ہوں۔ اِس صلح کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ اگر کوئی شخص مکہ سے بھاگ کر اور مسلمان ہوکر مسلمانوں کے پاس آئے گا تو اسے واپس کردیا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی مسلمان مرتد ہوکر مکہ والوں کے پاس جائے گا تو اسے واپس نہیں کیا جاوے گا۔ ابھی یہ معاہدہ لکھا ہی جارہا تھا کہ ایک شخص ابوجندل نامی مکہ سے بھاگ کر آپ کے پاس آیا۔ اس کا جسم زخموں سے چُور تھا بوجہ ان مظالم کے جو اُس کے رشتہ دار اسلام لانے کی وجہ سے اُس پر کرتے تھے۔ اس شخص کے پہنچنے پر اور اس کی نازک حالت دیکھ کر اسلامی لشکر میں ہمدردی کا ایک زبردست جذبہ پیدا ہوگیا۔ لیکن دوسری طرف کفار نے بھی اس کے اس طرح آنے میں اپنی شکست محسوس کی اور مطالبہ کیا کہ بموجب معاہدہ اسے واپس کردیا جائے۔ مسلمان اس بات کے لیے کھڑے ہوگئے کہ خواہ کچھ ہوجائے مگر ہم اسے جانے نہ دیں گے۔ انہوں نے کہا ابھی معاہدہ نہیں ہوا اِس لیے مکہ والوں کا کوئی حق نہیں کہ اس کی واپسی کا مطالبہ کریں۔ مگر چونکہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم فیصلہ فرما چکے تھے کہ ہر مرد جو مکہ سے آئے گا اُسے واپس کیا جائے گا آپ نے اسے واپس کیے جانے کا حکم دے دیا اور مسلمانوں کے جذبات کو وفائے عہد پر قربان کردیا۔ (بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد والمصالحۃ مع اہل الحرب)

مال کی قربانی

آپ کی مالی قربانی کے لیے کسی خاص واقعہ کی مثال دینے کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ جب سے آپ کے پاس مال آنا شروع ہوا آپ نے اسے قربان کرنا شروع کردیا۔ چنانچہ سب سے پہلا مال آپ کو حضرت خدیجہؓ سے ملا۔ اور آپ نے اسے فوراً غربا کی امداد کے لیے تقسیم کردیا۔ اس کے بعد مدینہ میں آپ بادشاہ ہوئے تھے تو باوجود بادشاہ ہونے کے آپ نے حقوق نہ لیے اور سادہ زندگی میں عمر بسر کی اور جس قدر ممکن ہوسکا غربا کی خبرگیری کی۔ حتّٰی کہ آپ نے کھانا تک پیٹ بھر کر نہ کھایا۔ صحابہؓ کو جب یہ معلوم ہوا کہ آپ عام طور پر اپنے مال خدا تعالیٰ کی راہ میں لُٹا دیتے ہیں تو انصار نے جو اپنے آپ کو اہلِ وطن ہونے کی وجہ سے صاحبِ خانہ خیال کرتے تھے یہ انتظام کیا کہ کھانا آپ کے گھر میں بطور ہدیہ بھجوا دیا کرتے۔ لیکن آپ اسے بھی اکثر مہمانوں میں تقسیم کردیتے یا اُن غربا میں جو دین کی تعلیم کے لیے مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ فوت ہوئے۔ تو اُس دن بھی آپ کے گھر میں کھانے کے لیے کچھ نہ تھا۔ اور یہ جو حدیثوں میں آتا ہے کہ مَاتَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ۔ (مسلم کتاب الجہاد باب حُکم الفیئ)۔

اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ نے کوئی مال چھوڑا تھا اور اسے آپ نے صدقہ قرار دیا تھا۔ بلکہ اس کا یہ مطلب تھا کہ ہمارے گھر میں اپنا مال کوئی نہیں ہے۔ جو کچھ ہے وہ صدقہ کا مال ہے۔ پس اس کا مالک بیت المال ہے نہ کہ ہمارے گھر کے لوگ۔ دوسرے معنی اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ کیونکہ اپنے سارے مال کی وصیت قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ پس اِس حدیث کے یہ معنی کرنے کہ آپ نے اپنا ذاتی مال کوئی چھوڑا تھا اور اسے سب کا سب صدقہ قرار دیا تھا درست نہیں۔ غرض رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی مالی قربانی کا ایک بے نظیر نمونہ تھی۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

اگر مومن ہو تو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ قولِ سدید پر قائم رہو۔ کسی قسم کی لغو اور فضول بات قولِ سدید کے نام پر نہ ہو۔ اگر حکمت ہوگی تو تبھی قولِ سدید بھی ہوگا۔ ہر سچی بات حکمت کے بغیر اور موقع اور محل کو سامنے رکھے بغیر کرنا قولِ سدید نہیں ہے۔

ایک مومن کو تقویٰ پر چلتے ہوئے قولِ سدید کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

قولِ سدید کا حکم تو ایسا ہے کہ اس پر معاشرے کے امن کی بنیاد ہے۔ معاشرے کی اصلاح کی بنیاد اس پر ہے۔

اگر سچائی پر قائم ہوگے، تقویٰ پر قائم ہوگے، اپنے اعمال پر نظر ہوگی تو یہ مشکلات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہوتی چلی جائیں گی۔

مکرم جواد کریم صاحب ابن مکرم کریم احمد دہلوی صاحب آف لاہور کی شہادت۔ شہید مرحوم کی والدہ مکرمہ رضیہ کریم صاحبہ کی وفات۔ ہر دو مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21 جون 2013ء بمطابق 21 احسان 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْداً۔ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً۔ (الاحزاب: 71-72)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، یقیناً اس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ قول سدید اختیار کرو۔ صاف اور سیدھی بات کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ قول سدید یہ ہے کہ ”وہ بات منہ پر لاؤ جو بالکل راست اور نہایت معقولیت میں ہو۔ اور لغو اور فضول اور جھوٹ کا اس میں سرِ مُو دخل نہ ہو۔“ (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 210-209 حاشیہ نمبر 11)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: ”اے وے لوگو! جو ایمان لائے ہو خدا سے ڈرو اور وہ باتیں کیا کرو جو سچی اور راست اور حق اور حکمت پر مبنی ہوں۔“ (ست بچن روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 231)

پھر فرماتے ہیں کہ: ”لغو باتیں مت کیا کرو۔ محل اور موقع کی بات کیا کرو۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 337)

ان تمام ارشادات میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے ہیں، یہ واضح ہوتا ہے کہ تقویٰ کا حصول اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اُس وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں، مشکل میں بھی اور آسانی میں بھی، فیصلہ کرتے ہوئے بھی، یعنی کسی کے ذمہ اگر کوئی فیصلہ لگایا گیا ہے اُس وقت فیصلہ کرتے ہوئے بھی اور گواہی دیتے ہوئے بھی، گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ بات چیت اور معاملات میں بھی اور رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ معاملات میں بھی، کاروبار میں کوئی چیز خریدتے ہوئے بھی اور بیچتے ہوئے بھی، ملازمت میں اگر کوئی ملازم ہے کسی جگہ وہاں کام کرتے ہوئے، اپنی سچائی کو ہمیشہ قائم رکھو اور جس کے پاس ملازم ہو اُس کے ساتھ معاملات میں بھی سچائی کو قائم رکھو۔ غرض کہ روزمرہ کے ہر کام میں اور ہر موقع پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے منہ پر ایسی بات آئے جو بالکل سچ ہو۔ اُس میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو۔ یعنی ایسا ابہام جس سے ہر ایک اپنی مرضی کا مطلب نکال سکے۔ ایسی سچائی ہو کہ اگر اس سچائی سے اپنا نقصان بھی ہوتا ہو تو برداشت کر لو لیکن اپنی راستگوئی اور سچائی پر حرف نہ آنے دو۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ روزمرہ کے معاملات میں اگر ذرا سی غلط بیانی ہو بھی جائے تو فرق نہیں پڑتا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرق پڑتا ہے، تمہارے تقویٰ کا معیار کم ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ تقویٰ کا معیار کم ہوتے ہوئے ایک وقت میں غلط بیانی اور جھوٹ کے قریب تک تمہیں لے جائے۔ یا سچائی سے انسان بالکل دور ہو جائے اور جھوٹ میں ڈوب جائے اور پھر خدا تعالیٰ سے دور ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وجہ سے کہ سچائی پر قائم نہیں ایک انسان ردّ کر دیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مومن ہو تو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ قولِ سدید پر قائم رہو۔

فرمایا کہ قولِ سدید کا یہ بھی معیار ہے کہ جو الفاظ منہ پر آئیں وہ معقولیت بھی رکھتے ہوں۔ یہ نہیں کہ جو اُول شلول ہم نے سچ بولنا ہے، ہم نے بول دینا ہے۔ بعض دفعہ بعض باتیں سچی بھی ہوتی ہیں لیکن ضروری نہیں کہ کہی بھی جائیں۔ وہ معقولیت کا درجہ نہیں رکھتیں۔ فتنہ اور فساد کا موجب بن جاتی ہیں۔ کسی کا راز دوسروں کو بتانے سے رشتوں میں دراڑیں پڑتی ہیں۔ تعلقات میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن یہ بھی ہے کہ ایک بات ایک موقع پر ایک جگہ پر معقول نہیں، لیکن دوسرے موقع اور جگہ پر یہ کرنی ضروری ہو جاتی ہے۔ مثلاً خلیفۂ وقت کے پاس بعض باتیں لائی جاتی ہیں جو اصلاح کے لئے ہوں۔ پس اگر ایسی بات ہو تو گو ہر جگہ کرنے والی یہ نہیں ہوتی لیکن یہاں آ کر وہ معقولیت کا درجہ اختیار کر لیتی ہے۔ پس ایک ہی بات ایک جگہ فساد کا موجب ہے اور دوسری جگہ اصلاح کا موجب ہے۔

پھر معقولیت کی مزید وضاحت بھی فرما دی کہ کسی قسم کی لغو اور فضول بات قولِ سدید کے نام پر نہ ہو۔ بعض لوگ بات تو صحیح کر دیتے ہیں، اپنے زُعم میں اصلاح کے نام پر بات پہنچاتے ہیں لیکن اُس میں اپنی طرف سے وضاحت کے نام پر حاشیہ آرائی بھی کر دیتے ہیں۔ یہ پھر قولِ سدید نہیں رہتا بلکہ بعض حالات میں قولِ سدید کا خون ہو رہا ہوتا ہے۔ ایک صحیح بات ایک آدھ لفظ کی حاشیہ آرائی سے اصلاح کرنے والوں کے سامنے، یا بعض دفعہ اگر میرے سامنے بھی آ رہی ہو تو حقیقت سے دُور لے جاتی ہے اور نتیجۃً اصلاح کا صحیح طریق اپنانے کے بجائے غلط طریق اپنایا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں اصلاح کے بجائے نقصان ہوتا ہے۔ مثلاً بعض دفعہ اصلاح نرمی سے سمجھانے یا صَرفِ نظر کرنے یا پھر معمولی سرزنش کرنے سے بھی ہو سکتی ہے لیکن ایک غلط لفظ فیصلہ کرنے والے کو سخت فیصلہ کرنے کی طرف لے جاتا ہے جس سے بجائے اصلاح کے نقصان ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ حق کے ساتھ، سچائی کے ساتھ حکمت بھی مدّنظر رہنی چاہئے۔ اگر حکمت ہوگی تو تبھی قولِ سدید بھی ہوگا۔ اور حکمت یہ ہے کہ معاشرے کی اصلاح اور امن کا قیام ہر سطح پر ہو، یہ مقصود ہو نہ کہ فساد۔

پس اس حکمت کو مدّنظر رکھتے ہوئے جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے، موقع اور محل کی مناسبت سے

بات ہونی چاہئے۔ یعنی ہر سچی بات حکمت کے بغیر اور موقع اور محل کو سامنے رکھے بغیر کرنا قولِ سدید نہیں ہے۔ یہ پھر لغویات اور فضولیات میں شمار ہو جائے گا۔ اور یہ صورتِ حال بجائے ایک انسان کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنا سکتی ہے۔ پس ایک مومن کو تقویٰ پر چلتے ہوئے قولِ سدید کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر باریکی سے اس بات پر نظر ہو گی تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پھر ایسے انسان پر پڑتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”انسان کو دقائق تقویٰ کی رعایت رکھنی چاہئے۔“ یعنی جو باریکیاں ہیں تقویٰ کی اُن کو سامنے رکھنا چاہئے۔ ”سلامتی اسی میں ہے کہ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں کی پروا نہ کرے تو پھر ایک دن وہی چھوٹی چھوٹی باتیں کبائر کا مرتکب بنا دیں گی اور طبیعت میں کسل اور لاپروائی پیدا ہو کر“ پھر ایسا انسان ”ہلاک ہو جائے گا“۔ فرمایا: ”تم اپنے زیرِ نظر تقویٰ کے اعلیٰ مدارج کو حاصل کرنا رکھو اور اس کے لئے دقائقِ تقویٰ کی رعایت ضروری ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 442 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: ”سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ اور تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے“ بہت مشکل کام ہے۔ تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے بعض دفعہ سچی بات کہنا بھی انسان کو مشکل میں ڈال دیتا ہے۔ فرمایا کہ: ”متقی کے لئے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ (الطلاق: 3-4) پس خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے۔ لیکن حصولِ تقویٰ کے لئے نہیں چاہئے کہ ہم شرطیں باندھتے پھریں۔ تقویٰ اختیار کرنے سے جو مانگو گے، ملے گا۔ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ تقویٰ اختیار کرو، جو چاہو گے وہ دے گا۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 90۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

بہر حال تقویٰ مدّنظر ہو تو پھر آگے ہر کام انسان کا چلتا ہے، چاہے وہ سچائی ہے یا دوسرے اعمال ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ اور یہ قولِ سدید کا حکم تو ایسا ہے کہ اس پر معاشرے کے امن کی بنیاد ہے۔ معاشرے کی اصلاح کی بنیاد اس پر ہے۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح جو مرد اور عورت کے بندھن کا اسلامی اعلان ہے اور آئندہ نسل کے جاری ہونے کا ایک سلسلہ ہے، اس میں ان آیات کو شامل فرمایا ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب خطبۃ النکاح حدیث 1892)۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا، اس کا دائرہ صرف گھر تک محدود نہیں ہے بلکہ پورے معاشرے میں پھیلا ہوا ہے۔ اس سے معاشرے میں فساد بھی پیدا کیا جا سکتا ہے اور امن اور سلامتی بھی پیدا کی جا سکتی ہے۔ پس اس پر جس طرح خدا تعالیٰ چاہتا ہے اُس طرح عمل کرنا انتہائی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ پھر اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ تمہاری تقویٰ کی باریک راہوں کی تلاش کی کوشش، اور قولِ سدید کی جزئیات پر قائم رہنے کی کوشش تمہیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائے گی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے گا۔ سچائی کے اختیار کرنے سے تمہارے سے پھر نیک اعمال ہی سرزد ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، قولِ سدید کی وجہ سے تم لغو باتوں سے بھی پرہیز کرنے والے بن جاؤ گے۔ لغو بات سے پرہیز بذاتِ خود پھر نیک اعمال کی طرف لے جاتا ہے۔ برائیوں سے دور کرتا ہے۔ ایک بڑی مشہور حدیث ہے۔ ہم اکثر سنتے ہیں۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ ”آج تم یہ عہد کر لو کہ تم نے ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا ہے، جھوٹ کبھی نہیں بولنا“ اگر اس پر عمل کرتے رہے تو فائدہ ہو گا۔ تمہاری برائیاں چھٹ جائیں گی۔ تو اس نے اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی تمام چھوٹی بڑی برائیوں اور گناہوں سے چھٹکارا پا لیا۔

(التفسیر الکبیر لامام رازیؒ جزء 16 صفحہ 176 تفسیر سورۃ التوبۃ زیر آیت نمبر 119 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

اور جب انسان برائیوں اور گناہوں سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کا وعدہ اور فعل اُس کو اعمال کے اصلاح کی توفیق دیتا ہے۔ اور یوں وہ اُن لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے جو اعمالِ صالحہ بجا لانے والے ہیں۔ اور پھر یہی نہیں کہ جو نیک اعمال اب سرزد ہو رہے ہیں اُنہی کا اجر ہے، بلکہ تقویٰ پر چلنے والے، سچائی پر قائم ہونے والے اپنے گزشتہ گناہوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی بخشش کروا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف تمہارے اعمال کی اصلاح نہیں ہو گی بلکہ یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُم۔ تمہارے گزشتہ گناہوں کو بھی اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں پر عمل کرتے رہے، تقویٰ پر قائم رہے، نیکیاں کرنے کی توفیق پاتے رہے، فتنہ و فساد سے بچے رہے، اُن تمام احکام پر عمل کرتے رہے جو اللہ تعالیٰ نے مومن کو حقیقی مومن بننے کے لئے دیئے ہیں، جن کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تاکیداً اس طرح توجہ دلائی ہے کہ قرآنِ کریم کے سات سو حکموں پر عمل کرو گے تو حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ (ماخوذ از کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)۔ اور حقیقی مومن بننے کے نتیجہ میں آئندہ یہ گناہ بھی پھر معاف ہو جائیں گے۔ یہ نہیں کہ آئندہ گناہ انسان کرتا جائے اور خدا تعالیٰ معاف کرتا جائے گا، بلکہ نیک اعمال کی وجہ سے، اصلاحِ نفس کی وجہ سے گناہوں سے دُوری ہوتی چلی جائے گی۔ استغفار کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے گناہوں کے خلاف انسان کو طاقت ملتی ہے۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُم“ تو اس کا یہی مطلب ہے کہ گزشتہ گناہوں سے بخشش اور آئندہ گناہوں کے خلاف طاقت ملتی ہے جس سے پھر اعمالِ صالحہ کا ایک جاری اور مسلسل عمل جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فوزِ عظیم ہے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بن جائے۔

پس فوزِ عظیم کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے۔ اپنی زندگی کو اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔ اس پر عمل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے طاقت مانگنا ضروری ہے۔ اور یہ طاقت استغفار سے ملتی ہے۔ جب یہ طاقت ملے گی تو پھر نیک اعمال بھی سرزد ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نیک اعمال کی طرف رہنمائی بھی فرماتا رہے گا۔ اور پھر ایسے انسان کا اُن حقیقی مومنوں میں شمار ہو گا جو سچائی پر قائم رہنے والے اور سچائی کو پھیلانے والے ہوں گے۔ اُن لوگوں میں شمار ہو گا جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والے مومنین ہیں۔ پس تقویٰ فوزِ عظیم تک لے جاتا ہے اور فوزِ عظیم حاصل کرنے والے متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مومنو! اپنی زندگی کا یہ مقصد بناؤ اگر حقیقی مومن بننا ہے۔ پس یہ چیزیں ہیں جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اور اقتباسات پیش کروں گا جو سچائی کے اظہار کے بارے میں ہیں کہ کس طرح ہونا چاہئے، کیسے موقعوں پر ہونا چاہئے، اس کی مختلف حالتیں کیا ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”اصل بات یہ ہے کہ فراست اچھی چیز ہے۔ انسان اندر ہی اندر سمجھ جاتا ہے کہ یہ سچا ہے“۔ کسی کی بات کوئی کر رہا ہو، اگر فراست ہو تو سمجھ جاتا ہے۔ فرمایا کہ: ”سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے۔ وہ جس کی زندگی ناپاکی اور گندے گناہوں سے ملوث ہے، وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی صداقت کا اظہار نہیں کر سکتا اور اپنی پاکدامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ دنیوی معاملات میں ہی غور کر کے دیکھ لو کہ کون ہے جس کو ذرا سی بھی خدا نے خوش حیثیتی عطا کی ہو اور اُس کے حاسد نہ ہوں۔ ہر خوش حیثیت کے حاسد ضرور ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی لگے رہتے ہیں۔ یہی حال دینی امور کا ہے۔ شیطان بھی اصلاح کا دشمن ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنا حساب صاف رکھے اور خدا سے معاملہ درست رکھے۔“ شیطان تو ساتھ لگا ہوا ہے، لیکن اگر انسان کے اندر سچائی ہے، اپنا معاملہ اللہ سے صاف ہے تو پھر کوئی فکر نہیں۔ فرمایا کہ ”خدا کو راضی کرے، پھر کسی سے خوف نہ کھائے اور نہ کسی کی پروا کرے۔“ فرمایا کہ ”ایسے معاملات سے پرہیز کرے جن سے خود ہی موردِ عذاب ہو جاوے۔“ خود انسان غلطیوں میں پڑے تو تبھی عذاب آتا ہے، تبھی سزا ملتی ہے۔ اگر انسان سچائی پر قائم رہے، نیکیوں پر قائم رہے، اعمالِ صالحہ بجا لانے والا ہو، برائیوں سے بچنے والا ہو تو پھر یہ چیزیں نہیں آتیں۔ لیکن یہ سب کچھ خود نہیں حاصل ہوتا۔ فرمایا: ”مگر یہ سب کچھ بھی تائیدِ غیبی اور توفیقِ الٰہی کے سوا نہیں ہو سکتا۔“ اللہ تعالیٰ کی تائید ہو گی، اللہ تعالیٰ توفیق دے گا تو تبھی ہو گا۔ اور پھر اُس کے لئے وہی استغفار اور اللہ تعالیٰ کے لئے جھکنا ہے۔ فرمایا کہ ”صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل بھی شاملِ حال نہ ہو۔“ انسان بہت کچھ کرتا ہے کہ مَیں یہ کر دوں گا، وہ کر دوں گا اور دینی معاملات میں تو بالکل ہی انسانی کوشش نہیں بنا سکتی۔ اللہ کا فضل ہو تو دین کی خدمت کی بھی توفیق ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ پھر فرمایا: ”صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل بھی شاملِ حال نہ ہو۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا۔ (النساء: 29) انسان ناتواں ہے، غلطیوں سے پُر ہے، مشکلات چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ پس دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے اور تائیداتِ غیبی اور فضل کے فیضان کا وارث بنا دے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 543۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ دین میں بھی، دنیا میں بھی مشکلات آتی ہیں۔ ہر جگہ اگر سچائی پر قائم ہو گے، تقویٰ پر قائم ہو گے، اپنے اعمال پر نظر ہو گی تو یہ مشکلات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہوتی چلی جائیں گی۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ سچ کا اظہار مشکلات میں ڈال دیتا ہے۔ بعض دفعہ عملاً یہ بھی ہوتا ہے لیکن اگر اپنا ظاہر و باطن ایک ہو تو پھر ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ مشکلات بھی غائب ہو جاتی ہیں اور یہ صرف دشمنوں کی طرف سے نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ اپنوں سے بھی سچ کا اظہار مشکلات میں ڈال سکتا ہے کیونکہ اپنوں میں بھی کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ تقویٰ کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے انسان بعض دفعہ اپنوں سے بھی پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مثلاً دنیا میں آجکل انتخابات ہو رہے ہیں۔ مجھے بعض شکایات آتی ہیں کہ ہم نے فلاں کو ووٹ دیا یا فلاں عہدیدار نے پوچھا کہ تم نے فلاں کو کیوں اپنی رائے دی، اُس کو ووٹ کیوں دیا؟ اب جماعتی انتخابات تو ایسے ہیں کہ ہر ایک آزاد ہے، کسی کو پوچھنے کا حق نہیں۔ اگر کسی نے سچائی سے اپنے خیال میں کسی کو بہتر سمجھتے ہوئے ووٹ دیا تو کسی عہدیدار کا حق نہیں بنتا کہ جا کے اُسے پوچھا جائے

کہ تم نے کیوں فلاں کو دیا، فلاں کو کیوں دیا؟ یہی اگر انسان میں کمزوری ہو، اپنی بعض غلطیاں ہوں تو ایک دفعہ یہ سچائی کا اظہار ہو جائے تو اگلی دفعہ پھر سچائی کا اظہار نہیں کرتا، کہیں میری غلطیاں اور کمزوریاں نہ پکڑی جائیں۔ یا تقویٰ کی کمی ہو، جیسے بعض لوگ اظہار کر دیتے ہیں کہ ہمیں فکر ہے کہ یہ عہدیدار پھر ہمارے خلاف اپنے دلوں میں رنجشیں نہ رکھیں۔ یہ تقویٰ کی کمی ہے، سچائی کی کمی ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر حق سمجھتے ہوئے کسی نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے تو پھر سچائی یہی ہے، تقویٰ یہی ہے کہ بے فکر رہے۔ ہاں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اُس کا فضل مانگتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی چل رہی ہوتی ہے اور ایسی رنجشیں رکھنے والوں کو خود بھی اللہ تعالیٰ بعض دفعہ پکڑتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ جماعتی نظام کوئی ایسا ہے جس میں جس کا جو دل چاہے، کرتا چلا جائے۔ کہیں نہ کہیں کسی پکڑ میں انسان آ جاتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اگرچہ عام نظر میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کے بھی قائل ہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زبان سے تصدیق کرتے ہیں۔ بظاہر نمازیں بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ روحانیت بالکل نہیں رہی۔ اور دوسری طرف اُن اعمالِ صالحہ کے مخالف کام کرنا ہی شہادت دیتا ہے کہ وہ اعمال، اعمالِ صالحہ کے رنگ میں نہیں کئے جاتے بلکہ رسم اور عادت کے طور پر کئے جاتے ہیں کیونکہ ان میں اخلاص اور روحانیت کا شمّہ بھی نہیں ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ان اعمالِ صالحہ کے برکات اور انوار ساتھ نہیں ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ جب تک سچے دل سے اور روحانیت کے ساتھ یہ اعمال نہ ہوں کچھ فائدہ نہ ہوگا اور یہ اعمال کام نہ آئیں گے۔ اعمال صالحہ اُسی وقت اعمال صالحہ کہلاتے ہیں جب ان میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ صلاح کی ضد فساد ہے۔ صالح وہ ہے جو فساد سے مبرّا منزہ ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 499۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اب چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی اگر جواب طلبیاں شروع ہو جائیں، لوگوں کو خوفزدہ کیا جانے لگے تو یہ بھی فساد کے زُمرہ میں آتا ہے۔ پس یہ انسان کو ہر وقت اپنے مدّنظر رکھنا چاہئے، اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اعمالِ صالحہ انہوں نے بجالانے ہیں۔ اور اعمالِ صالحہ یا اپنے اعمال کی اصلاح اُس وقت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متقیوں کی یہ نشانی رکھی ہے، تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والوں کی یہ نشانی رکھی ہے کہ ہر عمل، چاہے وہ نیک عمل ہو، عملِ صالح نہیں بن جاتا جبتک کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ عملِ صالح نہ ہو۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ کی نظر میں عملِ صالح بنانے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی ضرورت ہے، اُس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے، استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’انسان سمجھتا ہے کہ نرا زبان سے کلمہ پڑھ لینا ہی کافی ہے یا نرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہہ دینا ہی کافی ہے۔ مگر یاد رکھو زبانی لاف وگزاف کافی نہیں ہے۔ خواہ انسان زبان سے ہزار مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰـہ کہے یا سو مرتبہ تسبیح پڑھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ خدا نے انسان کو انسان بنایا ہے، طوطا نہیں بنایا۔ یہ طوطے کا کام ہے کہ وہ زبان سے تکرار کرتا رہے اور سمجھے خاک بھی نہیں۔ انسان کا کام تو یہ ہے کہ جو کچھ منہ سے کہتا ہے اس کو سوچ کر کہے اور پھر اس کے موافق عملدرآمد بھی کرے۔ لیکن اگر طوطے کی طرح بولتا جاتا ہے تو یاد رکھو نری زبان سے کوئی برکت نہیں ہے۔ جب تک دل سے اس کے ساتھ نہ ہو اور اس کے موافق اعمال نہ ہوں وہ نری باتیں سمجھی جائیں گی جن میں کوئی خوبی اور برکت نہیں کیونکہ وہ نرا قول ہے خواہ قرآنِ شریف اور استغفار ہی کیوں نہ پڑھتا ہو۔ خدا تعالیٰ اعمال چاہتا ہے۔ اس لیے بار بار یہی حکم دیا ہے کہ اعمالِ صالحہ کرو۔ جب تک یہ نہ ہو خدا کے نزدیک نہیں جا سکتے۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ آج ہم نے دن بھر میں قرآن ختم کر لیا ہے۔ لیکن کوئی ان سے پوچھے کہ اس سے کیا فائدہ ہوا؟ نِری زبان سے تم نے کام لیا مگر باقی اعضاء کو بالکل چھوڑ دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء اس لیے بنائے ہیں کہ ان سے کام لیا جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے کیونکہ ان کی تلاوت نرا قول ہی قول ہوتا ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 611۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اعمال کی اصلاح صرف ظاہری طور پر علم سے نہیں ہوگی، بلکہ اللہ تعالیٰ اُس وقت اپنے وعدے کے مطابق اصلاح کرتا ہے جب سچائی کو سامنے رکھتے ہوئے، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا خوف سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش ہو۔ جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں شامل ہونے کے لئے یا اپنی جماعت میں شامل ہونے والوں کی جو نشانی بتائی ہے، وہ یہ ہے کہ وہ قرآنِ کریم کے سات سو حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ کسی علم اور کسی خاص مقام کے ہونے کا آپ نے ذکر نہیں فرمایا۔ پس ہمیں، ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اعمال کی طرف نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اپنے آپ کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’جو شخص اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے موافق اپنا چال چلن نہیں بناتا ہے وہ ہنسی کرتا ہے کیونکہ پڑھ لینا ہی اللہ تعالیٰ کا منشاء نہیں۔ وہ تو عمل چاہتا ہے۔ اگر کوئی ہر روز تعزیراتِ ہند کی تلاوت تو کرتا رہے مگر ان قوانین کی پابندی نہ کرے بلکہ ان جرائم کو کرتا رہے اور رشوت وغیرہ لیتا رہے تو ایسا شخص جس وقت پکڑا جاوے گا تو کیا اس کا یہ عذر قابل سماعت ہوگا کہ مَیں ہر روز تعزیرات کو پڑھا کرتا ہوں؟ یا اس کو زیادہ سزا ملے گی کہ تو نے باوجود علم کے پھر جرم کیا ہے۔‘‘ جو قانون جانتا ہے، جو ملکی قانون کو پڑھتا رہتا ہے، صرف قانون پڑھنے سے سزا معاف نہیں ہو جاتی۔ اگر قانون پڑھ رہا ہے اور جرم کر رہا ہے تو فرمایا کہ اُس کو تو زیادہ سزا ملے گی کہ تو نے باوجود علم کے پھر جرم کیا ہے۔ ’’اس لیے ایک سال کی بجائے چار سال کی سزا ہونی چاہئے۔‘‘ (ملفوظات جلد3 صفحہ 611۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں: ’’غرض نری باتیں کام نہ آئیں گی۔ پس چاہئے کہ انسان پہلے اپنے آپ کو دکھ پہنچائے تا خدا تعالیٰ کو راضی کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔ اس نے جو وعدہ فرمایا ہے کہ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ۔ (الرعد:18) ’’یعنی جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہو وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔‘‘ یہ بالکل سچ ہے۔ عام طور پر بھی قاعدہ ہے کہ جو چیز نفع رساں ہو اس کو کوئی ضائع نہیں کرتا۔ یہانتک کہ کوئی گھوڑا بیل یا گائے، بکری اگر مفید ہو اور اس سے فائدہ پہنچتا ہو، کون ہے جو اس کو ذبح کر ڈالے لیکن جب وہ ناکارہ ہو جاتا ہے اور کسی کام نہیں آ سکتا تو پھر اس کا آخری علاج ہی ذبح ہے۔‘‘ پس یہ غور کرنے والے فقرات ہیں۔ فرمایا کہ ایسا ذبح ہی ہو جاتا ہے اور پھر جو ذبح کرنے والا سمجھ لیتا ہے، مالک سمجھ لیتا ہے کہ اور نہیں تو دو چار روپے کی کھال ہی بِک جائے گی اور گوشت کام آ جائے گا۔ ’’اسی طرح پر جب انسان خدا تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پروا نہیں کرتا بلکہ خس کم جہاں پاک کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 612-611۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہر ایک کو، ہر احمدی کو، ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ میں نے زیادہ سے زیادہ دوسرے کو کس طرح فائدہ پہنچانا ہے اور فائدہ پہنچانا ہی ہر ایک کے پیشِ نظر ہونا چاہئے۔ یہ اعزاز، یہ عہدہ، یہ خدمت کا فائدہ تبھی ہے جب دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی سوچ ہو، نیک نیتی ہو، اپنے اعمال کی اصلاح کی طرف توجہ ہو اور سچائی پر قائم رہنے والا انسان ہو، تقویٰ پر چلنے والا ہو۔

فرمایا: ’’غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف وگزاف اور زبانی قیل وقال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف بھیج کر صحابہؓ سے خدمت لی۔ کیا انہوں نے صرف اسی قدر کافی سمجھا تھا کہ قرآن کو زبان سے پڑھ لیا یا اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا تھا؟ انہوں نے تو یہاں تک اطاعت و وفاداری دکھائی کہ بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے اور پھر انہوں نے جو کچھ پایا اور خدا تعالیٰ نے ان کی جس قدر قدر کی وہ پوشیدہ بات نہیں ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد3 صفحہ 612۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ اللہ تعالیٰ کی قدر ہے جس کی ہمیں تلاش کرنی چاہئے۔

آپ فرماتے ہیں: ’’خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ ورنہ نکمّی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔ کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزوں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا بلکہ ان اشیاء کو اور تمام کارآمد اور قیمتی چیزوں کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو۔ لیکن اگر گھر میں کوئی چوہا مرا ہوا دکھائی دے تو اس کو سب سے پہلے باہر پھینک دو گے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ ان کی عمر دراز کرتا ہے اور ان کے کاروبار میں ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ وہ ان کو ضائع نہیں کرتا اور بے عزتی کی موت نہیں مارتا۔ لیکن جو خدا تعالیٰ کی ہدایتوں کی بے حرمتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔ اگر چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری قدر کرے تو اس کے واسطے ضروری ہے کہ تم نیک بن جاؤ تا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر ٹھہرو۔ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکموں کی پابندی کرتے ہیں وہ اُن میں اور اُن کے غیروں کے درمیان ایک فرقان رکھ دیتا ہے۔ یہی راز انسان کے برکت پانے کا ہے کہ وہ بدیوں سے بچتا رہے۔ ایسا شخص جہاں رہے وہ قابل قدر ہوتا ہے کیونکہ اس سے نیکی پہنچتی ہے۔ وہ غریبوں سے سلوک کرتا ہے، ہمسایوں پر رحم کرتا ہے، شرارت نہیں کرتا، جھوٹے مقدمات نہیں بناتا، جھوٹی گواہیاں نہیں دیتا، بلکہ دل کو پاک کرتا ہے اور خدا کی طرف مشغول ہوتا ہے اور خدا کا ولی کہلاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 612۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے سچائی پر قائم رہنے والا بنائے۔ ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں کی کامل اطاعت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ ہمیشہ ہمارے سے وہ اعمال سرزد ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم جذب کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے، ہم حقیقت میں اُس مقصد کو حاصل کرنے والے بھی ہوں اور آپ کے مددگار بھی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ہمیشہ ہم پر رہے۔

آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے۔ لاہور پاکستان میں، ہمارے ایک احمدی بھائی کوشہید کر دیا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے کچھ کوائف پیش کرتا ہوں پھر نمازِ جنازہ بھی انشاءاللہ جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔ ان شہید بھائی کا نام مکرم جواد کریم صاحب ہے جومکرم کریم احمد دہلوی صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ گرین ٹاؤن ضلع لاہور میں رہتے تھے۔ 17/جون کو چار نامعلوم افراد نے مکرم جواد کریم صاحب ابن مکرم کریم احمد صاحب کے گھر کے اندر گھس کر فائرنگ کر کے ان کوشہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جوتفصیلات ہیں ان کے مطابق یہ گرین ٹاؤن لاہور میں اپنے مکان کی اوپر کی منزل میں رہائش پذیر تھے اور نچلی منزل میں ان کے بڑے بھائی امتیاز عدنان صاحب رہتے تھے اور والدہ بھی رہتی تھیں۔ کہتے ہیں رات تقریباً پونے آٹھ بجے کے قریب چار نامعلوم افراد گھر میں آئے۔ دو باہر کھڑے رہے اور دو اندر گیراج میں چلے گئے اور وہاں شاید انہوں نے کریم صاحب کو بلایا۔ بہرحال گیراج والوں کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ اسی اثناء میں ایک حملہ آور نے ان پر فائر کیا اور گولی دل پر لگی اور آر پار ہوگئی۔ شور سن کے ان کے بھائی بھی جو نچلی منزل میں تھے، باہر نکلے تو حملہ آوروں نے ہوائی فائر کیا اور یہ کہتے ہوئے کہ اب تمہاری باری ہے وہاں سے چلے گئے، فرار ہوگئے۔ ہسپتال لے جایا گیا لیکن اس سے پہلے راستے میں ہی انہوں نے جامِ شہادت نوش فرما لیا۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑنانا حضرت حکیم محمد حسین صاحب آف بلوگڑ دہلی بھارت کی بیعت سے ہوا تھا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ ان کے پڑدادا اعجاز حسین صاحب مرحوم نے خط کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی لیکن دستی بیعت کا شرف حاصل نہیں ہوا تھا۔ اس طرح ان کے جو پڑنانا تھے وہ صحابی تھے۔ ان کے دادا مکرم بابو نذیر احمد صاحب دہلی میں لمبا عرصہ امیر جماعت رہے ہیں۔ شہید مرحوم کی عمر تینتیس سال تھی۔ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھے۔ اپنا کاروبار کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ ڈاکٹر ہیں، ان کا اپنا کلینک ہے۔ کلینک کے انتظامی معاملات بھی شہید مرحوم کے ہی سپرد تھے۔ انتہائی نرم طبیعت کے مالک تھے۔ چھوٹوں بڑوں کا ادب کرنے کا ان میں خاص امتیاز تھا۔ مخلص انسان تھے۔ ہر کسی سے تعاون کرتے تھے۔ ہر کسی کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ان کا گھر لمبے عرصے تک نماز سینٹر بھی رہا۔ چھوٹی عمر سے ہی زعیم حلقہ تھے، پھر مقامی طور پر بھی اور ضلع کی حیثیت میں بھی خدام الاحمدیہ کے کام کرتے رہے۔ والدہ مرحومہ نے شہادت کے دن ذکر کیا کہ جواد کریم نے اپنا ایک خواب مجھے سنایا تھا کہ چند لوگ مجھے مار رہے ہیں اور بڑا بھائی میرے پاس کھڑا ہے، مجھے نہیں بچاتا۔ تو موقع پر بھی اس طرح ہی ہوا کہ جب ان پر فائرنگ ہو رہی تھی بڑا بھائی باہر نکلا اور بچا نہیں سکا۔ ایک لحاظ سے اس طرح بھی خواب پوری ہوگئی۔

چندہ کے معاملے میں بھی بہت کھلے دل کے تھے اور دوسروں کو بھی تحریک کیا کرتے تھے۔ اپنے بھائی کو شہادت سے ایک دن قبل کہا کہ یاد رکھو کہ اگر مَیں فوت ہو جاؤں تو میرا حساب کتاب صاف ہے اور میں بقایا دار نہیں ہوں۔ میں نے سارا حساب صاف کر دیا ہے۔ صدر صاحب حلقہ کہتے ہیں کہ ہمارے حلقے کے ایک ممبر جو چندے کی ادائیگی میں ذرا سست تھے، شہید مرحوم نے مسلسل ان سے رابطہ رکھا اور نہ صرف ان کو چندے کے معاملے میں چست کیا بلکہ نظامِ وصیت میں بھی شامل کروایا۔ شہید مرحوم کی اہلیہ محترمہ ہیں اور تین چھوٹے بچے ہیں، جن کی عمریں یہ ہیں، بیٹی ہے ھبۃ الجواد، چھ سال کی ہے۔ اور طلحہ جواد تین سال، اور صفوان جواد چار ماہ۔ ان کے ایک بھائی ہیں۔

شہادت کے وقت ان کی والدہ زندہ تھیں لیکن تدفین کے لئے جب ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا تو پیچھے سے والدہ کو بھی ہارٹ اٹیک ہوا۔ اُن کی بھی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ رضیہ کریم دہلوی صاحبہ جو حکیم محمد احمد دہلوی صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں، شہید مرحوم بیٹے کی شہادت کے کچھ دیر بعد، جب ربوہ جنازہ پر گئے ہوئے تھے، ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ان کی بھی وفات ہوگئی۔ رضیہ کریم صاحبہ کے والدین دہلی سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے۔ پہلے خانیوال میں رہے، پھر شادی ہوئی تو یہ لاہور آ گئیں۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ سکول میں ہیڈ مسٹرس تھیں۔ ریٹائر تھیں۔ 1947ء میں ان کی پیدائش ہوئی تھی اور یہ اپنے حلقے کی سیکرٹری اصلاح وارشاد بھی تھیں۔ اور اپنے بچوں کو بھی جماعتی کاموں میں آگے لانے میں ان کا بہت ہاتھ تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے۔ اور شہید مرحوم اور ان کی والدہ کی جو اولاد ہے اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور جماعت سے ان کا پختہ تعلق قائم کرے۔ میں نے تعزیت کا پیغام جب بھیجا تھا تو شہید مرحوم کے جو ایک بھائی ہیں، انہوں نے کہا کہ جماعت کے لئے تو ہماری جان ہر وقت حاضر ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہمارے میں کوئی کسی قسم کی بھی بزدلی پیدا نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت بھی رکھے اور جہاں جرأت عطا فرمائے وہاں اپنے فضل سے ہی اپنی حفاظت کے حصار میں ان سب کو رکھے۔

جیسا کہ میں نے کہا جمعہ کی نماز کے بعد انشاءاللہ جنازہ غائب ادا کروں گا۔

جماعت احمدیہ کیمرون کے تیسرے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

نائیجیریا، اکٹوریل گنی اور چاڈ سے بھی جماعتی وفود کی شرکت۔ مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔ ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں جلسہ کی تشہیر۔

(رپورٹ: ندیم احمد وسیم۔ مربی سلسلہ نائیجیریا)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کیمرون کو اپنا تیسرا جلسہ سالانہ یکم و 2 مارچ 2013ء بروز جمعہ و ہفتہ بمقام مامفے (Mamfe) منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مکرم انجینئر ابراہیم بالا صاحب افسر جلسہ سالانہ نے جلسہ سالانہ کی تیاری کا کام دو ماقبل شروع کر دیا تھا۔

جلسہ سالانہ کے افتتاح سے قبل ہی اسٹیج اور مسجد الہدیٰ کو خوبصورت طریق پر سجا دیا گیا تھا۔ مسجد الہدیٰ مامفے (Mamfe) شہر کی خوبصورت ترین عمارتوں میں سے ایک ہے۔

جلسہ سالانہ کیمرون کا پہلا دن

جلسہ سالانہ کیمرون کے پہلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس دیا گیا۔ نماز جمعہ مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے پڑھائی جس میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت کے ساتھ ساتھ اس سال جلسہ سالانہ کیمرون کے عنوان ''اسلام کی عالمگیر امن پسند تعلیم'' کے بارے میں بیان کیا۔

بعد دوپہر پہلا اجلاس مکرم امیر صاحب نائیجیریا کی زیر صدارت شروع ہوا۔

تلاوت وقصیدہ کے بعد مکرم عیسیٰ احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کیمرون نے امسال جلسہ سالانہ کیمرون میں شاملین کے لئے حضور پُر نور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا موصولہ پیغام حاضرین کو انگلش زبان میں پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں اس پیغام کا فرنچ ترجمہ مکرم سلیمان بابا صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم صدر مجلس ڈاکٹر مشہود۔ اے۔ فاشولا صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے ابتدائی کلمات کہے۔

اس کے بعد مکرم معلم محمد قاسم صاحب نے "Holy Prophet (SAW): Role Model in the Establishment of Peace in the World." کے عنوان پر اور خاکسار نے "The Prophecy and Role of Hazrat Musleh-i-Maud (RA) for Global Peace" کے عنوان پر تقریر کی۔ ہر دو تقاریر کا فرنچ زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

رات کے کھانے کے بعد مکرم امیر صاحب نائیجیریا کی قیادت میں جماعتی وفد Sub Devisional Officer کے گھر ان سے ملاقات کے لئے پہنچا جو کہ علاقہ کی ایک سرکردہ مسلمان شخصیت ہیں۔ محترم عبدالخالق نیر صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا نے انہیں جماعت احمدیہ کے اس جلسہ سالانہ کا تعارف کروایا اور انہیں جلسہ میں آنے کی دعوت بھی دی۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے انہیں جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد، اسلام کی امن پسند تعلیم کی جماعت احمدیہ کے ذریعہ اشاعت، دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں، اسلام کے خدا کا زندہ خدا ہونے کی بابت بیان، قبولیت دعا کا اعجاز اور جماعت احمدیہ کے سنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر گامزن ہونے کی بابت بتایا۔ نیز انہیں جماعتی لٹریچر بھی دیا۔ Sub Devisional Officer نے جماعت وفد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہا۔

9:30 مجلس سوال و جواب ہوئی۔ جس میں حاضرین کے سوالات کے جوابات مکرم استاد سعید تمیمی صاحب سیکریٹری تبلیغ نائیجیریا، مکرم خلیل احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نائیجیریا اور خاکسار نے دیئے۔ اس مجلس میں نومبائعین نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا اور مختلف سوالات بھی پوچھے۔ اس مجلس کا ترجمہ فرنچ، ہاؤسا اور ایک لوکل زبان باموُ (Bamu) میں ساتھ ساتھ کیا جاتا رہا۔ یہ مجلس قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ اور دعا کے ساتھ یہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔ سارے دن کی کاروائی کا فرنچ اور ہاؤسا زبانوں میں ترجمہ ہوتا رہا جس سے شاملین کو پروگراموں اور تقاریر کو سمجھنے میں آسانی رہی۔ الحمدللہ

جلسہ سالانہ کیمرون کا دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم خلیل احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نائیجیریا نے مالی قربانی کے عنوان پر درس دیا۔

دوسرے دن کے باقاعدہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز 09:40 پر ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور قصیدہ کے بعد آج کے دن کی پہلی تقریر مکرم عبدالخالق نیر صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا نے "Efforts of Ahmadiyyah Muslim Community in Promoting Peace and Harmony in the Contemporary World" کے عنوان پر کی۔ اس

باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب ۔از صفحہ نمبر 2

کہ میرے ذہن میں حضرت مسیح کی آمدِ ثانی کا جو نقشہ تھا وہ بعینہٖ وہی ہے جو آج مَیں نے دیکھا ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ جلسہ پر آنے کے لئے (کیلگری کی ایک فیملی کے) بچّوں نے ضد شروع کر دی کہ ہم نے ٹورانٹو جانا ہے جہاں جلسہ ہوگا۔اس کا فاصلہ بھی تقریباً 3 ہزار کلومیٹر ہے اور کافی خرچ ہو جاتا ہے۔ جب انہوں نے اپنے والد کو کہا تو انہوں نے کہا کہ میں UK کے ٹکٹ لے چکا ہوں اور اب اتنی توفیق نہیں ہے۔تو بچّی کہتی ہے کہ میں نے رو رو کے دعائیں کیں کہ اللہ میاں کوئی سامان پیدا کردے۔تو وہی ٹکٹ جو 600 ڈالر کا تھا وہ اچانک sale پہ آ کے 200 ڈالر کا ہو گیا جو عموماً وہ کہتے ہیں کہ گرمیوں کی چھٹیوں میں ممکن نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس طرح ٹکٹ خریدے اور یہ واقعہ بچّی کے لیے بھی ایمان کی مضبوطی کا باعث بنا۔

مخالفانہ پروپیگنڈا کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے ثمرات

اس طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔ لیکن وقت کافی ہو گیا ہے۔مخالفانہ پروپیگنڈا اور اس کے نتیجہ میں فضلِ الٰہی کا ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔

تنزانیہ سے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ٹانگا (Tanga) شہر سے 17 کلو میٹر دور واقع ایک گاؤں کِرارے (Kirare) میں تبلیغ کا پروگرام بنایا۔ انفرادی پیغام پہنچانے کے بعد دو دن کے لیے گورنمنٹ سے اس گاؤں میں پبلک جلسہ کرنے کی اجازت لی۔ جلسہ گاہ کے لئے گاؤں کے چیئرمین سے مشورہ کے ساتھ کھیل کا میدان منتخب کیا گیا۔ پہلے دن کا جلسہ بہت کامیاب رہا۔ حاضری پانچ صد سے زائد تھی۔ جلسہ کے اختتام سے پہلے سوال و جواب کا وقت دیا گیا۔ حاضرین کی دلچسپی سے تأثر ملتا تھا کہ دو دن کی تبلیغ کے بعد کافی لوگ احمدیت قبول کریں گے۔ کہتے ہیں دوسرے دن جب ہم جلسہ گاہ پہنچے تو گاؤں کے سرکردہ لوگ ہمارے پاس آئے کہ ہم یہاں جلسہ نہیں کر سکتے۔ غیر احمدی مولویوں نے رات کو مسجد میں اعلان کیا ہے کہ نیا دین گاؤں میں آرہا ہے۔ لوگ اسے قبول نہ کریں۔ اگر کوئی اس میں شامل ہوگا تو ہم اس کے مرنے پہ اس کے جنازہ میں شامل نہیں ہوں گے۔ اور اس طرح ہمیں دوسرے دن جلسہ سے روک دیا گیا۔تو کہتے ہیں ہم پریشانی میں کھڑے دعائیں کر رہے تھے کہ اس دوران ایک غیر احمدی ہمارے پاس آیا اور ہمیں اپنی دکان کے باہر جو کھلی جگہ تھی وہاں لے گیا کہ آپ یہاں جلسہ کریں۔ کہتے ہیں ہم نے بھی اس کو اللہ تعالیٰ کی مدد سمجھتے ہوئے وہاں جلسہ شروع کر دیا اور خدا کے فضل سے کافی حاضری ہوئی اور اس دکاندار سمیت وہیں 43 بیعتیں بھی ہو گئیں۔

دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام

اسی طرح ممباسہ Mombasa (کینیا کا ایک شہر۔ناقل) کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک احمدی نوجوان کا والد سخت مخالف تھا۔ جہاں بھی موقع ملتا احمدیت کے خلاف گندی زبان استعمال کرتا اور بانیٔ سلسلہ کو گالیاں دیتا۔اور اکثر کہتا کہ مرزا غلام احمد (نعوذ باللہ جو الزام مولوی لگاتے ہیں وفات کے لئے) گند میں فوت ہوئے تو وہ بیٹا بار بار اپنے باپ کو سمجھاتا تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خدا کے سچّے نبی ہیں۔لہٰذا گالیوں سے باز آجاؤ ورنہ خدا کی پکڑ آئے گی۔اس پر باپ کہتا ہے کہ تم احمدیت سے توبہ کر لو ورنہ مرزا صاحب کی طرح بُری موت مرو گے۔ (نعوذ باللہ)۔اُس شخص نے ایک دن بھرے مجمع میں اپنی تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں کہا کہ نبی تو الگ رہا یہ تو سچّے مومن بھی نہیں۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ظاہر ہوئی۔ ایک رات وہ گھر نہیں آیا اور گھر والوں کو فکر پیدا ہوئی کہ وہ تو کبھی اتنی دیر باہر نہیں رہا۔گھر والوں نے اسے ڈھونڈنا شروع کیا۔ ہمسایوں نے بھی ڈھونڈنا شروع کیا تو ہمسایوں نے اسے گھر کے پیچھے لیٹرین میں الٹے منہ پڑا ہوا پایا اور گھر والوں کو اور دوسرے سب لوگوں کو اطلاع دی۔سب لوگ اکٹھے ہوئے اور جب دیکھا تو گند سے بھرا ہوا تھا۔اس طرح یہ شخص دوسروں کے لئے عبرت بن گیا۔

حفاظتِ الٰہی کا خاص واقعہ

خواجہ مظفر احمد صاحب مبلغ قازقستان لکھتے ہیں کہ سیمی پلاٹنیس (Semipalatinsk) ریجن میں کافی عرصہ سے جماعت کا قیام عمل میں نہیں آیا تھا۔ کہتے ہیں گزشتہ سال خاکسار ستمبر کے مہینہ میں وہاں دورہ پر گیا اور ایک غیر احمدی بخت جان کے کیفے پر سوال و جواب کی مجلس کے انعقاد کا پروگرام بنایا۔اس نے ہمیں ایک کمرہ اس کام کے لئے دے دیا۔اٹھارہ کے قریب لوگ جمع ہو گئے۔دو گھنٹے کی مجلس ختم ہونے سے پانچ منٹ پہلے شدید زلزلہ آیا۔تقریباً 30،35 سیکنڈ زلزلہ کے جھٹکے رہے۔سارا شہر سڑکوں پر نکل آیا لیکن میری درخواست پر سب دوست اسی کمرہ میں بیٹھے رہے۔ جب ہم پروگرام مکمل کر کے باہر نکلے تو کیفے کا مالک باہر کھڑا تھا۔ کہنے لگا کہ میں دیکھ رہا تھا کہ ابھی یہ کمرہ گرا کیونکہ اس کی دیواروں کی کوئی بنیاد نہیں۔ یہ وقتی ضرورت کے لئے تعمیر کیا تھا۔شہر میں کئی عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے لیکن اس کمرہ میں موجود کسی دوست کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ یہ دیکھ کر سب حیران تھے اور بخت جان کے ایک عزیز نے فوراً کہا کہ جب امام صاحب نے یہ کہا تھا کہ بیٹھے رہیں تو مجھے کوئی خوف محسوس نہیں ہوا۔میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ جماعت جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ اس طرح اس نے اسی وقت بیعت کر لی اور اس ریجن میں احمدیت کا پودا لگ گیا۔

رؤیا اور خوابوں کے ذریعہ قبولِ احمدیت

پھر خوابوں کے ذریعہ سے جو اللہ تعالیٰ لوگوں کو احمدیت میں شامل کرتا ہے تو اس بارہ میں خواجہ مظفر احمد صاحب ہی لکھتے ہیں کہ کریموف صاحب (Karimov) چیچن کا جماعت سے تعارف تھا۔وہ خود بیان کرتے ہیں کہ چند دن قرآن سیکھنے اور چند کتب کے مطالعہ سے میرے دل میں خیال آیا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تصویر اکثر میری آنکھوں کے سامنے آتی ہے۔میں نے خدا سے دعا کی کہ اگر یہ شخص سچا ہے تو مجھے اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دے۔ کہتے ہیں اسی رات میں نے خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو خواب میں دیکھا۔وہ مجھے فرماتے ہیں کہ ’’تم دیر کیوں کرتے ہو؟‘‘ حضور نے میرے چہرہ پر ہاتھ پھیرا اور لیٹ گئے۔ میں نے سوچا کہ سو گئے ہیں۔ میں نے حضور کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو ایسی خوشبو آئی اور مسلسل آتی رہی کہ کبھی اس سے پہلے میں نے ایسی خوشبو نہیں پائی تھی۔ کہتے ہیں اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور کئی گھنٹے اس خوشبو کا احساس رہا۔ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے فیصلہ کر لیا کہ آج سے میں احمدی ہوں۔ چنانچہ وہ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئے۔

بوسنیا سے وسیم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک زیرِ تبلیغ نوجوان نے خواب کے ذریعہ بیعت کی ہے۔اس نوجوان نے خود اپنی خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں نے دیکھا کہ میں ایک بڑے شہر میں چل رہا ہوں جہاں افراتفری مچی ہوئی ہے۔ وہاں میں نے بہت سے یہودی، عیسائی اور مسلمان دیکھے جو گند سے بھری ہوئی گلیوں میں حیران و پریشان ادھر اُدھر پھر رہے ہیں۔ جیسے گُم گئے ہوں۔ اچانک میری نظر اپنے دائیں طرف پڑتی ہے تو ایک خوبصورت درخت دیکھتا ہوں جس کے نیچے لوگوں کا ایک چھوٹا سا گروہ بیٹھا ہوا ہے۔انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور پگڑیاں باندھی ہوئی ہیں۔اس افراتفری کے دور میں وہ مکمل سکون سے ایک حلقہ کی صورت میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے چہروں پر مسکراہٹ عیاں ہوتی ہے۔ کہتے ہیں میں خواب میں ہی خیال کرتا ہوں کہ یہ ضرور احمدی ہیں۔ میں ان کے پاس پہنچ جاتا ہوں اور ان میں شمولیت اختیار کر لیتا ہوں۔اس کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔ ان کے والد نے انہیں گھر سے نکال دیا ہے اور دوستوں نے چھوڑ دیا ہے لیکن یہ ثابت قدم رہے اور مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

پھر طارق رشید صاحب لکھتے ہیں کہ نسروانگہ گاؤں میں ایک ہندو دوست نے 16 سال قبل ایک غیر احمدی مسلمان لڑکی سے شادی کی اور دونوں اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق زندگی گزار رہے تھے۔ کہتے ہیں ایک روز ہم ان کے گھر ملنے کے لئے گئے۔ ہندو دوست نے روتے ہوئے ہمیں بتایا کہ آج صبح ہی جب میری بیوی روزہ رکھ کے سوئی ہے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔اور ان کا لباس اور ٹوپی بالکل یہی تھی جو آپ نے پہن رکھی ہے۔ اس پر اسے احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا اور اس نے بیعت کر لی۔ جب یہ بات گاؤں کے سنّی مسلمانوں کو معلوم ہوئی تو انہوں نے پریشر ڈال کر اور مدد کا لالچ دے کر اور اپنا ممبر بنا کر دوبارہ نکاح پڑھوا دیا۔ پھر چند ہفتوں کے بعد یہ نَومسلم پھر ہمارے پاس آئے اور کہا مجھے معاف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے میری ہدایت کا ذریعہ تو آپ کو بنایا لیکن میں اپنی غلطی کی وجہ سے ان میں شامل ہو گیا جس کا مجھے سخت افسوس ہے۔ وہ صرف نفرت کی ہی تعلیم دیتے ہیں اور اسلام کے متعلق کچھ نہیں بتاتے۔ الحمد للہ اب یہ چار افراد پر مشتمل خاندان نظامِ جماعت میں شامل ہے۔

مخالفین کے عزائم میں ناکامی

حیدر آباد انڈیا میں مجلس تحفظ ختمِ نبوت والوں نے خوب مخالفت کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ آئے دن جماعت کے خلاف جلسے کرتے ہیں۔ مقصود صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال ستمبر میں مخالفین نے ایک جلسہ کا اہتمام کیا جس میں ہندوستان بھر سے علماء کو مدعو کیا گیا۔ان سب علماء نے جماعت کے خلاف دل کھول کر زہر افشانی کی۔ آخر پر یہ اعلان کیا گیا کہ اب شعلہ بیان مقرر محمد طلحہ قاسمی صاحب احمدیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے آرہے ہیں۔ مولانا نے اپنی تقریر حضرت مسیح موعود کے خلاف گند بکتے ہوئے شروع کرنی تھی مگر خدا تعالیٰ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ ان صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت مرزا صاحب کا نام لینے کی بجائے یہ کہا کہ مولانا احمد رضا خان کے ماننے والے کافر ہیں۔ جس سے سُنّی مسلمان مشتعل ہو گئے اور مولانا پر حملہ کر دیا اور پورے مجمع میں کھلبلی مچ گئی۔ مولانا بار بار یہ کہتے رہے کہ میرے منہ سے احمد رضا کا نام غلطی سے نکل گیا ہے حالانکہ میرے دل میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام تھا۔ لیکن بہرحال جو ہونا تھا وہ ہو چکا اور مولوی کو وہاں سے ذلیل ہو کے جانا پڑا۔

پھر گیمبیا کے امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ستمبر 2003ء کو ایک جنازہ کے موقع پر ایک غیر احمدی نے احمدیوں کے بارہ میں کہا کہ وہ روحانی لحاظ سے گندے ہیں اس لئے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئیں۔ اس طرح اور بھی نازیبا الفاظ استعمال کیے اور کہا کہ ان کے مُردوں کو ہم یہاں دفن نہیں ہونے دیں گے۔ اس پر بہت سے لوگوں

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ احمدی دوستوں نے اس کی رپورٹ ڈسٹرکٹ چیف کے پاس کی۔ اس نے سماعت کے لئے تاریخ مقرر کر دی۔ چنانچہ مقررہ تاریخ پر سماعت کے دوران چیف نے مخاطب ہو کے کہا کہ گیمبیا ایک سیکولر سٹیٹ ہے اور یہاں ہر قسم کی آزادی ہے۔ کسی کو اس قسم کی کوئی بات کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور نہ ایک دوسرے کی بے عزتی برداشت کی جائے گی۔ چیف نے مزید کہا کہ احمدی قانون کی پابندی کرنے والے ہیں لیکن دوسرے مسلمان نوجوانوں کو جمع کر کے ہمیشہ فساد کو بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چیف نے اس شخص کو جہاں تین ہزار پانچ سو ڈلاسی (Dalasi) جرمانہ کیا وہاں ایک ہزار ڈلاسی کی رقم جماعت کو بطور ہرجانہ ادا کرنے کا بھی حکم دیا۔

مالی قربانی

مالی قربانی کے ذکر میں بھی ایک آدھ واقعہ سُن لیں۔

جمیل احمد صاحب مبلغ کینیا لکھتے ہیں کہ خاکسار چیبوگا (Chibuga) جماعت میں اپنے معلمین کے ساتھ گیا۔ احباب کو چندہ کی تحریک کی۔ پروگرام ختم ہونے پر صدر جماعت ایک مرغی لے کر آیا اور کہا کہ ''میرے پاس مرغی کے سوا کچھ نہیں۔ یہی چندہ قبول کر لیں''۔ کچھ عرصہ بعد خاکسار اس جماعت کے دورہ پر گیا۔ صدر جماعت کے گھر کافی مرغیاں دیکھیں۔ میں نے اس سے کہا کہ اتنی مرغیاں کہاں سے آ گئیں؟ پچھلی دفعہ تو صرف ایک تھی۔ اس پر اس نے بتایا کہ کسی سے ایک مرغی ادھار لی تھی اور انڈوں پر بٹھا دی۔ سبھی بچے نکلے ہیں۔ ان میں سے اب تک ایک بچّہ بھی نہیں مرا۔ اس لئے اب بہت زیادہ ہو گئی ہیں۔ یہ برکت ایک مرغی چندہ میں دینے کی وجہ سے تھی۔ پرانے زمانہ میں بھی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ انڈے بیچ کر لوگ چندے دیا کرتے تھے تو یہ دیکھیں کہ اس قربانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کے مال میں برکت ڈالی۔

حسن بصری صاحب کمبوڈیا سے لکھتے ہیں کہ اپریل 2004ء میں بہت گرمی پڑی اور بارش نہ ہونے کی وجہ سے فصلوں کو نقصان پہنچنے لگا۔ لوگ سخت پریشان ہوئے۔ ہمارے لوکل معلم شافی حسین صاحب نے ان سب ممبران کو بلوایا اور کہا کہ آپ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اس لئے بارش نہیں آ رہی۔ آپ سب باقاعدہ چندہ ادا کریں پھر دیکھیں کس طرح اللہ بارش برساتا ہے۔ چنانچہ یک صد کے قریب ممبران جماعت ان کے گھر آئے اور چندہ ادا کیا۔ اسی روز چار پانچ بجے شام بادل چھا گئے اور موسلا دھار بارش ہوئی جو تین روز تک مسلسل جاری رہی۔ لوگوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور وعدہ کیا کہ اب ہم باقاعدہ چندہ دیا کریں گے۔ اب دیکھیں دُور دُور کے علاقوں میں بیٹھے لوگوں کے ایمان بھی اللہ تعالیٰ کس طرح تازہ کرتا ہے۔

امیر صاحب گیمبیا کہتے ہیں کہ جونگون (Njongon) گاؤں کے دو بھائیوں نے احمدیت قبول کی۔ وہ دونوں مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شرکت کی تیاری کر رہے تھے کہ غیر احمدی نوجوانوں نے آ کر اس بات کی ترغیب دی کہ آج کا دن بہت اچھا ہے۔ ہم مچھلیاں پکڑنے جاتے ہیں۔ ایک بھائی نے تو صاف کہہ دیا کہ میں اجتماع پر جا رہا ہوں جبکہ دوسرے نے اجتماع کا چندہ ادا کر دیا لیکن شامل ہونے کی بجائے مچھلیاں پکڑنے چلا گیا۔ اجتماع کے دوران یہ خبر ملی کہ یہ نوجوان حادثہ کا شکار ہو گیا ہے۔ کشتی الٹ گئی تھی۔ اجتماع میں جو نوجوان شریک ہوئے تھے وہ کہنے لگے کہ اس حادثہ میں میرا بھائی ضرور بچ جائے گا کیونکہ اس نے چندہ دے دیا تھا۔ بعد میں خبر ملی کہ ان کا بھائی کشتی کے اس حادثہ میں زندہ بچ گیا تھا جبکہ باقی دوست حادثہ کا شکار ہو گئے تھے۔

میں جو چند واقعات لایا تھا تو یہ اُن میں سے بھی میرا خیال ہے کہ دسواں حصہ بیان کیے ہوں گے اور بے شمار ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ روز جماعت پر اپنا فضل فرماتا ہے اور ہر جگہ ایمان کو تازہ کرنے والے نئے نئے واقعات ملتے ہیں۔ اب کافی وقت ہو گیا ہے اس لئے ختم کرتا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''مَیں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بد زبانی کرنا طریقِ شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بد دعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں۔ پھر اگر مَیں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرتِ گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سُنی نہیں جائیں گی کیونکہ مَیں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بد دعا کرے گا وہ بد دعا اسی پر پڑے گی جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اُس پر لعنت ہو وہ لعنت اُس کے دل پر پڑتی ہے مگر اس کو خبر نہیں۔''

(اربعین 4۔ روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ 472-471)

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل اور سمجھ دے اور اس زمانہ کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسی سے اب ان کو سمجھ آ جائے کہ دنیا کا امن اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے سے ہی وابستہ ہے۔

دعا کر لیں۔

دعا کے اختتام پر حضور نے فرمایا: ''آمین''۔ اور پھر سب حاضرین کو ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

قائم شدہ
1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

SEVEN VACANCIES - Ministers of Religion: Ahmadiyya Muslim Community

1. **Indonesian Speaker**
2. **Bangla Speaker**
3. **Persian Speaker**
4. **Arabic Speaker**
5. **Urdu Speakers (3 vacancies)**

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own training academy and TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES: We are inviting applications for the following eight posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition to a recent equivalent to English Language level B2 on the CEFR have the additional main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	Likely posting
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Bangla speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Arabic speaker	Assist Arabic desk present religious programmes on TV	Tilford Surrey
Urdu speaker	Research, edit preaching literature	London SW19
Persian speaker	Farsi translation and promote literary research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Hadith critical appraisal and mysticism research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Jurisprudence, history and biographies	Minister of Religion training academy Hampshire

JOB DESCRIPTION: You would be required to do some or all of the following: Lead and encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; report on issues and events; attend production and community management meetings; attend promotional events, conferences and social functions; liaise with the Production Manager and working with the Channel Head, contribute creatively to long-term strategy to ensure maximum audience appeal and attain set targets.

EXPERIENCE REQUIRED:
You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have interpretation skills in Urdu and Arabic languages and in respect of the first three and fifth vacancies with understanding of Indonesian, Bangla, Arabic or Persian. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years and have a good record of performance. For all vacancies, you will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either:
a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a Jamia Ahmadiyya college or at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies; or a relevant HND level qualification; or an HND level qualification that is not relevant, plus two years' relevant work experience; or at least three years relevant experience at NVQ level 3 or above.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following:
Meets minimum wage or £3,420/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg rates, gas, electricity paid; travel expenses reimbursed; 25 paid holidays per annum.)

Closing Date: 15 July 2013

Please apply to:
Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:
The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2013ء

❁...... مسجد کی یہ خوبصورت سہولت آئندہ نسلوں کے لئے عبادت کرنے اور آپس میں تعلقات کو فروغ دینے کے لئے ایک اہم جگہ ہوگی۔ کینیڈا کی حکومت کی طرف سے مَیں ان سب لوگوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس دلکش منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا۔

(آنریبل سٹیفن ہارپر، وزیرِ اعظم کینیڈا)

❁...... برٹش کولمبیا کی یہ سب سے بڑی مسجد ہے۔ اس عالیشان اور خوبصورت مسجد کو دیکھ کر ایک تسکین کا احساس ہوتا ہے۔

❁...... مجھے یقین ہے کہ یہ مسجد آئندہ نسلوں کیلئے امن، ایمان اور عالمی بھائی چارے کیلئے بطور مشعل کھڑی رہے گی۔

❁...... یہ مسجد اس بات کی بھی علامت ہے کہ جماعت احمدیہ کا حصولِ امن اور تکمیلِ روحانیت کیلئے شوق غیر متزلزل ہے۔

❁...... آپ کے ہاں 'امن' ہے۔ آپ کے ہاں امید کی کرن نظر آتی ہے اور اس بات کا امکان نظر آتا ہے کہ ہم سب لوگ اکٹھے مل کر قیامِ امن کا حصول ممکن بنا سکتے ہیں۔

(وینکوور برٹش کولمبیا کینیڈا میں تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح کے موقع پر مختلف سیاسی و سماجی لیڈروں اور ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے نیک جذبات کا اظہار اور تہنیتی پیغامات)

(وینکوور کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

18 مئی بروز ہفتہ 2013ء (حصّہ دوم)

مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خصوصی تقریب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لے آئے جہاں مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل تمام مہمانان کرام اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ آج کی اس تقریب میں 670 مہمان شامل ہوئے۔

ان مہمانوں میں دو سینیٹرز، ایک ایمبیسڈر Dr. Andrew Bennett Office of the Religious Freedom، چھ نیشنل ممبران پارلیمنٹ، آٹھ صوبائی ممبران پارلیمنٹ۔ ان آٹھ ممبران پارلیمنٹ میں سے ممبر پارلیمنٹ Hon. Manmeet Bhullar سروس منسٹر بھی ہیں۔ اور ایک ممبر پارلیمنٹ Langley علاقہ کے میئر (Mayor) بھی ہیں۔ اس کے علاوہ Delta، City of Coquitlam اور City of Bramton کے میئرز بھی شامل ہوئے۔

مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے کونسلرز کی تعداد سات تھی۔ چیف آف پولیس Delta اور دو Fire Chief بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ لیڈر آف Conservative پارٹی اور بعض سابق ممبران پالیمنٹ بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ کونسل جنرل آف کولمبیا، کونسل (کونسلیٹ آف انڈیا)، آنریری کونسل آسٹریا، یوگنڈا، سرینام، Barbados، لکسمبرگ، ایکواڈور (Ecuador) اور جمائیکا (Jamaica) بھی شامل تھے۔ علاوہ ازیں زندگی کے مختلف طبقہ ہائے فکر اور دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

جب حضور انور ہال میں داخل ہوئے تو ان سبھی مہمانوں نے کھڑے ہوکر حضور انور کا ستقبال کیا۔

افتتاحی تقریب مسجد 'بیت الرحمٰن' وینکوور، برٹش کولمبیا

اس تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عثمان ملک صاحب نے پیش کی۔ بعدازاں اس کا انگریزی ترجمہ مکرم سلمان ہاشمی نے پیش کیا۔ اس کے بعد نیشنل سیکرٹری امور خارجہ آصف خان صاحب نے تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد بعض مہمانانِ کرام نے باری باری اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

❁...... تقریب کی سب سے پہلی مہمان سپیکر **Lois Jackson** تھیں۔ موصوفہ 1973ء میں 'ڈیلٹا' شہر کی پہلی خاتون کونسلر منتخب ہوئی تھیں۔ اور 1999ء سے اس شہر کی میئر کے طور پر منتخب ہوئیں اور ابھی تک میئر کے طور پر کام کررہی ہیں۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا: ''مسجد بیت الرحمان'' کے عظیم الشان افتتاح کی پُرمسرت تقریب میں شریک ہونا اور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا اس خوبصورت مسجد کے افتتاح کیلئے ہمارے ہاں پہلی مرتبہ تشریف لانا ہمارے لئے حقیقی طور پر عزت کا باعث ہے۔ برٹش کولمبیا کی یہ سب سے بڑی مسجد ہے۔ اور مجھے فخر ہے کہ جماعت احمدیہ نے برٹش کولمبیا میں یہ مسجد تعمیر کی ہے۔

موصوفہ نے کہا: اس عالیشان اور خوبصورت مسجد کو دیکھ کر ایک تسکین کا احساس ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ مسجد اس علاقہ کی خاص پہچان بن چکی ہے۔ اور میں جماعتِ احمدیہ کے افراد کو ڈیلٹا میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ آپ لوگ اب ہمارے معاشرے کی روایتی و سماجی عمارت کا ایک اہم حصہ ہیں۔ جیسا کہ بین المذاہب تعلقات کو فروغ دینے کے حوالہ سے جماعت احمدیہ جانی جاتی ہے اسی طرح جماعت احمدیہ کی یہ مسجد بھی ڈیلٹا میں بین المذاہب تعلقات کے قیام کیلئے ہماری مشترکہ ذمہ داری کی مستقل علامت بن کر رہے گی۔

موصوفہ نے کہا: مجھے حضور انور کی امن، عزت و احترام، باہمی تعاون اور 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کے قیام کیلئے کوششوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔ یہ ساری چیزیں ان اصولوں کی عکاسی کرتی ہیں جن پر ہم سب عمل کرنا چاہتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا: مساجد کی تعمیر اور اس کے علاوہ دیگر سماجی، تعلیمی اور ہیلتھ پراجیکٹس جماعت احمدیہ کی امن، خدمتِ انسانیت اور باہمی رواداری کو مقامی معاشرے میں فروغ دینے کے لئے مسلسل جدو جہد کو ظاہر کرتے ہیں۔ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد کے ساتھ مضبوط تعلق بنانے کا موقع ملا ہے اور میری توقع ہے کہ آج کی اس تقریب کے بعد میرا جماعت احمدیہ کے مزید افراد کے ساتھ دیرپا اور مضبوط تعلق بن جائے گا۔ حضور انور اور تمام افرادِ جماعت کو میں ایک مرتبہ پھر اس اہم کامیابی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ خدا تعالیٰ اس خوبصورت مسجد کو ہمیشہ مبارک کرے۔

❁...... اس تقریب کی دوسری مہمان سپیکر **Hon. Kerry-Lynne Findlay** تھیں۔ موصوفہ کا تعلق Coservative Party سے ہے۔ موصوفہ منسٹر آف جسٹس کی سیکرٹری کے طور پر کام کرچکی ہیں اور اس وقت وزارت دفاع میں ایسوسی ایٹ منسٹر کے طور پر کام کررہی ہیں۔

موصوفہ نے کینیڈا کے وزیرِ اعظم سٹیفن ہارپر کا مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے پیغام پڑھ کر سنایا۔ موصوفہ نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ موصوفہ نے کہا کہ اس تقریب میں شمولیت ان کے لئے باعثِ عزت ہے۔ ان کے پاس کینیڈا کے وزیرِ اعظم Stephen Harper کی طرف سے مبارکباد کے پیغام کے علاوہ multiculturalism and citizenship کے منسٹر Jason Kenny کی طرف سے بھی مبارکباد کا پیغام موجود ہے۔ تاہم وقت کی کمی کی وجہ سے وہ صرف کینیڈا کے وزیرِ اعظم کا ہی پیغام پڑھیں گی۔

وزیر اعظم کینیڈا اسٹیفن ہارپر کا خصوصی پیغام

موصوفہ نے کینیڈا کے وزیرِ اعظم کا درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا:

[''بیت الرحمان کیلئے اس کے باقاعدہ افتتاح کے موقع پر ایک سرٹیفیکیٹ پیشِ خدمت ہے۔ برٹش کولمبیا میں جماعت احمدیہ کی سب سے بڑی مسجد کے افتتاح کی وجہ سے آج کا دن آپ کی جماعت کی تاریخ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ مسجد کی یہ خوبصورت سہولت آئندہ نسلوں کے لئے عبادت کرنے اور آپس میں تعلقات کو فروغ دینے کے لئے ایک اہم جگہ ہوگی۔ کینیڈا کی حکومت کی طرف سے مَیں ان سب لوگوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس دلکش منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے کام کیا۔ براہِ مہربانی میری طرف سے خوشی کے موقع پر نیک تمناؤں کو قبول کریں۔

آنریبل سٹیفن ہارپر، وزیرِ اعظم کینیڈا۔'']

❁...... اس کے بعد ڈاکٹر **Andrew P.W. Bennett** جو کینیڈا میں 'مذہبی آزادی' کے ادارہ کے پہلے ایمبیسیڈر رہیں۔ 19 فروری 2013ء کو کینیڈا میں The Office of Religious Freedom کا آغاز ہوا تھا جس کا مقصد دنیا میں موجود بے بس مذہبی اقلیتوں کو حفاظت فراہم کرنا، مذہبی منافرت اور عدم برداشت کے خلاف آواز اُٹھانا اور کینیڈین معاشرے میں موجود مختلف اقوام کا آپس میں مل جل کر رہنے اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی اقدار کو ساری دنیا میں فروغ دینا ہے۔ موصوف نے امسال یوکے (UK) میں منعقدہ پِیس کانفرنس میں بھی شمولیت کی تھی۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا: آج آپ لوگوں کے ساتھ یہاں موجود ہونا میری خوشی قسمتی ہے۔ تین ماہ قبل جب کینیڈا کے وزیرِ اعظم نے 'مذہبی آزادی' کے دفتر کے قیام کا اعلان کیا تھا تب سے لے کر اب تک مجھے

تین مرتبہ اس جماعت کی قابلِ تعریف تقاریب میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ جماعت کے عزم اور جماعت کے پیغام ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ جس پر اس جماعت کی بنیاد ہے کو دیکھ کر میری حیرانی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ پیغام آج کی دنیا میں جو مختلف مذاہب کے متعلق عدم برداشت کی وجہ سے اکثر اوقات مشکلات میں گھری رہتی ہے اور جہاں بہت سے ممالک میں مذہبی آزادی کو کمزور کیا جارہا ہے ایک عظیم الشان معنی رکھتا ہے۔ ہمارے دفتر کا مقصد بھی واضح ہے کہ دنیا میں ’مذہبی آزادی‘ کی حفاظت کی جائے اور اس کو فروغ دیا جائے۔ مذہبی آزادی ایک بنیادی حق ہے۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ کینیڈا کا انسانی حقوق کے دفاع میں ایک اہم کردار رہا ہے۔ خواہ ان حقوق کا تعلق قانون سے ہو، جمہوریت سے ہو یا عورت اور مرد کی برابری سے ہو۔

موصوف نے کہا: آجکل ہم دیکھ رہے ہیں کہ مذہب کی بنیاد پر ظلم میں اضافہ ہورہا ہے اور کینیڈا کا اس ظلم کے خلاف اقدام اُٹھانا اور مظلوم کی آواز بننا بہت ضروری ہے۔ مذہبی آزادی کا مسئلہ مذہب کا نہیں بلکہ انسانیت کا مسئلہ ہے۔ اور ہمارے دفتر کا کام ان تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے ایسے لوگوں کی حفاظت کرنا ہے جو ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ انسانیت کی برتری ہمارے اعمال کا مرکز ہونی چاہئے۔ یہ عظمت ہر ایک انسان کو وراثت میں ملتی ہے کہ وہ آزادی، امن اور سکون سے عبادت کرسکے۔ اور آزادی سے کھلے عام اپنے مذہب کا پرچار کرسکے۔

موصوف نے کہا: جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آج تیسری مرتبہ مجھے جماعت احمدیہ کی کسی تقریب میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ اس موقع پر میں کہوں گا کہ ہم مذہبی آزادی کے ادارہ ہونے کی حیثیت سے احمدی مسلمانوں پر دنیا میں جہاں بھی مظالم کئے جارہے ہیں وہاں جماعت کے حق میں کھڑے ہوں گے۔ مجھے امید ہے کہ میں اس سال پاکستان جاؤں گا جہاں پر مذہبی آزادی کے حوالہ سے بات ہوگی۔ میرے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہوگی کہ میں وہاں جاکر انسانی حقوق کے اس اہم حصہ کے متعلق کینیڈا کی آواز اُن تک پہنچاؤں۔

موصوف نے کہا: اور آخر میں مَیں آپ لوگوں کو ڈیلٹا میں بیت الرحمان کی عظیم الشان کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرے لئے اس خاص موقع پر برٹش کولمبیا میں آنا انتہائی خوشی کا باعث ہے۔

السلام علیکم۔]

✿...... **سینیٹر مبینہ جعفر سینیٹ آف کینیڈا** میں برٹش کولمبیا کی نمائندگی کرتی ہیں۔ موصوفہ سینٹ میں ایک ہیومن رائٹس کمیٹی کو بھی چیئر کرتی ہیں۔ موصوفہ پہلی مسلمان خاتون اور افریقہ میں پیدا ہونے والی پہلی سینیٹر ہیں۔ موصوفہ کا جماعت کے ساتھ پرانا تعلق ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ وہ حضورانور اور جماعت احمدیہ کو اس خوشی کے موقع پر مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

لبرل پارٹی آف کینیڈا کے لیڈر Justin Trudeau کا پیغام

موصوفہ نے اپنی پارٹی ’لبرل پارٹی آف کینیڈا‘ کے لیڈر Justin Trudeau کا درج ذیل پیغام پڑھ کرسنایا:

[’’حضورانور، معزز مہمانان اور پیارے دوستو! برٹش کولمبیا میں احمدیہ مسلم جماعت کی سب سے بڑی مسجد کے افتتاح کے موقع پر آپ کو مبارکباد پیش کرنا میرے لئے باعث عزت ہے اور میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو اس موقع کو رونق بخشنے پر خصوصی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ نئی مسجد بیت الرحمان ہماری کمیونٹی بالخصوص برٹش کولمبیا اور بالعموم سارے کینیڈا کیلئے خوش آئند اضافہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی یہ مسجد اس بات کی نمائندگی کرتی ہے کہ کینیڈا میں موجود مختلف ثقافتیں ایک ہی لڑی میں پروئی ہوئی ہیں۔ اس ملک کو آراستہ کرنے اور اسے مضبوطی فراہم کرنے پر ہم سب آپ کے شکرگزار ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر کے ذریعہ سے اس جماعت نے ایک نئی عمارت کے علاوہ اور بھی بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ یعنی لوگوں کو مشکل گھڑیوں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے، اور اچھے وقتوں میں ایک دوسرے کی خوشیاں منانے کیلئے اکٹھا کیا ہے۔ اللہ کرے آپ سب آج کی اس افتتاحی تقریب سے لطف اندوز ہوں۔ اگرچہ مَیں آج آپ میں موجود نہیں ہوں لیکن آپ سب میری سوچ کا حصہ ہیں۔ آپ کو امن، محبت اور ہم آہنگی کا یہ دن مبارک ہو۔ جسٹن ٹروڈو۔‘‘]

✿...... ہماری اگلی مہمان سپیکر **Susan Fennell** ہیں۔ موصوفہ نے 1988ء میں اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز کیا اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں خدمت کرتی رہیں۔ موصوفہ 2000ء سے بطور میئر آف برامپٹن کام کررہی ہیں۔ موصوفہ قبل ازیں 2008ء میں کیلگری میں مسجد نور کی افتتاحی تقریب میں بھی شامل ہوچکی ہیں۔ موصوفہ نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا: برامپٹن شہر کی طرف سے اس خوبصورت اور عظیم الشان مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونا میرے لئے انتہائی فخر کا باعث ہے بالخصوص جب اس مسجد کا افتتاح حضورانور فرمارہے ہوں۔ مجھے امید ہے کہ برامپٹن میں بھی بہت جلد ایک مسجد بنے گی اور میں آپ سب کو وہاں پر مسجد کے افتتاح پر مدعو کرتی ہوں۔

موصوفہ نے کہا: کسی بھی کمیونٹی کے لئے اپنی عبادتگاہ کے افتتاح کے لمحات قابلِ فخر ہوتے ہیں۔ ڈیلٹا (برٹش کولمبیا) کا اس زبردست تقریب کی صورت میں خوشی منانے پر فخر محسوس کرنا بالکل بجا ہے۔ برامپٹن کے شہریوں کی جانب سے میں نہ صرف ڈیلٹا بلکہ تمام کینیڈا میں موجود احمدیہ مسلم کمیونٹی کو دلی طور پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مسجد آئندہ نسلوں کیلئے امن، ایمان اور عالمی بھائی چارے کیلئے بطور مشعل کھڑی رہے گی اور احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ماٹو ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ کی عملی رنگ میں علامت بن کر رہے گی۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس کے آخر میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یادگار کے طور پر برامپٹن کے شہر کی طرف سے ایک پلیٹ (plaque) بطور یادگار پیش کی۔

✿...... اس کے بعد **Hon. Judy Sgro ممبر آف پارلیمنٹ** نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ نے 1987ء میں سیاست کے میدان میں قدم رکھا۔ 1988ء میں ٹورانٹو سٹی کونسلر منتخب ہوئیں۔ دسمبر 2003ء تا جنوری 2005ء Minister of Citizenship and Immigration کے طور پر کام کیا۔ موصوفہ کا جماعت کے ساتھ دیرینہ تعلق ہے۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا: میرا اور میرے دیگر ساتھیوں کا یہاں آنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کی کس قدر عزت کرتے ہیں۔ آپ لوگ، آپ کے عقائد، آپ کا نمونہ دنیا کیلئے ایک مثال ہے۔ کینیڈا اور باقی ساری دنیا میں جتنی زیادہ مساجد بنیں گی اس قدر ہی دنیا میں امن قائم ہوگا جس کے ہم سب خواہاں ہیں۔ مجھے دلی خوشی ہے اور فخر ہے کہ مجھے حضورانور کی موجودگی میں جماعت احمدیہ کینیڈا کو برٹش کولمبیا میں سب سے بڑی مسجد بنانے پر مبارکباد پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کی بننے والی ہر مسجد گزشتہ مسجد سے بڑی ہوتی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کی ترقی کا ایک واضح ثبوت ہے۔ بے شک یہ صرف ایک عمارت نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا مقام ہے جو انسان اور خدا کے درمیان محبت اور وفا کا ذاتی تعلق پیدا کرنے میں مددگار بنتا ہے۔ نیز یہ مسجد اس بات کی بھی علامت ہے کہ جماعت احمدیہ کا حصولِ امن اور تکمیلِ روحانیت کیلئے شوق غیر متزلزل ہے۔ وہ تمام لوگ جنہوں نے بحیثیت ایک ایماندار جماعت کے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لے کر اپنے مذہب اور ملک کیلئے وفاداری کی ایک اور مثال قائم کی قابلِ تعریف ہیں اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آپ سب کو بہت مبارک ہو۔ اللہ کرے آپ اس ملک اور ساری دنیا کی رہنمائی کرتے رہیں۔

✿...... اس کے بعد حال ہی میں منتخب ہونے والی **ممبر آف پارلیمنٹ Jinny Jogindera Sims** نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ کے پاس Thomas Joseph Mulcair جو کہ اپوزیشن لیڈر ہیں کی طرف سے پیش کئے جانے والا سرٹیفکیٹ بھی تھا۔

موصوفہ نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا: مجھے یہاں اس تقریب میں شامل ہوکر جس میں حضورانور، گورنمنٹ کے نمائندگان اور مختلف مذاہب کے نمائندگان موجود ہیں بہت خوشی محسوس ہورہی ہے۔

موصوفہ نے کہا: جب مسجد تعمیر ہورہی تھی تو مَیں باقاعدگی سے یہاں سے گزرتی اور مسجد کو دیکھتی۔ لیکن آج جب مسجد میں آئی تو مسجد میں ایک خاص چمک دمک تھی اور انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔ مسجد دریا کے عین کنارے پر واقع ہے۔ عبادت کے لئے یہ ایک بہترین جگہ ہے۔ ہمارے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ جامع اور مضبوط معاشرے کو کس طرح تعمیر کیا جائے۔ میرا خیال ہے، ہم سب کو جماعت احمدیہ کے پیغام ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ سے سبق سیکھنا چاہئے۔ اگر ہم سب اس پیغام پر حقیقی اور جامع رنگ میں عمل کرنا شروع کردیں اور اپنے درمیان موجود اختلافات کو نقطۂ ارتکاز بنانے کی بجائے ان چیزوں پر خوشیاں منائیں جو ہم میں ایک دوسرے کے ساتھ مشترک ہیں تو یہ دنیا ہمارے لئے اور ہمارے بچوں کیلئے ایک بہتر اور صحت افزا مقام بن جائے گی۔

موصوفہ نے کہا: آج کے دن جب ہم اس مقدس جگہ پر مل کر بیٹھے ہیں اور جماعت احمدیہ کے اس نئے گھر کو دیکھتے ہیں تو میرے ذہن میں حضورانور کے پیغام اور مسجد سے متعلقہ وہ تمام اقدار آرہی ہیں جن کے ساتھ یہ جماعت منسلک ہے۔ مَیں چاہتی ہوں کہ آج ہم میں سے ہر ایک یہاں سے سبق سیکھ کر جائے کہ امن کا قیام کس طرح ممکن ہوسکتا ہے اور کس طرح ایک ایسے جامع معاشرے کا قیام ممکن ہوسکتا ہے جس میں ہم اپنے درمیان موجود تفاوت کو برداشت کرنے والے ہوں تا کینیڈا مستقبل میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے اور ساری دنیا کے لئے مشعل بن جائے۔ نیز دنیا کی نگاہیں کینیڈا کی طرف ہوں جہاں ہم ایک دوسرے کو حقیقی بہن بھائیوں کی طرح قبول کرنے والے ہوں۔ مَیں آپ سب کو اس شاندار مسجد کے افتتاح پر مبارکباد دیتی ہوں۔ اب میں حضورانور کی خدمت میں سرٹیفکیٹ پیش کروں گی جو میرے لئے انتہائی اعزاز کی بات ہے۔

✿...... اگلے مہمان **Jim Karygiannis تھے جو ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔** موصوف نے 2010ء میں لاہور میں احمدی مساجد پر حملہ کے سلسلہ میں پارلیمنٹ میں مذمتی قرارداد پیش کی تھی جس کو ساری پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا۔ موصوف نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔

موصوف نے کہا: آج ہم اس مسجد کا افتتاح کررہے ہیں لیکن ہم کو یہ بھی یاد ہے اور ہم ہرگز نہیں بھولیں گے اور نہ ہی بھول سکتے ہیں کہ اس جماعت پر بہت سی جگہوں پر ظلم ڈھائے جارہے ہیں۔ لیبیا میں، مصر میں، انڈونیشیا میں، بنگلہ دیش میں اور سب سے بڑھ کر پاکستان میں اس کمیونٹی پر انتہائی مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ اگر پاکستان میں آپ احمدی ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی آپ پر رحم کرے۔ آپ سخت مشکل میں ہیں۔ آپ گھر سے باہر نکلتے ہیں تو آپ کو علم نہیں کہ آپ اپنی منزل پر پہنچنے میں کامیاب ہوں گے بھی یا نہیں۔

موصوف نے کہا: قطع نظر اس کے کہ آپ کا کس خدا پر ایمان ہے اور آپ کس مذہب کے پیروکار ہیں اور آپ کا تعلق کس فرقہ سے ہے آپ کو مکمل طور پر عبادت کرنے کا بنیادی انسانی حق حاصل ہونا چاہئے۔ اس کے لئے ہم سب کو مل بہت زیادہ کوشش کرنی پڑے گی۔ ایک لمبے عرصہ تک بنیادی انسانی حقوق جس میں مذہب کی آزادی اور پریس کی آزادی شامل ہیں کو اہمیت نہیں دی گئی۔ کئی قومیں ایک لمبے عرصہ سے ان چیزوں پر توجہ نہیں دے رہیں۔ جی ایٹ (G8) اور جی ٹوئنٹی (G20) کا حصہ ہونے کی وجہ سے کینیڈا کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان ممالک کو جو بنیادی انسانی حقوق کی پاسداری نہیں کررہے بتائے کہ اگر وہ اس کو جاری رکھیں گے تو ہمیں ان کے خلاف قدم اُٹھانا پڑے گا اور ہم ان تنظیموں یا اداروں سے رابطہ کریں گے جن کا یہ ممالک حصہ ہیں۔ جیسے پاکستان کامن ویلتھ کا حصہ ہے۔ ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ایسے ممالک جو بنیادی انسانی حقوق کی پاسداری نہیں کرتے ان تک ٹھوس پیغام پہنچے۔

موصوف نے آخر میں کہا: پارلیمنٹ کی طرف سے مَیں حضورانور کو مسجد کے افتتاح کیلئے کینیڈا میں تشریف آوری پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

✿...... اس کے بعد **Mr Rob Norris** نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف Legislative Assembly of Saskatchewan کے ممبر ہیں۔ اپنے صوبہ میں بطور Minister of Advanced Education, Employment and Immigration بھی کام کیا ہے۔ موصوف نے بھی السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔

موصوف نے کہا کہ: Saskatchewan کی گورنمنٹ کی طرف سے مجھے اعزاز مل رہا ہے کہ مَیں اس خوبصورت مسجد کے افتتاح میں شامل ہورہا ہوں۔ یہ مسجد برٹش کولمبیا کیلئے نئی ہے۔ Saskatchewan کو بہت سے لوگوں کی پشت پناہی حاصل ہے اور جماعت احمدیہ کی اعلیٰ اقدار Saskatchewan کے ماڈل کو مزید مضبوط کرتی ہیں۔ بالخصوص Saskatchewan کے احمدیوں کا ہمارے بچوں، ہماری فیملیز اور دیگر کئی شعبوں میں اہم کردار ہے۔ ’کینیڈا ڈے‘ کے موقع پر جماعت احمدیہ ایک خاص تقریب کا اہتمام کرتی ہے۔ یہ تقریب یقین دہانی کرواتی ہے کہ ہم سب ایک ہیں اور ساتھ مل کر کام کرنے کی کیا اہمیت ہے۔

موصوف نے آخر میں صوبہ کے پریمیئر (وزیرِ اعلیٰ) Brad Wall کی طرف سے مسجد کے افتتاح پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔

✿...... اس کے بعد **Manmeet Singh**

Bhullar نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ موصوف کو 28 سال کی عمر میں سب سے کم عمر Member of Alberta's Legislature ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ موصوف اس وقت Minister of Service for Alberta کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ نیز موصوف پگڑی کے ساتھ پہلے سکھ ہیں جن کو Alberta میں منسٹری کا عہدہ دیا گیا ہے۔

موصوف نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا اور کہا: حضور انور کی موجودگی میں سٹیج پر آ کر کچھ کہنا میرے لئے انتہائی فخر کی بات ہے۔ یہ میری زندگی کا ایک اہم ترین لمحہ ہے اور اس کے لئے مَیں حضور انور کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مَیں تمام مکاتبِ فکر کے نمائندگان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو ملک بھر سے جماعت احمدیہ کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کرنے کیلئے یہاں تشریف لائے ہیں۔

موصوف نے کہا: کینیڈا کی سب سے اچھی چیز ’آزادیٔ اظہارِ رائے‘ ہے۔ قبل اس کے کہ اقلیتوں کے حقوق کے لئے سیاسی طور پر آواز بلند کی جاتی کینیڈا کے قانون نے اقلیتوں کو آزادی مہیا کر دی۔ مجھے یاد ہے جب 1980ء کی دہائی میں میں چھوٹا تھا جب یہ بحث اُٹھی تھی کہ کیا سکھ RCMP (Royal Canadian Mounted Police) میں پگڑی پہن سکتے ہیں یا نہیں؟ اُس وقت بھی کینیڈا کے تمام اداروں نے حق کا ساتھ دیا۔ اس لئے کینیڈین شہری ہونے کے ناطے یہ ہمارا فرض ہے کہ کینیڈا میں موجود ان اعلیٰ اقدار کو ساری دنیا میں پھیلا دیں۔

موصوف نے کہا: پس جس طرح آپ لوگ کینیڈا کے ساتھ ہیں اسی طرح ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ کی جماعت کینیڈا میں موجود مختلف کمیونٹیز تک رسائی کر کے انہیں مضبوط کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم آپ کا ساتھ دیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کے کسی بھی ممبر کے پاس جائیں تو آپ سے پیار اور محبت کے ساتھ پیش آئے گا جو ثابت کرتا ہے کہ اس جماعت کے لوگ دل کے سچے ہیں۔

موصوف نے اپنے ایڈریس کے آخر میں کہا کہ وہ اپنی پارٹی اور دیگر ساتھیوں کی طرف سے برٹش کولمبیا کی سب سے بڑی مسجد تعمیر کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

❁......اس کے بعد Vaughan شہر کی نمائندگی کرنے والی **Mrs Marilyn Iafrate** نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ موصوفہ نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔

موصوفہ نے کہا: میں حضور انور اور دیگر تمام افرادِ جماعت کو ڈیلٹا (بی۔سی) میں شاندار مسجد تعمیر کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں اس تقریب میں موجود ڈیلٹا اور برامپٹن کی میئر کے دیگر ایسے میئرز جن کے شہروں میں جماعت احمدیہ کی مساجد بن رہی ہیں ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ آپ کے شہروں میں جماعتِ احمدیہ کا موجود ہونا آپ کے لئے ایک خوش قسمتی ہے۔ بطور سیاستدان کے منتخب ہونے سے قبل بھی کافی سال تک میں نے جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کیا ہے۔ یہ غیر معمولی لوگ ہیں۔ یہ لوگ اپنی کمیونٹی اور کینیڈا کیلئے اَن تھک محنت اور جانفشانی سے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ مَیں ان کی نمائندگی کرتے ہوئے فخر محسوس کرتی ہوں۔ آخر مَیں ایک مرتبہ پھر مَیں آپ کو مسجد پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ امید ہے آپ کی مساجد میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

❁......اس کے بعد مسی ساگا کے سٹی کونسلر **Ron Starr** نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کیا۔ موصوف مسی ساگا سے اس تقریب میں شرکت کرنے کیلئے حاضر ہوئے تھے۔ موصوف نے اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سرٹیفیکیٹ بھی پیش کیا۔ موصوف نے ’السلام علیکم‘ سے اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔

موصوف نے کہا: ہم نے مسی ساگا میں 18 مئی کو ’احمدیہ ڈے‘ قرار دیا ہے۔ مسی ساگا کے میئر Hazel McCallion، سٹی کونسل اور مسی ساگا کے شہریوں کی طرف سے مَیں کہنا چاہوں گا کہ ہمیں بہت خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ جو ایک فعال جماعت ہے مسی ساگا کا بھی حصہ ہے۔ اب یہاں پر مساجد تعمیر کرنے کی دوڑ شروع ہو چکی ہے۔ میری خواہش تھی کہ مسی ساگا کی میئر اس تقریب میں شامل ہوتیں اور اعلان کرتیں کہ ہم مسی ساگا میں سب سے بڑی مسجد تعمیر کریں گے۔

موصوف نے کہا: مجھے اس تقریب میں شامل ہو کر انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ یہاں پر آ کر محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے ہاں ’امن‘ ہے۔ آپ کے ہاں امید کی کرن نظر آتی ہے اور اس بات کا امکان نظر آتا ہے کہ ہم سب لوگ اکٹھے مل کر قیامِ امن کا حصول ممکن بنا سکتے ہیں۔ امن و سلامتی ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔

اس کے بعد موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مسی ساگا کی طرف سے ایک سرٹیفیکیٹ پیش کیا۔

❁......اس تقریب کے آخری مہمان کے ایڈریس کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا ملک لال خان صاحب نے پورے ملک سے تشریف لائے ہوئے تمام شرکاء مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ ہمیں اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر کینیڈا بھر سے مبارکباد کے بیسیوں پیغامات موصول ہوئے ہیں جس کیلئے ہم ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

❁......امیر صاحب نے کہا کہ یہاں یہ مسجد قومی اتحاد اور بھائی چارے کی علامت ہے۔ مسجد بیت الرحمان اور ہماری دیگر مساجد جو دنیا بھر میں تعمیر کی جاتی ہیں روشنی کی کرن اور امن کا گہوارہ ہیں۔ ہم اختلافات کو ورے رکھتے ہوئے دنیا میں موجود تمام کمیونٹیز کو انسانیت کی خاطر کام کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ آج کے دور میں اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ ہم دنیا میں امن، اتحاد، بھائی چارہ اور عدل و انصاف کا قیام چاہتے ہیں۔

❁...... مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلامی دنیا کے ایک ممتاز رہنما ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی تقاریر، کتب، خطبات اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ عالمی امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دے رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس وقت دنیا کے تمام رہنماؤں کو عالمی امن کے قیام کی طرف مسلسل توجہ دلا رہے ہیں اور دنیا جس نہج پر چل رہی ہے اس کے خطرناک نتائج کے متعلق انتباہ کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قبل ازیں برسلز میں یورپین پارلیمنٹ اور واشنگٹن میں کیپیٹل ہل میں خطابات فرما چکے ہیں۔ کینیڈا کے وزیرِ اعظم سٹیفن ہارپر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ’’Courageous Champion of Religion Freedom and Peace‘‘ کہا ہے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطاب فرمانے کی درخواست کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔

(باقی آئندہ)

ایک یاد اور کچھ باتیں

(ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔ آسٹریلیا)

غالباً 1988ء کی بات ہے خاکسار ان دنوں گلاسگو میں عارضی طور پہ مقیم تھا۔ جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت کا پروگرام بنا تو ایک ہندو دوست مکرم نندا صاحب نے بھی ساتھ چلنے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ جماعت کے کافی قریب اور اس کے پیغام سے متأثر تھے۔ اسلام آباد (ٹلفورڈ) پہنچے، شام کو مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب مرحوم سے ملاقات ہوگئی جو پہلے انگریز واقف زندگی تھے۔ آپ گلاسگو کے ایک کٹّر عیسائی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ فوجی ملازمت کے تحت ہندوستان آئے۔ قادیان کا شہرہ سن کر بغرض تحقیق پہنچے تو حق قبول کیے بغیر نہ رہ سکے۔ اس صوفی منش، عالم باعمل، مخلص انگریز احمدی کو کئی کتابوں کے مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ مربی سلسلہ کے طور پر جماعتی خدمات کی بھی توفیق ملی۔ گلاسگو کے حوالے سے خاکسار نے نندا صاحب کا تعارف آپ سے کروایا اور پھر نندا صاحب سے کہا کہ مکرم آرچرڈ صاحب بھی گلاسگو کے ہیں۔ یہ سن کر آرچرڈ صاحب نے زور سے نفی میں سر ہلا کر فوراً تردید کی اور کہا کہ وہ گلاسگو سے نہیں ہیں۔ نندا صاحب نے مجھے گھورا اور میرا چہرہ تذبذب خجالت اور حیرانگی کے ملے جلے جذبات کا مرقع بن گیا۔ آرچرڈ صاحب مسکرائے اور پھر کہا کہ میرا تعلق اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے ہے جہاں خلیفۂ وقت نے مجھے مستقلاً رہنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اب میرا حوالہ گلاسگو نہیں بلکہ اسلام آباد ہے۔ یہ سن کر میرے چہرے کا رنگ تو بحال ہوگیا مگر اب نندا صاحب کا چہرہ دیکھنے والا تھا جو ایک ’’گورے‘‘ احمدی مسلمان کو اپنے امام کی اطاعت میں اس قدر رفا دیکھ کر ورطۂ حیرت میں مبتلا اور انتہائی متأثر نظر آ رہا تھا کہ اس کو اس کے امام نے جس جگہ بٹھا دیا وہی اس کے لیے اس کا وطن قرار پایا۔

مکرم چودھری محمد علی صاحب مضطرؔ نے کیا خوب کہا ہے:

’سانوں یار نے جتھے آکھیا
اسیں اوتھے رہے کھڑ‘

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے امام سے ایسی ہی محبت اور والہانہ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم ہونے کی توفیق بخشے۔

ہمارے مہمان نندا صاحب نے جلسہ پہ روانگی سے پہلے کہا تھا کہ وہ لوگوں کی آنکھوں میں جھانک کر پتہ لگا لیتے ہیں کہ اگلا کتنے پانی میں ہے اور جب وہ ہمارے خلیفہ صاحب سے ملیں گے تو ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کے ’’اندرونی من‘‘ کی حقیقت جان جائیں گے۔ جب ملاقات کا وقت آیا، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ نندا صاحب کا تعارف کروایا گیا کہ ایک ہندو دوست ہمارے ساتھ جلسہ میں شرکت کرنے کی غرض سے گلاسگو سے تشریف لائے ہیں۔ یہ گروپ ملاقات تھی۔ تو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا اچھا تو پھر آگے آ کر ہاتھ ملا لیں۔ اور اگر ذاتی ملاقات کرنی ہے تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے وقت بھی لے لیں۔ نندا صاحب نے آگے جا کر حضور سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا اور حضور کے کسی استفسار پر جواب بھی دیا۔ ملاقات ختم ہوئی، حضور تشریف لے گئے تو بعد میں خاکسار نے لپک کر نندا صاحب سے پوچھا کیا آپ نے حضرت صاحب کی آنکھوں کے اندر جھانک کر دیکھا؟ آپ کو تو انہوں نے اپنے قریب بلا لیا تھا۔ محجوب ہو کر بولے کہ آنکھوں کے اندر کیا جھانکنا تھا، ان کی شخصیت کا تو اتنا رعب تھا کہ آنکھ ملانا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ کہنے لگے کہ جب لمبی ملاقات ہوگی تو پھر کوشش کر کے دیکھوں گا! خاکسار کے علم میں نہیں کہ بعد میں نندا صاحب کی ایسی کوئی ’’کوشش‘‘ کامیاب بھی ہوئی یا نہیں۔

احباب جماعت متوجہ ہوں

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 361۔ ایڈیشن 2003ء)

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دیرینہ خواہش کے مطابق اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی رہنمائی اور شفقت کے نتیجہ میں قادیان دارالامان میں جدید مشینوں کی سہولت کے ساتھ فضل عمر پرنٹنگ پریس قائم ہے۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان کی کتب فضل عمر پرنٹنگ پریس سے بڑے عمدہ، اچھے اور عالمی معیار میں شائع کی جا رہی ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

نظارت نشر و اشاعت نے سینکڑوں مختلف ٹائٹل جماعتی لٹریچر و کتب شائع کی ہیں ان کتب کی فہرست اور کیٹلاگ جماعت احمدیہ ہندوستان کی آفیشل ویب سائٹ میں موجود ہے۔ جس کا Link درج ذیل ہے۔

http://ahmadiyyamuslimjamaat.in/home/books-catalogue.php

نظارت نشر و اشاعت قادیان کی جانب سے شائع ہونے والی ان کتب کو خرید کر استفادہ کرنے کی خواہش رکھنے والے احباب جماعت اپنے آرڈر اپنے صدر جماعت / نیشنل امیر جماعت کے پاس جمع کروائیں تا کہ وہ اپنی جماعت کیلئے مجموعی کتب کا آرڈر منگوانے کی کارروائی کر سکیں۔

احباب جماعت سے اس نادر موقعہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی درخواست ہے۔

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

جماعت احمدیہ گیمبیا کے 37ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب بابرکت انعقاد

مختلف موضوعات پر ٹھوس علمی وتربیتی تقاریر۔ سیاسی وسماجی شخصیات کی طرف سے جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت وخدمتِ اسلام پر خراج تحسین۔ ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں جلسہ کی وسیع پیمانے پر تشہیر

(رپورٹ: سید سعید الحسن شاہ۔ نائب امیر اول ومبلغ انچارج دی گیمبیا)

گیمبیا مغربی افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی کل ابادی پندرہ لاکھ کے قریب ہے اس کے تین اطراف میں سینیگال اور چوتھی طرف بحر اوقیانوس واقع ہے گویا زمین کا کنارہ ہے یہاں احمدیت کا پودا حضرت مصلح موعود کے مبارک عہد میں ساٹھ کی دہائی میں لگا اور اب اللہ کے فضل سے ایک تناور درخت بن چکا ہے۔

جماعت احمدیہ گیمبیا ہر سال بڑے اہتمام سے جلسہ سالانہ کا انعقاد کرتی ہے۔ اس دفعہ 37 واں جلسہ سالانہ مورخہ 12 تا 14 اپریل 2013ء کو بڑی کامیابی سے منعقد ہوا۔ یہ جلسہ نصرت جہاں سکیم کے تحت بننے والے پہلے ہائی سکول، نصرت سینئر سکینڈری سکول (بنڈونگ) بانجل میں عرصہ دراز سے منعقد ہو رہا تھا لیکن شاملین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ جگہ کو بدلا جائے۔ بہت سے مشوروں کے بعد طے پایا کہ وسیع و عریض رقبے پر مشتمل مسرور سینئر سکینڈری سکول آئندہ سے جلسہ گاہ ہو۔ چنانچہ گزشتہ سال سے اسی جگہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ مسرور سکول ہیومینٹی فرسٹ کے زیر انتظام جاری ہونے والا ہائی سکول ہے جس کا سنگ بنیاد 2005ء میں رکھا گیا اور اس وقت سے ہی تدریس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اب اس کا شمار ملک کے بہترین سکولوں میں ہو رہا ہے۔ اس کا رقبہ 158 ایکڑ سے زائد ہے۔

جماعت کے جلسہ میں شرکت کے دعوت نامے اخبارات ریڈیو اور ٹی وی پر کئی دن پہلے سے انگریزی عربی اور مقامی زبانوں میں مشتہر ہوئے۔ اسی طرح دارالحکومت اور ملک کے مختلف حصوں میں جلسہ سالانہ کے عربی اور انگریزی پوسٹرز آویزاں کئے گئے تھے۔ منگل کو مکرم امیر صاحب نے جلسہ گاہ کی انسپیکشن کی اور انتظامات کو حتمی شکل دی۔ جمعرات کو جلسہ گاہ کو بینرز اور سٹیج کو انتہائی دیدہ زیب پس منظر سے سجایا گیا۔

مہمانوں کی آمد بدھ سے ہی شروع ہوگئی تھی۔ مختلف علاقوں سے آنے والے مہمانوں کا ذوق وشوق قابل دید تھا۔ ہمسایہ ملکوں گنی بساؤ اور سینیگال سے بہت بڑی تعداد میں وفود شامل ہوئے۔ گنی بساؤ کے علاقہ Cambiana کے ڈسٹرکٹ چیف بھی ایک بڑے وفد سمیت جلسہ میں شامل ہوئے۔ ملک سے بعض ڈسٹرکٹ چیف یا ان کے نمائندے وفود سمیت آئے اسی طرح بہت سارے الکالی، امام بھی شامل تھے۔ مختلف قوموں کے افراد کا ایک دوسرے سے بغلگیر ہونا اور سلام کا تبادلہ احمدیت کا ایک جماعت ہونے کی خوبصورتی کو اجاگر کر رہا تھا۔ گیمبیا ایک چھوٹا سا ملک ہے جس میں تین بڑے قبائل آباد ہیں لیکن ایک دوسرے کی زبان کو نہیں سمجھ سکتے۔ چنانچہ جلسہ کے دوران کارروائی کا تین زبانوں فولا۔ مینڈیکا اور وولف میں ترجمہ کا انتظام کیا گیا۔

جلسہ کا پہلا دن

جمعۃ المبارک ادا کرنے کے لئے جلسہ گاہ میں ہی اہتمام کیا گیا تھا۔ تمام حاضرین نے حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست سنا۔ مقامی طور پر خطبہ جمعہ میں خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد کو بیان کیا اور جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور استفادہ کی طرف توجہ دلائی۔

نماز جمعہ کے بعد جماعتی نمائش کا افتتاح ہوا جو لارڈ ایوبری لائبریری میں لگائی گئی تھی۔ (لارڈ ایوبری برطانیہ کی مشہور شخصیت ہیں جو انسانی حقوق کے حوالے سے معروف۔ مکرم لارڈ ایوبری حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے پیس ایوارڈ بھی لے چکے ہیں۔ انہی کے نام پر مسرور سکول میں سائنسی کتب پر مشتمل لائبریری موجود ہے۔ مکرم امیر صاحب نے نمائش کا افتتاح کیا۔ بعد ازاں عمائدین سمیت نمائش دیکھی۔ پانچ بجے پہلے سیشن کے آغاز سے قبل پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت جبکہ چیف کوئین والا Kiang Central نے ملکی پرچم لہرائے۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ ہر شخص کا ایک مطمح نظر ہوتا ہے اور مومن کا مطمح نظر اللہ کا پیار حاصل کرنا ہے اور یہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اسوہ پر عمل کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام دنیا کے مسائل کا حل اتباع سنت مصطفوی میں ہے۔ انہوں نے قناعت پر زور دیا اور کہا اگر تمام دینا قانع ہو جائے تو بہت سارے مسائل ختم ہو جائیں گے۔

امیر صاحب کے خطاب کے بعد معزز مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان میں چیف آف کیانگ ایریا Demba Sanyang شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ نے پورے ملک کو دین سکھایا ہے اس لئے جماعت کی ان خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

چیف آف کا Cambaina گنی بساؤ مکرم Alhagie Saikou Sillah نے پہلی دفعہ جلسہ گیمبیا میں اپنی شمولیت پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ بہت خوش ہیں اور جماعت سے گنی بساؤ کی ترقی اور امن سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

Basic and Secondary Education منسٹری کے نمائندہ نے گیمبیا کی ترقی میں جماعت کے کردار کو سراہا۔ Chief Exececuitve Officer of International Commercial Bank مکرم راوندر سنگھ نے جماعت کی انسانیت کے لئے خدمات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ وہ جماعت کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کو ہمیشہ ایسا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

مسرور سکول کے علاقے کے الکالی نے بتایا کہ یہ دوسرا موقع ہے کہ وہ جماعت کے کسی پروگرام میں شرکت کر رہے ہیں اور وہ بہت خوش ہیں اور جماعت کو اور مہمانوں کو اس نئی جگہ پر خوش آمدید کہتے ہیں اور ہر طرح کے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

افتتاحی سیشن کی ایک خاص بات سکول و کالجز میں غیر معمولی ذہین طلباء میں میڈلز کی تقسیم تھی۔ یہ انعام، قرآن کریم باترجمہ کی ایک کاپی، سرٹیفکیٹ، میڈل اور نقد رقم پر مشتمل تھا۔ یہ میڈلز Upper Basic, Secondary Schools, Graduate and Post Graduate پروگرامز میں اعلیٰ کارکردگی پر دیئے گئے۔ پہلا سیشن بعض پرائیویٹ ریڈیو چینلز نے براہ راست نشر کیا۔

جلسہ کا دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن تین سیشن ہوئے جن میں مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں خاکسار نے رسول ﷺ کے زندہ خدا سے تعلق پر تقریر کی۔ مکرم Alhagie Bah نے ''اسلام دنیا کے امن کا حل'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ جلسہ کی ایک اور تقریر حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف بعض من گھڑت الزامات کا جواب کے عنوان سے تھی۔ بعض مولویوں نے یہاں بعض من گھڑت باتیں منسوب کی ہوئی ہیں تاکہ لوگوں کو احمدیت سے متنفر کیا جا سکے۔ اس لحاظ سے یہ تقریر بڑی اہم تھی۔ خلافت کا موضوع ہمیشہ ہی جلسہ سالانہ گیمبیا کا حصہ رہا ہے۔ اس دفعہ ''خلیفہ خدا بناتا ہے'' کے عنوان پر نیشنل صدر خدام الاحمدیہ مکرم طاہر طورے صاحب نے نہایت پُر اثر تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ خلفاء کے ذریعے سلسلہ کی ہونے والی ترقیات خدائی ہاتھ کو ظاہر کر رہی ہوتی ہیں۔

دوسرے دن لجنہ کی علیحدہ تقاریر ہوئیں جن میں ''اسلام میں عورتوں اور بچیوں کی تعلیم''، ''موبائل فون اور کمپیوٹر کے فوائد و نقصانات'' اور ''ہماری تعلیم فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ'' کو اجاگر کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے بھی لجنہ سے خطاب کیا۔ انہوں نے سکول کالجز میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی بچیوں میں انعامات بھی تقسیم کیے۔

چونکہ گیمبیا میں دور دراز کے علاقوں سے احمدی وغیر احمدی افراد جلسے میں شامل ہوتے ہیں اس لئے ہفتے کی رات جلسے کا آخری سیشن کیا جاتا ہے تاکہ لوگ اگلے دن شام تک بآسانی اپنے گھروں میں پہنچ جائیں۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد آخری اجلاس شروع ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں رسول اللہ ﷺ کی مکمل اطاعت پر زور دیا اور کہا کہ اتباع نبوی کے ذریعے اللہ کی محبت کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور معاشرے کی بے چینی کا صحیح حل رسول ﷺ کی غلامی اختیار کرنے میں ہے۔

اللہ کے فضل سے جلسہ کا ماحول بڑا ہی روح پرور تھا۔ جلسہ کے تینوں دن تہجد باجماعت کا اہتمام ہوتا رہا۔ اسی طرح درس القرآن و درس الحدیث کا بھی التزام رہا۔ جلسہ میں گذشتہ سال کے دوران وفات پا جانے والے احمدی مردوزن کی فہرست پڑھ کر سنائی گئی۔ اور بتایا گیا کہ جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے حضرت مسیح موعودؑ نے ایک یہ بھی قرار دیا ہے کہ سال کے دوران فوت شدگان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جلسہ سالانہ کو میڈیا نے غیر معمولی کوریج دی۔ نیشنل ٹی وی اور ریڈیو نے جلسہ کے دونوں دنوں میں اپنے خبرناموں میں جلسہ کی خبر سنائی اور جلسہ کی کارروائی کے کلپس بھی دکھائے۔ دیگر پرائیوٹ ریڈیو سٹیشنز نے بھی جلسہ کی افتتاحی اور اختتامی تقریب کو براہ راست نشر کیا اور جلسہ کو بھرپور کوریج دی۔ اسی طرح تمام نیشنل اخبارات نے جلسہ کی خبر کو موضوع بحث بنایا اور اسے امن و سلامتی کی علامت قرار دیا اور باتصویر خبریں شائع کیں۔ بعض نے سرورق پر جلسہ کی تصاویر کو شائع کیا۔ گویا جلسہ تبلیغ و تربیت کا بہترین ذریعہ بنا اور یوں ہمارے جلسے کے ذریعے بلاشبہ لاکھوں افراد تک احمدیت کا پیغام بھی پہنچا۔

اللہ کے فضل سے اس دفعہ جلسہ کی حاضری۔ آٹھ ہزار سے زائد تھی۔ یاد رہے کہ 1975ء میں گیمبیا کے پہلے جلسہ سالانہ کی حاضری جو فرافینی شہر میں ہوا تھا صرف دو تین سو کے لگ بھگ تھی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد پیاسی روحوں کو احمدیت کی آغوش میں لائے اور ہمارے جلسوں کی تعداد ہزاروں کی بجائے لاکھوں میں پہنچ جائے۔ آمین

''رمض تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ اس لئے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں''۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ 646)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس کا انعقاد۔ تبلیغ اور دعوت الی اللہ سے متعلق قرآن مجید، حدیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کرام کے ارشادات پر مشتمل مضامین۔

واقفاتِ نَو کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نہایت دلچسپ مجلس سوال و جواب۔ حضور انور ایدہ اللہ کی پُرشفقت رہنمائی اور نہایت اہم نصائح۔

(فرینکفرٹ جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

23؍جون بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے تشریف لا کر ''بیت السبوح'' میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد

آج واقفات نو بچیوں اور واقف نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاسز کا پروگرام تھا۔ ان کلاسز کا انعقاد مسجد کے مردانہ ہال سے ملحقہ ہال میں کیا گیا تھا۔

گیارہ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفات نو بچیوں کی کلاس میں تشریف لائے اور پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ثمینہ ادریس نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ مدیحہ اقبال نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ انیلہ احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ عربی زبان میں پیش کی اور حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ عمیرہ صدف احمد نے پیش کیا۔

❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔
(مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل علیؓ بن ابی طالب)

❁ اس کے بعد عزیزہ شازیہ انیس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:

''حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہیے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ ہی گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اُس سے ہوسکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کردے۔ متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ خدا اس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ جائیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمّل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سن کر نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں''۔

❁ بعد ازاں عزیزہ عروسہ ثمر نا گی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

اے خدا اے کارسازو عیب پوش و کردگار
اے میرے پیارے میرے محسن میرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد تبلیغ اور دعوت الیٰ اللہ کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور خلفائے احمدیت کے ارشادات اور ہدایات کے حوالہ سے مختلف عناوین پر، مختلف مضامین پیش کئے گئے۔

سب سے پہلے عزیزہ طوبیٰ احمد نے ''تبلیغ کی اہمیت وضرورت'' کے عنوان پر اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا۔

تبلیغ کی اہمیت وضرورت

تبلیغ دراصل لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا نام ہے۔

❁ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔'' (روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306 تا 307)

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تبلیغ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''دعوت الی اللہ فریضہ ہے اور ایسی شدت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ اگر دعوت نہ دی تو تُو نے رسالت کو ہی ضائع کر دیا۔ آپ کی امت بھی جواب دہ ہے اور ہم میں سے ہر ایک جواب دِہ ہے۔''

''اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بننا ہے تو پھر دعوت الیٰ اللہ ہر ایک پر ضرور فرض ہے کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہی ساتھی شمار ہوں گے جو خدا کی راہ میں کھیتی اُگائیں گے اور پھر اُس کی پرورش خود کریں گے یہاں تک کہ وہ کھیتی توانا ہو جائے۔ لہٰذا ہر احمدی جو کسی بھی جگہ دعوت الیٰ اللہ کا کام کرتا ہے اس کا کلامُ اللہ میں ذکر موجود ہے اس لئے اگر خدا کی بیان کردہ تعریف کی رو سے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بنتے ہیں تو آپ کو لازماً خدا کی راہ میں کھیتی اگانی ہوگی۔ نئے نئے روحانی وجود پیدا کرنے ہوں گے۔ یہ اتنا مشکل کام نہیں ہے۔ جو بھی اخلاص سے کرتا ہے اس کو اس کا اجر ضرور ملتا ہے۔'' (نومبر 1987ء)

نیز فرمایا: ''ایک داعی الی اللہ اگر خالصۃً اللہ تعالیٰ کی محبت میں کام شروع کرتا ہے اس پر توکل کر کے کام شروع کرتا ہے تو بسا اوقات خدا اس کی ایسی ایسی حیرت انگیز راہنمائی فرماتا ہے کہ اسے پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کس طرح یہ دلیل اس کے ذہن میں آئی اور کس طرح خدا تعالیٰ نے اسے عظیم الشان غلبہ عطا کیا۔'' (28 اگست 1987ء)

آپ مزید فرماتے ہیں: ''تمہارا کوئی بھی پیشہ ہو، کوئی بھی تمہارا کام ہو، دنیا کے کسی خطہ میں بس رہے ہو، کسی قوم سے تمہارا تعلق ہو۔ تمہارا اوّلین فرض یہ ہے کہ دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی طرف بلاؤ اور ان کے اندھیروں کو نور میں بدل دو اور ان کی موت کو زندگی بخش دو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ (خطبہ جمعہ 25 فروری 1983ء)

دعوت الیٰ اللہ اور ہماری ذمہ داریاں

❁ بعد ازاں عزیزہ نبیلہ نصرت نے ''دعوت الیٰ اللہ اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان پر اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا۔

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدکم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''پس یہ باتیں ہیں، یعنی دعوت الیٰ اللہ یا تبلیغ، اپنے اعمال کی طرف نگاہ رکھنا، نیک اعمال بجالانا، حقوق اللہ اور حقوق العباد میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کامل فرمانبرداری کرنا، اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق ان حقوق کی ادائیگی کرنا۔ کیونکہ تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اپنے اعمال پر نظر رکھتے ہوئے ان کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق نہ ڈھالا جائے۔''

(خطبہ جمعہ امریکہ 2013ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا جو مقصد ہے، یہ بھی ایک جہاد ہے۔ اس کی طرف بھی ہم نے توجہ دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہوسکتے، اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی عبادت کا حق ادا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے تو اس کے فضل کو حاصل کرنے والے ہم بنیں گے۔ اور اس جہاد میں حصّہ لینے والے ہوں گے جو نفس کا بھی جہاد ہے اور خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا بھی جہاد ہے۔'' (خطبہ جمعہ سپین 2013ء)

حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں: ''اسلام پر ہر سمت سے حملے کئے جا رہے ہیں اور اسلام کی مخالفت میں بہت کچھ کہا اور لکھا جا رہا ہے۔ اس صورت میں آپ کو اسلام کے دفاع کے لئے اٹھ کھڑے ہونا چاہئے...... اس مغربی معاشرہ میں جس میں آپ رہتے ہیں اپنے آپ کو روشنی کی وہ شمع بنالیں جس میں دنیاوی حرص اور دنیاوی کھیل تماشوں کا کوئی عنصر موجود نہ ہو بلکہ حقیقت میں اپنے آپ کو روحانی نور سے منور مشعلِ راہ بنالیں''۔

حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مَیں دعا کرتا ہوں کہ یہ نور آپ سب کی زندگیوں میں پیدا ہو جائے اور اگر آپ کو اس میں کامیابی حاصل ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ میری اور آنے والے خلفاء کی فکروں کو دور کرنے والے بن جائیں گے۔''

(خطاب بر موقع اجتماع یوکے 2011ء)

داعی الی اللہ کی خوبیاں

اس کے بعد تیسرا مضمون ''داعی الیٰ اللہ کی خوبیاں'' کے عنوان سے عزیزہ منصورہ حنا نے پیش کیا۔

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے داعی الیٰ اللہ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''پس جس نے بھی داعی الیٰ اللہ بننا ہے اس کے لئے تو یہ لازم ہو جائے گا کہ پہلے خود وہ ربّ کو پائے۔ اس سے ذاتی تعلق قائم کرے...... خدا کو پانے کے بعد خدا کی طرف جو بلاتا ہے اس سے آواز میں ایک اور ہی شان پیدا ہو جاتی ہے۔ غرض خدا کی طرف بلانے والی آواز اَور ہوتی ہے اور خدا کو پا لینے کے بعد جو بلانے والی آواز ہوتی ہے وہ اَور ہوتی ہے...... پس اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کو پائے بغیر اس کی طرف کسی کو نہیں بلانا چاہئے ورنہ تمہاری آواز جھوٹی اور کھوکھلی ہو جائے گی۔ اس میں طاقت نہیں رہے گی۔''

(خطبہ جمعہ 11 مارچ 1983ء)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے داعی الیٰ اللہ کی ایک اور صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''دعوت میں حُسن خُلق کو بہت ہی دخل ہے اور جتنی آپ کے دل میں نرمی ہوگی، بنی نوع انسان کی ہمدردی ہو گی، سچائی سے پیار ہوگا، تقویٰ ہوگا، دل میں خدا کا خوف ہو گا اور اس کے علاوہ حُسن خلق بھی ہوگا اتنی ہی زیادہ آپ کی دعوت مؤثر اور نتیجہ خیز ہوگی۔''

(خطبہ جمعہ 19 جولائی 1985ء)

تبلیغ اور حکمت

۞ بعدازاں چوتھا مضمون عزیزہ مناہل خان نے ’’تبلیغ اور حکمت‘‘ کےعنوان پر پیش کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدکم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ نے جو حکمت کا لفظ تبلیغ کے لئے استعمال کیا ہے تو اس کے بہت سے معنی ہیں، مختلف حالات اور مختلف لوگوں کے لئے راستوں کی طرف نشاندہی کر دی کس طرح کن لوگوں سے تم نے واسطہ رکھنا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ دین کا علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے جو قرآن کریم پڑھنے، اس کی تفاسیر کو پڑھنے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ اس سے اپنی دلیلوں کو مضبوط کرو، پھر بعض باتیں جن کی مزید وضاحت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں فرمائی ہوئی ہے، ان کے ذریعہ سے دلیلوں کو مضبوط کرو۔ اسلام کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بعض اعتراضات کئے جاتے ہیں تو ان کے بارے میں بھی مضبوط دلیلیں قائم کرو اور مزید حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ ...... پس حکمت سے تبلیغ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کا مطالعہ بھی ضروری ہے اور یہ صرف تبلیغ میں ہی مدد نہیں دے گا بلکہ ہر احمدی کی تربیت میں بھی ایک کردار ادا کر رہا ہوگا۔‘‘

(خطبہ جمعہ سپین 15 اپریل 2013ء)

حضور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفات نو کو تبلیغ کرنے کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’ایک چیز تبلیغ ہے۔ سمجھ رہی ہوتی ہیں کہ بڑا اچھا کام کر رہی ہیں تبلیغ کر کے لیکن اگر وہ تبلیغ لڑکیوں تک ہو رہی ہے تو اچھی چیز ہے۔ وہی تبلیغ جب لڑکوں کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے تو وہ بعض دفعہ پھر برائی بن جاتی ہے۔ کیونکہ اس تبلیغ سے پھر اور مزید رابطے پیدا ہوتے ہیں اور پھر بعض دفعہ اپنے گھر والوں کی اپنے خاندان والوں کی بدنامی کا باعث ہو جاتی ہیں۔ لڑکیاں واقفِ نو بچی جو ہے اس کا ایک علیحدہ مقام ہے، بڑا مقام ہے دوسری بچیوں سے .... عورتیں عورتوں کو دعوت الیٰ اللہ کریں۔ پمفلٹ تقسیم کریں۔ ایم ٹی اے دکھائیں۔

(واقفات نو کلاس جرمنی 20 اگست 2008ء)

تبلیغ کے لئے تعلیم کی اہمیت

اس کے بعد ’’تبلیغ کے لئے تعلیم کی اہمیت‘‘ کے عنوان پر عزیزہ ماریہ سوسن اور عزیزہ نوشابہ باجوہ نے مل کر ایک مضمون پیش کیا۔

حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’آج آپ طلباء اگر یہ ارادہ کرلیں کہ سائنس کے میدان میں اتنا آگے بڑھنا ہے کہ آئندہ اس ملک کو سائنسدانوں کی جو ضرورت ہے وہ آپ نے پوری کرنی ہے تو یہ اسلام کے نام کو روشن کرنے والا ایسا کام ہوگا جس سے یہ قومیں مجبور ہوں گی پھر یہ اسلام کے خلاف کوئی بات نہ کرسکیں گے۔‘‘

(سٹوڈنٹ میٹنگ جرمنی 2010ء)

ایک موقع پر واقفات نو کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی علم پسند فرمائے ہیں۔ ایک دین کا علم اور ایک جسم کا علم۔ اگر تم اتنی ہوشیار ہو کہ ڈاکٹر بن سکتی ہو تو ڈاکٹر بن جاؤ۔ ٹیچر بن جاؤ۔ دوسروں کو علم پڑھانے والی بن جاؤ۔ لینگوئجز کرو جماعت کے کام آسکتی ہو۔ آرکیٹیکٹ بن جاؤ جماعت کے کام آسکتی ہو اور جرنلزم اگر تم پڑھ لو تو آرٹیکل لکھو اخباروں میں، تبلیغ کے کام کرسکتی ہو۔ لیکن اخباروں میں نوکری کرنے کے لئے جرنلزم نہیں پڑھنا ...... ریسرچ کی فیلڈ میں بھی احمدی آگے آئیں تاکہ دنیا کو کچھ دے سکیں۔‘‘

(20 اگست 2008ء کلاس واقفات جرمنی)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کامیاب دعوت الیٰ اللہ کے لئے علم کے ساتھ ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’جب تک کسی کھیتی کی آبیاری نہ کی جائے اس وقت تک وہ پھل نہیں دے سکتی اور پانی دینے کے دو طریق ہیں ایک دنیا میں علم کا پانی جو آپ دیتے ہیں۔ لیکن اصل پھل اس فصل کو لگتا ہے جسے آسمان کا پانی میسر آجائے۔ اور وہ آپ کے آنسوؤں کا پانی ہے جو آسمان میں تبدیل ہوتا ہے۔ اگر محض علم کا پانی دے کر آپ کھیتی کو سینچیں گے تو ہرگز توقع نہ رکھیں کہ اسے بابرکت پھل لگے گا۔ اور لازماً دعائیں کرنی پڑیں گی۔ لازماً خدا کے حضور گریہ وزاری کرنی ہوگی اس سے مدد چاہنی ہوگی۔ اور اس کے نتیجہ میں درحقیقت یہ مومن کے آنسو ہی ہوتے ہیں جو باران رحمت بنا کرتے ہیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ 25 فروری 1983ء)

پس آج ہم واقفات نَو پر یہ بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہماری زندگیوں کا ہر لمحہ اس مقدس فرض کی تکمیل میں گزرے جو ہمارے پیارے خدا نے ہمارے سپرد کیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہمارے پیارے خلفاء ہم سے توقع کر رہے ہیں۔

۞ بعد ازاں عزیزہ عمرانہ عارف، ثناء خان، صائمہ روڈولف، شبین ساہی، روبینہ فاروق، روبینہ طارق، عافیہ گل، زونہ طارق، ماہم خان اور نبیلہ منوّر نے کورس کی صورت میں درج ذیل ترانہ پڑھا۔

اپنے رہبر سے قدم ہم کو ملانے ہوں گے
اب عبادت کے معیار بڑھانے ہوں گے
ساری دنیا کو خدا پاک کا رنگ دینا ہے
اب نئے ارض و سما ہم کو بنانے ہوں گے
جو دیا ہے مولانے سب اس کو ہی لوٹانا ہے
خود کو بیچا ہے تو اقرار نبھانے ہوں گے
سست گامی سے تو منزل نہیں ملنے والی
کھو گیا وقت تو پھر اشک بہانے ہوں گے
معاملے سیدھے، کھرے، صاف ہی رکھنے ہوں گے
اس کی درگہ میں کہاں عذر بہانے ہوں گے

....

مجلس سوال و جواب

اس ترانہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت واقفاتِ نَو بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

۞ ......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ:** حدیث میں آیا ہے کہ باجماعت نماز مختصر کی جائے۔ مختصر سے کیا مراد ہے؟ نیز جب امام نماز پڑھا رہا ہو تو بعض اوقات مقتدی کی آخری دعائیں رہ جاتی ہیں۔ اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: باجماعت نماز مختصر کرنے کا جو ذکر ہے وہ امام کے لئے ہے کیونکہ مختلف قسم کے لوگ پیچھے ہوتے ہیں۔ بچے بھی ہوتے ہیں، بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ بیمار بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے نماز مختصر پڑھاؤ تا کہ لوگوں کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: لیکن مختصر کا معیار مختلف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر نماز بھی ہماری لمبی نمازوں سے زیادہ ہوتی تھی اور آپ کے جو نوافل تھے، ان کے بارے میں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل کا تو پوچھو ہی نہ کہ ان کی کیا لمبائی تھی، کیا خوبصورتی تھی۔ کچھ نہ پوچھو۔

حضرت مصلحِ موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ ہم سفر پر تھے۔ وہاں پرانی تاریخی عمارات دیکھ رہے تھے۔ ایک جگہ مسلمان بادشاہوں کی پرانی مسجد تھی۔ وہاں ہم نے نماز پڑھنی شروع کی۔ ظہر وعصر کی نماز پڑھنی تھی تو ہمیں نماز پڑھتے ہوئے کوئی پینتیس چالیس منٹ لگ گئے۔ لوگوں کے لئے بڑی حیرت انگیز بات تھی کہ اتنی لمبی نماز پڑھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: سو مختلف موقعوں پر حالات کی مناسبت سے نمازیں لمبی اور چھوٹی ہوتی ہیں۔ **فرمایا:** ابھی میں امریکہ گیا ہوں تو ایک بچہ نے مجھے خط لکھا کہ آپ رکوع اتنا لمبا کرتے ہیں۔ کیا دعائیں کرتے ہیں۔ ہمیں بھی بتادیں۔ تو مختلف حالات اور مواقع کی مناسبت سے نمازوں کی ادائیگی کم یا زیادہ وقت لیتی ہے۔ لیکن اگر مجھے کوئی بوڑھے کھانستے ہوئے محسوس ہوں یا بچہ روتا ہو تو میں فوراً نماز مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ حدیث میں یہی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بھی ایسی صورت میں نماز چھوٹی کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پس اختصار مختلف حالات میں مختلف ہوتا ہے۔ لیکن ہماری عموماً نمازیں دس سے تیرہ چودہ منٹ کے اندر اندر ہوتی ہیں۔ یہ مختصر ہی تو ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا مختصر کی جائے۔ لیکن بعض غیر احمدی جو ہیں انہوں نے اختصار کا الٹا مطلب لے لیا ہے۔ ایک ہمارا غیر احمدی کارکن یونیورسٹی کے دفتر میں ہوتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ ہمارے مولوی صاحب بڑی اچھی تراویح پڑھاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس طرح سے؟ تو کہنے لگا کہ ایسی تیزی سے قرآن شریف پڑھتے ہیں کہ مزا آجاتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کتنی دیر میں پڑھاتے ہیں؟ جواب دیا کہ ہم آٹھ رکعتیں پڑھتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ منٹ لگتے ہیں۔ اس بارہ منٹ میں پورا سپارہ بھی پڑھ جاتے ہیں، سجدے بھی کر دیتے ہیں، رکوع بھی کر دیتے ہیں، قیام بھی ہو جاتا ہے۔ تو ایسی مختصر کا حکم نہیں ہے۔ مختصر وہ ہو جو reasonable ہو۔ اس کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جو بہت زیادہ بیمار ہیں، ان کے لئے تو ویسے ہی اجازت ہے کہ مسجد میں نہ آئیں اور چھوٹے بچوں کو بھی نہ لائیں۔ عورتوں کے لئے ویسے ہی فرض نہیں ہے۔ اختصار سے مراد یہی ہے کہ reasonably مختصر ہو یا لمبی ہو۔ ٹکریں مارنا مقصد نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: بعض امام خاموش نماز تیزی سے پڑھ رہے ہوتے ہیں، سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں، بعد میں سورۃ بھی مختصر سی پڑھ لیتے ہیں۔ دوسرا آدمی جو پیچھے ہے ابھی سورۃ فاتحہ ہی پڑھ رہا ہوتا ہے۔ امام کی تیزی کی وجہ سے بعض لوگوں کی تو سورۃ فاتحہ بھی مکمل نہیں ہوتی۔ تو امام نے جو کچھ پڑھ لیا، وہی مقتدی کے لئے ہوگیا۔ اگر آپ نے دعائیں نہیں بھی کیں تو کوئی بات نہیں۔ دعائیں نماز کا کوئی فرض حصہ تو نہیں ہیں۔ آپ التحیات میں بیٹھتے ہیں اور درود شریف کے بعد جو دعائیں پڑھتے ہیں اس کے علاوہ اَور بھی بعض دعائیں ہیں، ضروری نہیں ہے کہ جو آپ کی نماز کی کتاب میں درود شریف کے بعد دعائیں لکھی ہوئی ہیں، وہی پڑھنی ہیں۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی دعائیں ہوسکتی ہیں۔ تو بعض دفعہ امام لمبی التحیات بیٹھتا ہے، بہت زیادہ دعائیں پڑھ رہا ہوتا ہے۔ آپ کو تو نہیں پتہ ہوتا۔ آپ بار بار دعائیں دہرا رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے امام کے پیچھے جو نماز ہے، چاہے آپ کچھ دہرا رہے ہیں یا نہیں دہرا رہے۔ جو امام نے پڑھ لیا وہی آپ کے لئے بھی ہوگیا اور جو امام نے دعائیں کیں وہ آپ کے لئے بھی ہوگئیں۔ کیونکہ امام کے پیچھے آپ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: لطیفہ ہے کہ ہمارے ایک بزرگ ہوتے تھے، وہ بڑی تیزی سے نماز پڑھایا کرتے تھے۔ سجدہ بھی بڑی تیزی سے کر لیتے تھے۔ ذرا بڑی عمر کے ایک بزرگ ان کو کہنے لگے کہ آپ جتنا چاہیں سجدہ چھوٹا کریں اور تیزی سے نماز پڑھائیں، میں ایک دفعہ ’سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی‘ پڑھ ہی لیتا ہوں۔ تو خواہ کم پڑھیں یا زیادہ پڑھیں، امام کے پیچھے آپ کی نماز ہوگئی۔

۞ ......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ:** جرمنی میں ہم پہلی اسلامی جماعت ہیں جس کو صوبہ ہیسن میں ایک سرکاری سٹیٹس (Status) ملا ہے۔ جس کے ذریعہ ہم عیسائیوں کے چرچ کے برابر ہوگئے ہیں۔ کیا اب ہم بھی اپنے سکولز وغیرہ بنایا کریں گے اور ٹیکس وغیرہ اکٹھا کیا کریں گے؟

۞ ......**اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** پاکستان کی پارلیمنٹ نے ہمیں سرکاری غیر مسلمان بنایا تھا اور جرمنی کی حکومت نے ہمیں سرکاری مسلمان بنادیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اب جو بھی سٹیٹس مل گیا ہے۔ اب آپ ہر چیز کر سکتے ہیں۔ آپ کے اتنے ذرائع اور وسائل ہوں تو سب کچھ کر سکتے ہیں۔ افریقہ میں بھی ہم رجسٹرڈ ہیں، وہاں بھی تو ہم نے سکول بنائے ہوئے ہیں۔ ہمارے سینکڑوں سکول ہیں اور کئی ہسپتال ہیں۔ اور دوسرے مختلف ادارے ہیں۔ کمپیوٹر کے ٹریننگ سنٹرز ہیں۔ تو یہاں بھی اگر جماعت چاہے اور بنانے کی اجازت ہے اور اگر جماعت اَفورڈ (afford) کرسکتی ہے، تو کرنا چاہئے۔ ضرور کریں۔ آخر جماعت نے انشاء اللہ تعالیٰ بڑھنا ہی ہے۔ یہیں تو نہیں رہنا۔ ہمارا گول (Goal) صرف یہ تو نہیں تھا کہ ہم جماعت کو وہ سٹیٹس دلوا دیں کہ مسلم آرگنائزیشن قبول کرلیا۔ اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہم نے تبلیغ کرنی ہے۔ اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے اور اس کو لے کر آپ آگے بڑھتے جائیں گے تو پھر یہی سکول آپ کے سکول بن جائیں گے۔ اس کے علاوہ آپ اپنے بھی کھولتے رہیں۔

۞ ......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ** تبلیغی سٹینڈ پر مختلف قسم کے سوال کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسلام میں خواتین کا کردار کیا ہے؟ اسلام میں عورتیں تو مردوں سے اتنی دور رہتی ہیں اور مختلف فیلڈز میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر ہی نہیں سکتیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اب اس کے بعد ہر مرد اور عورت کو اللہ تعالیٰ نے کچھ ذمہ داریاں دے دیں۔ ایک کو کہا تم باہر کے کام سنبھالو اور ایک کو کہا کہ تم گھر سنبھالو اور اپنی نسل کی اچھے رنگ میں تربیت کرو۔ اپنے علم کو ان کی تربیت پر خرچ کرو تا کہ وہ اچھے شہری بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو کہیں نہیں روکا کہ تم ڈاکٹر نہ بنو اور خدمت نہ کرو۔ پرانے زمانے میں جنگوں میں بھی عورتیں نرسنگ کرتی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جہاں تک دین کا علم ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدھا علم عائشہؓ سے سیکھو۔ یعنی آدھا علم عائشہؓ

سے اور آدھا علم باقی تمام مرد صحابہؓ سے۔ تو یہ ایک عورت کا مقام ہے۔ عورت کو اسلام نے سب کچھ دیا۔ اسلام نے عورت کو وراثت کا حق دیا۔ اسلام نے عورت کو اپنی مرضی سے شادی کرنے کا حق دیا۔ اسلام نے عورت کو طلاق کا حق دیا۔ یہ یورپ، ویسٹ (West) والے تو ابھی سو پچاس سال کی باتیں کرتے ہیں۔ یہاں آزادی کو آئے ہوئے ابھی پچاس ساٹھ سال ہی ہوئے ہیں، لیکن یہ تعلیمات ہمیں تو بہت پہلے مل گئی ہوئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:
جہاں جہاں ضرورت ہو وہاں عورتیں کام بھی کرتی ہیں۔ اس لئے یہ پابندی کوئی نہیں کہ ہم کام نہیں کرسکتیں۔ ہماری لڑکیاں ٹیچر ہیں۔ ہماری عورتیں ڈاکٹر ہیں، نرسیں ہیں، کمپیوٹر سائنس میں ہیں، ریسرچ میں ہیں۔ اس وقت سوئٹزرلینڈ میں بِگ بینگ پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ وہاں جو سائنٹسٹ ہیں ان میں ایک احمدی عورت بھی ہے۔

اس لئے احمدی ہر جگہ شامل ہوتے ہیں اور ہر جگہ کام کرتے ہیں۔ لیکن وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے جو پہلے فرائض ہیں ان کو ہم سامنے رکھیں۔ دوسری چیزیں ثانوی حیثیت کی ہیں۔ تم ان کو کہو کہ مجھے تو کوئی تکلیف نہیں ہے، تمہیں کیا تکلیف ہے؟

❁ ......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ** جیلیٹین (Gelatin) بہت سی کھانے کی اشیاء میں پائی جاتی ہے۔ اس کے بارہ میں جماعت کا کیا موقف ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جیلیٹین مختلف ذریعوں سے بنتی ہے۔ کچھ جانوروں کی ہڈیوں سے بناتے ہیں۔ اس میں سؤر کی ہڈیاں بھی شامل کردیتے ہیں اور اس پر سؤر کا نام لکھا ہوتا ہے۔ کچھ vegetable gelatin ہیں جو Aloe Vera سے بھی بنتی ہیں اور کچھ اور پودے ہیں۔ beans سے بھی جیلیٹین بنتی ہے۔ تو یہ جیلیٹین تو حلال ہیں۔ اور جس پر سؤر بنا ہوا جیلیٹین لکھا ہو، وہ نہ کھاؤ۔ بسکٹوں میں جہاں جیلیٹین ہوتی ہے وہاں بھی لکھا ہوا ہوتا ہے، تو ایسے بسکٹ نہ کھایا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:
آپ لوگ تو بغیر پڑھے چاکلیٹ بھی کھا جاتے ہیں اور بہت سارے لوگ میرے لئے بھی تحفہ لے آتے ہیں اور جب میں اسے دیکھتا ہوں تو اس میں بڑا واضح طور پر لکھا ہوتا ہے کہ اس میں شیمپین ملی ہے۔ اس میں فلاں شراب ملی ہے۔ اس میں فلاں چیز ہے۔ اور آپ منہ میں ڈالتے ہیں اور نرم کر کے نگل گئے۔ اسکے بعد پتہ ہی نہیں چلتا کہ نشہ چڑھا کہ نہیں چڑھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اب انہوں نے لکھنا شروع کر دیا ہے۔ الکحل فری چاکلیٹ بھی ملتا ہے۔ ڈبوں کے پیچھے لکھا ہوتا ہے۔ تو وہ جیلیٹینز جو حلال اشیاء سے بنی ہو، آپ کھا سکتی ہیں۔ وہ آپ کھا لیا کریں۔ باقی احتیاط تو بہر حال کرنی چاہئے۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی یہ سوال اٹھا تھا۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو بسکٹ یورپ سے آتے ہیں، ان میں سؤر کی چربی ڈالی ہوتی ہے۔ اسلئے تم لوگوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ نہیں کھانے چاہئیں۔ یہ نہیں ہے کہ سؤر کی چربی پہ بسم اللہ پڑھو اور کھا جاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اب عقل ہمارے ہاں اتنی ہے کہ عقل کے بغیر نقل مارتے ہیں۔ وہاں یوکے میں ان کا احمدیہ بلیٹن نام کا رسالہ چھپتا ہے۔ اس میں کھانے پکانے کے طریقے بھی لکھے ہوتے ہیں۔ اس میں جس کسی نے کیک بنانے کا طریقہ نقل کیا، اس کو پتہ ہی نہیں کہ کیک کس طرح بناتے ہیں۔ کبھی تجربہ بھی نہیں کیا ہو گا۔ بس کسی عورت یا مرد نے اپنا نام دینا تھا کہ میرا رسالہ میں نام آجائے۔ اس نے ساری recipe لکھ دی اور اس میں لکھا تھا کہ Lard بھی اس میں ڈالنا ہے۔ اب Lard سؤر کی چربی ہوتی ہے۔ اب وہاں سے کسی نے یہ recipe لے کر جماعت کے رسالہ میں دے دی کہ کیک بنانا ہے، اس میں Lard ڈال دیں۔ اب اس سے لوگ سمجھیں گے کہ اب Lard حلال ہو گیا ہے کیونکہ جماعت کے رسالہ میں آگیا ہے۔ اتفاق سے میری نظر پڑ گئی تو میں نے ان کو کہا کہ یہ آپ نے کیا دیا ہے۔ تو بعد میں انہوں نے تردید کی اور لکھا کہ یہ ہم سے غلط ہو گیا تھا۔ اس لئے احتیاط کرنی چاہئے۔

❁ ......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ** روز کے روز صدقہ نکال کر جب کافی سارا جمع ہو جائے تو اس کو کدھر استعمال کرنا چاہئے؟ میں زیادہ دیر اسے گھر میں رکھنا نہیں چاہتی۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت اچھی عادت ہے، روز صدقہ نکالتی ہو۔ صدقہ نکال کر جمع کر لیا کریں۔ اگر کوئی ایسا نہ ملے جس کو دے سکیں تو پھر مہینہ کے آخر پر کسی جگہ دے دیں۔ جماعت کے صدقات میں دے دیں۔ کسی چیریٹی میں دے دیں۔ جس کا پتہ ہو کہ صحیح طرح استعمال ہو رہا ہے۔ Save The Children چیریٹی ہے یا اور بہت سی چیریٹیز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: مریم فنڈ میں فنڈ کے طور پر دیں۔ صدقہ کر کے نہ دیں۔ صدقہ غریب کو دیں اور آپ مختلف جگہوں پر دے سکتی ہیں۔ روز کا روز نکالتی ہیں تو بڑی اچھی بات ہے۔ نکالنا چاہئے۔ میں خود روز نکالتا ہوں، پھر اکٹھا کر کے کسی کو دے دیتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:
مریضوں کی امداد میں بھی دے سکتی ہو۔ افریقہ میں ہمارے بہت سارے غریبوں کے فنڈ ہیں، ان میں صدقہ دے سکتی ہو۔ ہیومینٹی فرسٹ میں دے سکتی ہو۔ ان کو جمع کروا دو، ان کو ضرورت پڑتی ہے۔ جرمنی والے ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ بینن میں دارالیتامیٰ چلا رہے ہیں اور پھر کچھ ہسپتال کھول رہے ہیں تو وہاں مدد ہو جائے گی۔ بلکہ وہاں صدقہ جاریہ ہو جائے گا۔ اس طرح یتیم خانہ کے لئے یا ہسپتال کے لئے وہ ایسا صدقہ ہے کہ تمہاری رقم تو وہاں ایک دفعہ دی گئی ہے لیکن کیونکہ وہ ایسا کام ہے جو مستقل جاری ہے اور اس سے مخلوق کی خدمت ہو رہی ہے۔ تو اس کو صدقہ جاریہ کہتے ہیں۔ وہاں تمہارا نام آجاتا ہے۔ ظاہری نہ بھی آئے تو اللہ تعالیٰ کی فہرست میں ضرور آجاتا ہے۔

❁ ......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ** حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز پہلے خطبہ اور خطبہ ثانیہ کے درمیان وقفہ کے لئے بیٹھتے کیوں ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ سنّت ہے۔ سنت پر عمل کرتے ہیں۔ خطبہ ثانیہ مسنون خطبہ کہلاتا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیا کرتے تھے۔ خطبہ کے پہلے حصہ میں لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جو باتیں کہنی ہوتی تھیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے۔ اس کے بعد ایک وقفہ کے لئے بیٹھ جایا کرتے تھے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ ثانیہ پڑھا کرتے تھے۔ اس خطبہ ثانیہ کی اللہ تعالیٰ کے کلام پر بنیاد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنّت تھی۔

❁ ......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ** ٹوٹکوں کے بارہ میں جماعت کا کیا عقیدہ ہے کہ فلاں عمل کریں تو آپ کا فلاں مسئلہ حل ہو جائے گا اور مشکل دور ہو جائے گی۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ فضولیات ہیں، لغویات ہیں۔ میں تو اس کو نہیں مانتا۔ باقی ٹوٹکے اور بھی چیز ہیں۔ بعض روایتیں چلی آتی ہیں۔ بعض چھوٹے چھوٹے نسخے ہوتے ہیں جو گھروں میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس سے بعض چیزیں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک ٹوٹکہ بعض گھروں والے دیتے ہیں، بعض بچوں پر کامیاب بھی ہوتا ہے، میں بھی دے دیتا ہوں کہ چنے کی دال جو ہے، اگر کسی کا قد چھوٹا ہے تو پہلے دن ایک دانہ بھگو کے کھاؤ۔ پھر اگلے دن دو، پھر چار پھر آٹھ، پھر سولہ، اور جب چائے کی چمچی کے برابر لیول ہو جائے تو اس کو چالیس دن تک کھاؤ تو قد بڑھ جاتا ہے۔ بعض لوگوں کے اس سے قد بڑھے ہیں۔ اس قسم کے ٹوٹکے ٹھیک ہیں۔ بعض کی اولاد نہیں ہوتی تو کالی مرچ کا نسخہ استعمال کرتے ہیں۔ نسخہ بھی ہے اور ٹوٹکہ بھی ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ جس گھر میں دو بہنوں کی شادی ہوئی تو اس کو بلا لو، فلاں کو بلا لو، تو یہ ہو جائے گا، ان میں کوئی خدائی تاثیرات پیدا ہو جائیں گی۔ یہ سب باتیں غلط ہیں۔

❁ ......**ایک واقفہ نو نے** اپنے اڑھائی سال کے بیٹے کے بارہ میں رہنمائی کی درخواست کی کہ بیٹا بہت Hyper ہے اور بات نہیں مانتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: چاکلیٹ کھاتا ہے تو hyper ہو جاتا ہے۔ اگر hyper ہے تو کیا ہو گیا؟ active ہو گا۔ آجکل تو یہ مشکل پڑ گئی ہے کہ بچہ ذرا سا active ہو جائے تو لوگ ماں کو کہتے ہیں hyper ہو گیا۔ hyper ہو گیا تو کیا ہو گیا۔ اچھا intelligent ہوتا ہے۔ بڑا ہو کر intelligent نکلے گا، انشاءاللہ۔

اس پر واقفہ نو نے کہا کہ بات نہیں مانتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:
آپ کونسا مانا کرتی تھیں۔ اپنے ماں باپ سے پوچھا ہے کہ آپ مانتی تھیں؟ کسی نہ کسی کا کیرکٹر اس میں آگیا ہو گا۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ کہنا نہیں مانتا۔ بچوں کو ان کی نفسیات کے مطابق treat کرنا چاہئے۔ ایک دفعہ اگر کہہ دیا کہ یہ کام نہیں کرنا اور وہ روتا ہے، چیختا ہے، دھاڑتا ہے، چیزیں اِدھر اُدھر پھینکتا ہے۔ اس کے بعد آپ بات مان لیتی ہیں تو وہ کہہ دے گا کہ آپ سے بات منوانے کا طریقہ یہی ہے کہ دھاڑو اور شور مچاؤ اور اپنی بات منوا لو۔ دو دفعہ آپ انکار کریں گی، نہیں مانیں گی تو ٹھیک ہو جائے گا۔ اس کی ضد اگر پوری کریں گی تو اور ضدی ہوتا جائے گا جس کو پھر آپ hyper کہہ دیتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ بھی نہ ہو کہ کچھ نہیں دینا۔ اگر وہ کوئی چیز مانگ رہا ہے اور اس سے کسی کا اور اس کا اپنا کوئی نقصان نہیں ہے اور نہ آپ کا نقصان ہے تو دے دینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ بچوں کو ماں باپ انکار کر کے بھی ضدی بنا لیتے ہیں یا ہر بار ضد سے منوانے کے بعد بناتے ہیں۔ اس لئے پہلے بچوں کی نفسیات پڑھیں اور اس کے مطابق بچوں کو treat کیا کریں۔

بارہ بج کر پچیس منٹ پر یہ کلاس ختم ہوئی۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: **جلسہ سالانہ کیمرون** از صفحہ 8

تقریر میں انہوں نے قرآن و حدیث نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء احمدیت و حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں عصر حاضر میں امن کا خلافت سے وابستہ ہونے کے بارے میں، جماعت احمدیہ کا دنیا میں امن قائم کرنے کی کوششوں، حضور ایدہ اللہ کا دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کی پارلیمنٹ سے خطاب اور ان میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کا بیان نیز پوپ اور دیگر شخصیات کو اسلام کی تعلیم کی بابت خطوط لکھے جانے کا ذکر کیا۔

دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر سعید تمیمی صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے Khilafat: Hope for unity of Muslim Ummaf and Global Peace کے عنوان پر کی۔ ہر دو تقاریر کا فرنچ زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

ان تقاریر کے بعد بعض معزز مہمانوں نے اپنے تأثرات بیان کئے۔ ان تأثرات میں سبھی مقررین نے جماعتی کاوشوں کو سراہتے ہوئے اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیم دنیا میں پہنچانے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے اختتامی خطاب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ اور آپ کی تکالیف کو دور فرمائے۔ ہم اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نقش قدم پر چل کر ہی خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کیمرون پر ہمیشہ اپنا فضل نازل فرماتا رہے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

اس کے بعد مکرم عیسیٰ احمد صاحب صدر جماعت کیمرون نے سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر مکرم عبدالخالق نیر صاحب مشنری انچارج نائیجیریا نے دعا کروائی اور کیمرون کا یہ تیسرا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ

جلسہ سالانہ کیمرون میں کیمرون میں مختلف علاقوں کے علاوہ نائیجیریا، اکٹوریل گنی اور چاڈ سے افراد جماعت نے بھی شرکت کی۔ مختلف علاقوں سے خراب راستوں پر سفر کی صعوبتوں کے باوجود لوگ دور دور سے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ سب سے طویل سفر چاڈ کے وفد نے کیا جو تقریباً دو ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے یہاں پہنچا۔

جلسہ سالانہ کیمرون کی کارروائی کا اعلان ایک ٹی وی اور دو ریڈیو اسٹیشنز پر کروایا جاتا رہا۔ جبکہ جلسہ کی کارروائی بھی بعد ازاں اس ٹی وی اور ریڈیو اسٹیشنز پر دکھائی اور سنوائی گئی۔ نیز دو مقامی اخبارات نے بھی اس جلسہ کے بارے میں رپورٹ اخبارات میں شائع کی۔

اس جلسہ سالانہ میں کل حاضری 1070 رہی۔ الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ کیمرون کے موقعہ پر بک سٹال بھی لگایا گیا جہاں جماعتی کتب کے ساتھ ساتھ امسال جماعت احمدیہ کیمرون کا چھپوایا ہوا کیلنڈر بھی فروخت کے لئے رکھا گیا تھا۔ ان کتب اور کیلنڈر کو احباب جماعت نے بہت پسند کیا۔

آخر پر مولیٰ کریم سے دعا ہے کہ وہ سب کارکنان اور شاملین جلسہ کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ اور جلسہ کی برکات سے انہیں نوازتا رہے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

انگلستان کا پادری سمتھ پگٹ

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا مارچ و اپریل 2010ء میں انگلینڈ کے خدائی کے جھوٹے دعویدار سمتھ پگٹ (John Hugh Smyth-Pigott) کے بارہ میں مکرم طاہر اعجاز صاحب کا ایک مختصر مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پگٹ کو اُس کے دعویٰ کی بنیاد پر 1902ء میں متنبّہ فرمایا تھا کہ وہ دروغگوئی سے باز آجائے۔

پگٹ 1852ء میں پیدا ہوا۔ کچھ عرصہ ملاح اور فوجی کے طور پر زندگی بسر کرنے کے بعد وہ مذہبی تعلیمات میں دلچسپی لینے لگا اور آخرکار 1882ء میں چرچ آف انگلینڈ کے ساتھ وابستہ ہوگیا۔ تاہم ایک عرصہ تک وہ اپنی پوزیشن سے مطمئن نہیں تھا اس لئے آخر چرچ کو ترک کرکے آئرلینڈ کی Salvation Army میں شامل ہوگیا۔ 1897ء میں اُس نے ایک ایسے مذہبی گروپ (Cult) میں شمولیت اختیار کرلی جو انگلینڈ کے شہر Somerset میں ایک پادری ہینری جیمز پرنس نے قائم کیا تھا اور اس کے عقائد میں عیسائیت کے عقائد کے ساتھ کچھ دیگر رسوم بھی شامل تھیں۔ اس گروپ کے ارکان کی تعداد ایک سو کے قریب تھی جس میں زیادہ تعداد غیرشادی شدہ تعلیم یافتہ خواتین کی تھی۔ اس گروپ نے ایک بڑا گھر اپنے مرکز کے طور پر حاصل کیا جس کا نام Agapemone رکھا گیا۔ یہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے "Abode of Love"۔

پادری سمتھ پگٹ نے اس گروپ میں ہر اتوار کو خطبات دینے کا سلسلہ بھی شروع کردیا۔ وہ ایک بہت اچھا مقرر تھا اور اسی وجہ سے اُس کے خطبات بے حد مقبول تھے۔ چنانچہ ایسے بھی لوگ باقاعدگی سے اُس کے خطبات سننے وہاں آیا کرتے تھے جو گروپ کے باقاعدہ رکن نہیں تھے۔ اس سے قبل 1892ء میں پادری ہینری پرنس نے لندن میں پگٹ کے لئے ایک چرچ تعمیر کروایا تھا جس کا نام Ark of the Covenant" یعنی ’’محبت کا مسکن‘‘ رکھا گیا تھا۔

اس گروپ کا ایک رواج یہ بھی تھا کہ مرد (خواہ وہ شادی شدہ ہوں) وہ ایک روحانی دلہن رکھ سکتے تھے۔ اگرچہ بعد میں یہ تعلقات بڑھ کر روحانیت سے کہیں دُور نکل جاتے۔

پادری ہینری پرنس اپنے چرچ میں مسیح کی آمد ثانی کے جلد ہی ظہور کے بارہ میں اکثر ذکر کرتے ہوئے امکان ظاہر کرتا کہ شاید مسیح اسی چرچ میں نازل ہو۔ تاہم 1899ء میں اُس کی وفات کے بعد پگٹ کے خطبوں میں یہ انداز یوں بدل گیا کہ اُس نے یہ تأثر دینا شروع کیا کہ شاید مسیح اسی چرچ میں موجود ہے۔ وہ چرچ میں آنے والوں کو اپنے آئندہ دعویٰ کے لئے ذہنی طور پر تیار کرنے لگا۔ آخر ستمبر 1902ء میں اُس نے اُس نے مسیحیت کا دعویٰ کردیا۔ اُس نے دعویٰ کیا کہ وہ خدا کا وہی بیٹا اور مسیح ہے جو جنت میں بھیجا گیا تھا۔ پھر وہ ایک تخت بنوا کر اُس پر بیٹھا اور بڑے تکبر سے آسمان کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ خدا وہاں نہیں ہے بلکہ (اپنی طرف اشارہ کرکے) یہاں ہے۔

اُس کے دعویٰ کو اخبارات نے بھی اچھالا جس کے نتیجہ میں ایک کثیر تعداد نے اُس کو عیسائیت کے عقائد سے بغاوت کا مجرم قرار دیا۔ اُس کے خلاف نفرت کا ایسا مظاہرہ ہوا کہ اُس کو اپنی جان بچانے کے لئے پولیس کا سہارا لینا پڑا۔ آخر اُس کو پابند کردیا گیا کہ وہ عوامی سطح پر اپنے عقائد کا اظہار نہ کرے البتہ صرف اپنے پیروکاروں کو تبلیغ کرسکتا ہے جو اُس کے مرکز واقع Somerset میں آئیں۔ انسائیکلوپیڈیا کے ایڈیشن برائے 1911ء میں لکھا ہے کہ پگٹ اپنے مرکز ’’مسکن محبت‘‘ تک محدود ہوگیا اور اُس کا انٹرویو کرنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوسکی۔

ملفوظات سے علم ہوتا ہے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو جب پگٹ کے دعویٰ کا علم ہوا تو آپ نے اکتوبر 1902ء میں اُسے لکھا کہ وہ سچے مسیح کو قبول کرلے جو انڈیا میں آچکا ہے۔ جس کے جواب میں پگٹ کی طرف سے قادیان میں کچھ لٹریچر بھی بھجوایا گیا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پگٹ کو چیلنج دیا کہ وہ اپنے عقائد سے توبہ کرلے ورنہ اُس کی زندگی میں اُس پر خدا کی لعنت پڑے گی۔

چنانچہ محسوس ہوتا ہے کہ ڈوئی کے برعکس پگٹ اپنے دعویٰ سے پھر گیا اور عملاً گویا پسپائی اختیار کرلی۔ یہی وجہ ہے کہ ڈوئی کی طرح پگٹ کی موت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ کرنے کی حالت میں آپؑ کی زندگی میں نہیں ہوئی۔ تاہم اُسے دنیاوی لعنتوں کا مظہر یوں بننا پڑا کہ 1905ء میں پگٹ کے ایک ناجائز بچے کا علم ہوا جس کے بعد دو مزید بچے بھی پیدا ہوئے۔ 1908ء میں ان بچوں کے سکینڈل کو بہت شہرت ملی۔ اور بدنامی کے نتیجہ میں پگٹ کے cult کے اراکین کی تعداد برائے نام رہ گئی۔ اس کی وجہ سے مالی حالات بھی بگڑ گئے اور عملاً پادری سمتھ پگٹ ایک بھولی بسری یاد کی طرح ہوگیا۔ تاہم اس cult کا آخری رکن 1950ء کی دہائی میں اس دنیا کو خیرباد کہہ گیا اور یہ cult ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔

پادری سمتھ پگٹ کی ایک پوتی Kate Barlow کینیڈا کے شہر اونٹاریو میں مقیم ہے۔ اُس نے "Abode of Love" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں cult کی تعلیمات اور متفرق حالات اور پھر اس کے انجام کا ذکر ہے۔ مصنفہ بھی اس cult کی باقیات کے ساتھ ہی پروان چڑھی تھی اور کتاب میں اُس نے اپنے مخصوص زاویۂ نگاہ سے اپنے احساسات کو قلمبند کیا ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ Kate Barlow کے ساتھ میرا رابطہ رہ چکا ہے اور اُسے احمدیت کے حوالہ سے پگٹ کے بارہ میں پیشگوئی اور دیگر امور بیان کئے گئے ہیں تاہم میرا خیال ہے کہ ماضی میں اپنے ذاتی تجربات کے نتیجہ وہ مذہب سے ہی دلبرداشتہ ہوچکی ہے۔

مکرم رانا محمد سلیم صاحب شہید

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 19 مارچ 2010ء میں مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب نے مکرم رانا محمد سلیم صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔ قبل ازیں شہید مرحوم کا ذکرخیر 7 ستمبر 2012ء اور یکم مارچ 2013ء کے شماروں کے اسی کالم میں شامل کیا جاچکا ہے۔

مکرم رانا محمد سلیم صاحب نے ساری عمر ایک مجاہد کی طرح گزاری۔ بچپن سے خدمت کرتے ہوئے جب سانگھڑ منتقل ہوگئے تو خدام الاحمدیہ میں قائد ضلع اور قائد علاقہ، پھر انصاراللہ میں ناظم ضلع مقرر ہوئے اور تادَم آخر اس عہدہ پر کام کرتے رہے۔ آپ کے دَور میں ایک بار ضلع سانگھڑ سب اضلاع میں اول قرار پایا تھا۔ 2004ء سے نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع سانگھڑ بھی خدمات بجالارہے تھے۔

آپ کردار کے بہت ہی اچھے تھے۔ بہت ہنس مکھ اور شستہ طبیعت کے مالک تھے۔ خوش پوش اور خوش گفتار انسان تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کا مجموعہ تھے۔ شفیق، ذہین، ہمدرد، غریب پرور، زندہ دل، نڈر اور دلیر تھے۔ مہمان نواز اتنے کہ کسی مہمان کو بھی بغیر کسی تواضع کے ہرگز جانے نہ دیتے تھے۔ مرکزی مہمانوں کی آمد پر اپنی خدمات پیش کردیتے اور دل وجان سے خدمت کرتے۔ جماعتی روپے کو بہت احتیاط سے خرچ کرتے اور اس کا باقاعدہ حساب رکھتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے۔ اپنی اکیڈمی میں مستحق طلباء کی فیس معاف کردیتے تھے۔ حساب کا مضمون خود پڑھاتے تھے۔ طبیعت میں مزاح کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ موقع کی مناسبت سے لطائف بھی سنایا کرتے تھے۔ سب دوستوں میں یکساں ہر دلعزیز تھے۔ اطاعتِ امیر میں سب کے لئے ایک مثال تھے۔ آپ کے سکول کے طلباء ہر رمضان المبارک میں اپنے جیب خرچ سے جو رقم جمع کرتے اس میں خود بھی حصہ ڈال کر فلاحی اداروں کو جمع کرواتے جو کہ دکھی انسانیت کے کام آتی تھی۔ ہر سال عید کے موقع پر سنٹرل جیل کے قیدیوں کو کھانا کھلاتے۔ اور بیسیوں قیدیوں کو رہا کروایا جو چند سو روپوں کی وجہ سے جیل میں پڑے ہوئے تھے۔ آپ کے ضلعی انتظامیہ اور عدلیہ کے افسران کے ساتھ مثالی تعلقات تھے۔ ان کی شہادت پر سب معزز ساکنان شہر نے رنج وغم کا اظہار کیا۔

آپ کی اہلیہ محترمہ منصورہ سلیمہ صاحبہ بتاتی ہیں کہ 26 نومبر 2009ء کی دوپہر کو مرحوم کہنے لگے کہ کل ہمیں تین خوشیاں ملنے والی ہیں۔ ایک تو میرا یوم پیدائش ہے، دوسرا حج کا بابرکت دن ہے، تیسرا جمعہ کا دن ہے۔ وہ اس دن معمول سے زیادہ خوش تھے۔ یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہ دن اُن کی شہادت کا بھی ہے۔

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی شہادت کے بعد مرکز اور امیر صاحب کی طرف سے مکرم رانا صاحب کو اپنی حفاظت کے متعلق تاکید کی گئی تھی۔ مگر وہ حسب سابق، اللہ مالک ہے کہہ کر ٹال دیتے تھے۔ شہادت کی شام مغرب کی نماز آپ نے پڑھائی اور درس دیا۔ جب مسجد کو تالا لگا کر گھر کو جانے لگے تو نقاب پوش بدبخت دشمن نے گولی چلائی جو آپ کی دائیں آنکھ سے گزر گئی۔ مجرم موٹرسائیکل پر فرار ہوگئے اور آپ ہسپتال کے راستے میں ہی دم توڑ گئے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 13 مئی 2010ء میں مکرم محمد سلیم ناصر صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ مکرم رانا محمد سلیم صاحب خاکسار کے چچازاد بھائی تھے اور میرے بہنوئی بھی تھے۔ آپ موصی تھے، سلسلہ کے فدائی اور خدمت گزار تھے۔ کوئی لمحہ ان کا خدمت کے بغیر نہیں گزرا۔ سکول میں کوئی چھٹی آتی تو آپ مختلف جماعتوں اور مجالس میں دورہ پر چلے جاتے۔ آپ کی کوششوں کی وجہ سے ضلع سانگھڑ نمایاں پوزیشن حاصل کرتا رہا۔

آپ نے نیولائف کے نام سے ایک سکول کھولا ہوا تھا جسے آپ کی کوششوں اور دعاؤں سے ایک نمایاں حیثیت حاصل ہوگئی تھی۔ شہر کے باحیثیت افراد اور افسران اپنے بچے اسی سکول میں داخل کراتے۔ نظم و ضبط کے لحاظ سے بھی آپ کا سکول نمایاں تھا۔ استادوں کو رکھتے وقت کبھی بھی میرٹ کو نظرانداز نہ کرتے نہ کسی کی سفارش قبول کرتے۔ غریب طالب علموں کی فیس معاف کردیتے۔ عید پر ملازمین کو نئے جوڑے کپڑوں کے بنا کر دیتے، بیماروں کا علاج کرواتے، کسی مریض کو خون کی ضرورت ہوتی تو وہ بھی آپ مہیا کردیتے۔ دوتین بار آپ کی کوشش سے سنٹرل جیل سانگھڑ کے قیدیوں کو کھانا کھلانے کی توفیق جماعت سانگھڑ کو ملی۔ سپرنٹنڈنٹ جیل سے دوستانہ مراسم تھے اور وہ رانا صاحب سے بڑی عزت سے پیش آتے تھے۔ بعض قیدی جو رقم کی وجہ سے رہا نہیں ہو سکتے تھے رانا صاحب نے اپنی جیب سے وہ رقم ادا کرکے ان کی رہائی کا سامان کیا۔ عید پر قیدیوں کو کپڑوں کے جوڑے دیتے۔

مہمان نوازی کا وصف بھی آپ میں کمال درجہ کا پایا جاتا تھا۔ موسم کے مطابق مشروب پیش کرتے۔ اگر کھانے کا وقت ہوتا تو کھانا بھی کھلاتے۔ اگر کسی مہمان کو جلدی ہوتی تو بازار سے منگوا کر کھانا کھلاتے مگر بغیر کھانے کے کسی مہمان کو جانے نہیں دیتے تھے۔

آپ کی میت گھر پہنچی تو وہاں آپ کے سکول کے طلباء دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ اُن کے والدین کہنے لگے کہ بچے عید پر نہ کھانا کھا رہے ہیں اور نہ کپڑے پہن رہے ہیں اور غم سے نڈھال بیٹھے ہیں۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 5/اپریل 2010ء میں ’’تجدید عہد‘‘ کے عنوان سے مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

اپنی ذاتوں کے حصاروں کو گرانا ہو گا
ہم کو پھر سے اُنہی عہدوں کو نبھانا ہو گا
تیرے پہلو میں جو بیٹھوں تو قسم ہے تیری
وہ زمانہ بھی زمانوں میں زمانہ ہو گا
میری نظموں کا جو عنوان تمہی ہو، تم ہو
میں کسی اَور کو سوچوں تو روا نہ ہو گا
تیری الفت کی قسم! تجھ سے جو بیعت کی ہے
ہم کو یہ قول سرِ دار نبھانا ہو گا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
July 19, 2013 – July 25, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday July 19, 2013

00:00 World News
00:25 Seerat-un-Nabi: Discuss about the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
01:00 Darsul Quran: Recorded on January 12, 1997.
02:50 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
03:45 Beacon Of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam.
04:45 Islami Mahino Ka Ta'aruf: A series of programmes about Islam's lunar calendar.
05:30 Quran Sab Se Acha
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
07:10 Yassarnal Quran: A children's programme, teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:30 Rah-e-Huda: An interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
09:00 Indonesian Service
10:00 Darsul Quran: Recorded on January 14, 1997
11:40 Dars-e-Malfoozat
12:00 Live Friday Sermon
13:20 Noor-e-Mustafwi
13:40 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
14:05 Yassarnal Quran
14:30 Bengali Reply To Allegations
15:45 Effects Of Fasting: A discussion programme about the effect of fasting on the body.
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Quran
17:55 World News
18:15 Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
19:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
20:20 Deeni-o-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
21:00 Friday Sermon [R]
22:05: Darsul Quran [R]
23:45 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Saturday July 20, 2013

00:40 World News
01:00 Darsul Quran: Recorded on January 14, 1997
02:50 Friday Sermon: Recorded on July 19, 2013
04:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
04:55 Real Talk
06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
07:00 Dars-e-Hadith
07:15 Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time: A children's programme featuring Islamic stories, teaching various aspects of religious and moral values.
09:00 Sachey Musalman: An Urdu discussion programme about the reactions to the film made against the Holy Prophet (saw).
09:45 Indonesian Service
11:00 Darsul Quran: Recorded on January 18, 1997.
13:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
13:30 Al-Tarteel
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Sachey Musalman
16:00 Live Rah-e-Huda: An interactive talk show discussing and answering questions in relation to the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
17:35 Al-Tarteel
18:05 World News
18:25 Ramadhan Question Time
19:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
20:15 International Jama'at News
21:00 Darsul Quran [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:45 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Sunday July 21, 2013

00:35 World News
01:00 Darsul Quran: Recorded on January 18, 1997.
02:50 Tilawat & Dars-e-Hadith
04:00 Friday Sermon: Recorded on July 19, 2013
05:20 Ramadhan Question Time
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
07:15 Yassarnal Quran
07:35 Faith Matters
08:40 Jalsa Seerat-un-Nabi
09:15 Aao Kahani Sunain: A children's programme featuring stories in Urdu.
09:55 Indonesian Service
11:00 Darsul Quran: Recorded on January 19, 1997.
12:45 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
13:00 Friday Sermon: Recorded on July 19, 2013.
14:00 Bengali Reply To Allegations
15:00 Jalsa Seerat-un-Nabi
16:00 Aao Kahani Sunain
16:30 Yassarnal Quran
16:55 Beacon Of Truth
18:00 World News
18:15 Seerat Hazrat Masih-e-Maood
18:50 Aao Kahani Sunain
19:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
20:20 Discover Alaska: Part 4 of a documentary which takes us on a journey to Alaska, the largest American state.
20:55 Darsul Quran [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:30 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Monday July 22, 2013

00:35 World News
01:05 Darsul Quran: Recorded on January 19, 1997.
02:45 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
03:45 Real Talk
05:10 Jalsa Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
07:05 Al-Tarteel
07:55 International Jamaat News
08:30 Seerat Hazrat Masih-e-Maood
08:55 Dars-e-Hadith
09:15 Al-Maaidah: A series of culinary programmes teaching how to prepare a variety of dishes.
09:45 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on May 3, 2013.
11:00 Darsul Quran: Recorded on January 20, 1997.
13:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
13:30 Al-Tarteel
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Seerat-un-Nabi: Part 2 in a series of programmes in response to the film Innocence of Muslims.
16:00 Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:25 Dars-e-Malfoozat
18:45 Seerat Hazrat Masih-e-Maood
19:10 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
20:10 Friday Sermon [R]
21:10 Darsul Quran [R]
22:45 Dars-e-Hadith
23:00 Al-Maaidah
23:30 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Tuesday July 23, 2013

00:30 World News
00:50 Dars-e-Malfoozat
01:00 Darsul Quran
02:50 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
03:40 Friday Sermon
04:35 Al-Maaidah
05:15 Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
07:15 Yassarnal Quran
07:45 Ramadhan-ul-Mubarak
08:15 Insight: A weekly review of the news making headlines in the world of science and technology.
08:45 Prophecies In The Bible: A discussion about prophecies regarding the Holy Prophet Muhammad (saw) as found in the Bible.
09:10 Ilmul Abdaan: A series of medical programmes in Urdu explaining various issues related to health.
09:45 Indonesian Service
11:00 Darsul Quran: Recorded on January 21, 1997.
12:50 Tilawat & Dars-e-Hadith
13:30 Yassarnal Quran
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
16:00 Press Point
17:05 Noor-e-Mustafwi:
17:25 Yassarnal Quran
17:45 World News
18:05 Friday Sermon: Arabic translation of the Friday sermon delivered on July 19, 2013.
20:10 Ramadhan-ul-Mubarak
20:35 Insight
21:05 Darsul Quran
22:35 Ilmul Abdaan
23:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Wednesday July 24, 2013

00:05 World News
00:30 Noor-e-Mustafwi
01:00 Darsul Quran: Recorded on January 21, 1997.
02:50 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
03:45 Press Point
04:55 Ilmul Abdaan
05:30 Ramadhan-ul-Mubarak
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
07:05 Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran
07:30 Life Of The Promised Messiah: A series of Urdu discussion programmes about the life and character of Hazrat Masih-e-Maood (as).
08:10 Real Talk
09:10 Seerat-un-Nabi
10:05 Indonesian Service
11:05 Darsul Quran: Recorded on January 22, 1997.
12:50 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
13:10 Al-Tarteel
13:55 Shotter Shondhane
15:00 Deeni-o-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
15:30 Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
16:15 Quranic Archaeology: Part 2 of an Urdu discussion on Islamic culture and archaeology.
16:55 Life Of The Promised Messiah
17:35 Al-Tarteel
18:05 World News
18:25 Real Talk
19:25 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
20:15 Deeni-o-Fiqahi Masail
20:50 Quranic Archaeology
21:30 Darsul Quran [R]
23:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Thursday July 25, 2013

00:00 World News
00:20 Al-Tarteel
00:50 Darsul Quran: Recorded on January 22, 1997.
02:15 Deeni-o-Fiqahi Masail
02:45 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
03:35 Life Of The Promised Messiah
04:10 Faith Matters
05:05 Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
07:00 Dars-e-Hadith
07:10 Yassarnal Quran
07:45 Quran Sab Se Acha
08:15 Islami Mahino Ka Ta'aruf: A series of programmes about Islam's lunar calendar.
08:35 Beacon Of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam.
09:45 Indonesian Service
11:00 Darsul Quran: Recorded on January 23, 1997.
12:40 Yassarnal Quran
13:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
14:00 Live Shotter Shondhane: A live interactive discussion programme in Bengali.
16:10 Islami Mahino Ka Taaruf
16:30 Beacon Of Truth
17:35 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:25 Islami Mahino Ka Taaruf
19:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
20:10 Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
21:05 Darsul Quran [R]
22:50 Tilawat: Recitation of the Holy Quran

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 20 Friday 12 July , 2013 Issue No. 28

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات ۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر93)

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

لوگ سو بک بک کریں پر تیرے مقصد اور ہیں
تیری باتوں کے فرشتے بھی نہیں ہیں راز دار
ہاتھ میں تیرے ہے ہر خسران و نفع و عسر و یسر
تو ہی کرتا ہے کسی کو بے نوا یا بختیار
جس کو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار
(درثمین، صفحہ:126)

قارئین الفضل کے لئے 2013ء کے ماہ مارچ و اپریل کی Persecution Reports سے چند واقعات کا خلاصہ درج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

......گولڑہ: یہاں وفاقی دارالحکومت کی ہمسائیگی میں معاندین نے ختم نبوت کانفرنس کی جس سے پیر جلال الدین گیلانی، نظام الدین جامی، سید ریاض حسین شاہ، بابر اعوان وغیرہ نے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کے خلاف اندرونی خبث کا اظہار کیا اور جہلاء کے سامنے زہر افشانی کی۔ مثلاً

☆جب کوئی قادیانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وفادار نہیں ہے تو وہ ملک کا کیسے وفادار ہوگا؟ ملک میں توہین عدالت پر تو نوٹس جاری کردیا جاتا ہے مگر توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی کو بھی پرواہ نہیں ہے۔

☆انٹرنیشنل ختم نبوت چینل کی فوری ضرورت ہے۔ جس کا مرکزی دفتر لندن میں ہو۔ مخیّر حضرات سے چندہ کی اپیل ہے۔

☆ تاریخ میں آج تک اللہ کا کوئی نبی بھی ’’غلام‘‘ نہیں گزرا ہے۔ مرزا قادیانی کس طرح ایک سچا نبی ہوسکتا ہے جبکہ اس کا نام ہی ’’غلام احمد‘‘ ہے۔

(قارئین کرام! یہ بیان بلامبالغہ اس کے قائل کی دجالیت اور سامع عوام کی جہالت کی انتہا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ’’نازم بنام خود کہ غلام احمدؐ است‘‘)

☆ایک صحافی نے مسلم کالونی ربوہ کے مولوی شبیر عثمانی کی جماعت احمدیہ کے خلاف خصوصی کاوشوں کی تعریف کی تو مولوی شاہد حسد سے جل مرا اور چیخ کر کہنے لگا کہ یہ دھوکہ ہے۔ مولوی شبیر عثمانی کو ہارٹ اٹیک ہوا تو اس نے قادیانی ڈاکٹر سے علاج کروایا، اس مولوی کو تو قادیانی ڈاکٹر کے علاج پر موت کو ترجیح دینی چاہئے تھی۔ اس مولوی کے بچے مرزائی اساتذہ سے تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ یہ مولوی تو مرزائیوں سے روزمرہ کی اشیاء کی خرید و فروخت کا مجرم ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس کانفرنس میں تقریباً پانچ ہزار لوگوں نے شرکت کی جس میں خواتین کی تعداد پانچ سو تھی۔ شرکاء کی زیادہ تعداد جھنگ، ملتان اور مسلم کالونی سے گئی تھی۔

......رحمٰن آباد، نواب شاہ: یہاں آباد معصوم احمدیوں پر شرپسندوں کے جتھے نے مسلح حملہ کیا اور گستاخی کے بے بنیاد الزام میں پولیس کے پاس مقدمہ درج کروانے کی بھی سعی کی۔

مکرم عبدالرحمٰن صاحب ڈاہری کا خاندان یہاں بہت بااثر مانا جاتا ہے۔ آپ نے اپنی زمین کا ایک حصہ آرائیوں کو ٹھیکہ پر دیا ہوا تھا۔ اب جب مکرم عبدالرحمٰن صاحب نے اپنی زمین کا قبضہ واپس مانگا تو آرائیوں نے بجائے بات ماننے کے پاکستان کا آزمودہ ترین نسخہ آزمانے کا فیصلہ کیا۔ اور جھوٹا الزام مشہور کردیا کہ ان احمدیوں نے معاذاللہ قرآن کریم کی بے حرمتی کی ہے۔

ان مفسدین نے اسلامی جمہوریہ میں معصوم احمدیوں کے خلاف بدامنی پھیلانے کے لئے اس جھوٹے الزام کی تشہیر کرنے اور جاہل لوگوں کو مشتعل کرنے کے لئے علاقہ باندھی تک ہرکارے دوڑائے۔ اور یہ مفسدہ پرور کامیاب ٹھہرے کیونکہ باندھی شہر میں احمدیوں کے خلاف خبر پہنچتے ہی لوگ دکانیں اور کاروبار بند کرکے جلوس کے لئے جمع ہوگئے ان لوگوں نے جو روائتی ہتھیار میسر تھے وہ بھی اٹھا لئے اور ایک جلوس کی شکل میں مکرم ڈاہری صاحب کے مکان تک پہنچ گئے۔ سڑک بلاک کردی اور مولویوں کی معیت سے جلوس کا اشتعال بڑھنے لگا۔

ڈاہری قبیلہ بھی باہم متحد ہے اور یہ لوگ ہر فرقہ بندی سے قبل اپنی قبائلی شناخت کے قائل ہیں۔ ہنگامہ آرائی کے لئے تیار اس مجمع کا سامنا کرنے کے لئے ڈاہری بھی جمع ہوگئے اور کہا کہ الزامات کا ثبوت پیش کرو۔ ثبوت تو تب ہوتا اگر کسی احمدی نے قرآن کریم کی گستاخی کی ہوتی۔ یہاں تو معاملہ کی بنیاد ہی جھوٹ پر تھی۔ یوں یہ مسلح شیطان ڈاہریوں کے بروقت اجتماع کی وجہ سے منتشر ہوگئے۔ ورنہ پاکستان میں ’’ہجوم کا انصاف‘‘ تو سب کو معلوم ہی ہے۔

......G-9 اسلام آباد، 15مارچ: مقامی جامع مسجد اور مدرسہ ذوالقرنین میں مولویوں نے جلسہ کیا۔ پولیس نے اولاً اس اجتماع کی اجازت نہ دینے کا فیصلہ کیا لیکن بعد ازاں شدید معاند مولویوں کے گڑھ، گولڑہ سے سفارشوں کے فون آنے پر ان لوگوں کو جلسہ کرنے کی بخوشی اجازت دے دی۔

قاری سلیم نعیمی نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے خلاف انتہائی غیر شریفانہ زبان استعمال کی۔ بھارت سے آمدہ مولوی سید ہاشمی نے بھی جماعت کے خلاف زہر افشانی کی۔ اس جلسہ کی حاضری 250 تھی اور اکثریت مدرسوں کے لڑکوں کی تھی جو زیادہ وقت جماعت احمدیہ کے خلاف نعرہ بازی کرتے رہے۔

یقیناً جو مرض دارالحکومت میں بھی جڑیں پکڑ چکا ہے وہ باقی ملک میں تو بصورت وبا ہی تباہ کاری پھیلا رہا ہے۔

......میانوالی سندھواں، ضلع سیالکوٹ، یکم مارچ: معاند مولوی نے جامع مسجد گنبد والی میں جلسہ کیا جس میں ملتان سے آکر مولوی اللہ وسایا خطاب کیا۔ مقررین میں چند دیگر مولوی بھی شامل تھے۔ نصف شب تک یہ جنونی اپنی سفاہت کے نمونے لٹاتے رہے۔ مثلاً

☆ایک مسلم خواہ وہ گنہگار ہو، بدکار ہو، زناکار ہو، شرابی ہو، پھر بھی وہ مسلمان ایک قادیانی سے بہتر ہے۔

☆ان قصابوں کو سلام! جنہوں نے اس عیدالاضحی کے موقع پر قادیانیوں کے قربانی کے جانور ذبح کرنے سے انکار کردیا تھا۔

☆احمدیوں کی قبروں کے کتبوں سے قرآنی آیات اور دیگر اسلامی عبارات مٹا دو کیونکہ احمدیوں کا قرآنی آیات پر کوئی بھی حق نہیں ہے۔

اپریل 2013ء

......نواب شاہ، سندھ، 2اپریل: مکرم آصف داؤد صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب پر نامعلوم حملہ آوروں نے 2اپریل کی دوپہر تین بجے فائرنگ کردی جبکہ آپ گھر واپس آرہے تھے۔

پانچ سال قبل عین اسی جگہ اس 44 سالہ احمدی وکیل کے والد کو گھات لگا کر شہید کردیا گیا تھا جب ایک ناگفتنی طرز کے ماہر اداکار نے اسلامی جمہوریہ کے ایک معروف ٹی وی چینل کے ایک نیم مذہبی پروگرام میں احمدیوں کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ جاری کیا تھا۔

مکرم آصف صاحب پر حملہ اتنا منظّم اور شدید تھا کہ آپ کو انتہائی نازک حالت میں پیپلز میڈیکل کالج ہسپتال منتقل کرکے آپریشن کیا گیا، چھ بوتل خون لگا کر انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رکھا گیا مگر حالت خطرے سے باہر نہیں آسکی۔ تب مکرم آصف صاحب کو مصنوعی تنفس کے انتظام پر منتقل کرکے ضیاء الدین ہسپتال کراچی لے جایا گیا۔ یوں تقریباً دو ہفتوں کی مسلسل کوششوں اور دعاؤں سے اس احمدی کی حالت سنبھلنے لگی۔

ایکسپریس ٹریبیون نے اپنی 6اپریل کی اشاعت میں لکھا کہ مبینہ حملہ آور جس کی عمر تیس برس کے لگ بھگ ہوگی، باریش تھا اور کندھوں پر مخصوص رومال اوڑھے ہوئے تھا......

......زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا شدید زخمی احمدی کے ابتدائی بیان کے انتظار میں بیٹھ رہنے کی بجائے پولیس کو اب تک حملہ آوروں کی تلاش کا کام شروع کردینا چاہئے۔ پولیس نے مشکوک افراد کو گرفتار کرنا تو درکنار ابھی تک موقع واردات سے شواہد جمع کرنے کا بھی تردد نہیں کیا ہے ....

مقامی لوگ بتاتے ہیں کہ صرف نواب شاہ کے اندر گزشتہ ایک دہائی میں سات احمدیوں کو موت کے گھاٹ اتارا جاچکا ہے۔ یہ صدر پاکستان کا اپنا علاقہ ہے مگر احمدی مسلسل خوف کے سائے میں جینے پر مجبور ہیں۔

......منظور کالونی، کراچی، 14اپریل: مکرم ملک محمد عتیق صاحب پر جان لیوا حملہ کیا گیا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ طور پر محفوظ رکھا۔ آپ کہیں جانے کے لئے گھر سے نکل کر اپنی کار میں بیٹھے ہی تھے کہ دو موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر فائر کھول دیا مگر مکرم عتیق صاحب کے بروقت نیچے ہوجانے سے فائر نہ لگا اور جب آپ نے خود حفاظتی کے تحت اپنے ہتھیار سے جوابی فائر کیا تب ان حملہ آوروں نے فرار ہونے میں خیریت سمجھی۔

پولیس کو حملہ کی اطلاع کردی گئی ہے۔ یاد رہے کہ کراچی کے اس علاقہ منظور کالونی میں احمدیوں کی مخالفت میں اتنی شدت ہے کہ مقامی صدر جماعت سمیت چھ احمدیوں کو شہید کیا جاچکا ہے۔

......قنبر، لاڑکانہ سندھ: مکرم عقیل احمد صاحب پر جماعت کے اشد معاند محمد یوسف نے حملہ کیا اور اس دوران ایک پتھر اٹھا کر اس احمدی کو مارا جو آپ کے ساتھ موجود ایک دوست شکیل کو لگا جس سے یہ نوجوان زخمی ہوگیا۔ قبل ازیں یہی محمد یوسف نامی آدمی اس علاقہ میں پولیس کے پاس احمدیوں کے خلاف جھوٹے مقدمات میں مرکزی کردار نبھاتا آیا ہے۔

ایک شخص پر حملہ کرکے دوسرے کو زخمی کرکے بھی مذہبی جنونی کا غصہ ختم نہ ہوا اور یہ محمد یوسف گھر سے پستول لے آیا اور ہوائی فائرنگ کرنے لگا۔ پھر یوسف کا بھائی قربان ڈاہری 18اپریل کو پستول لے کر مکرم عقیل صاحب کے گھر آیا اور جھگڑنے لگا تب ہمسائیوں نے بروقت پہنچ کر اس جنونی کو بدامنی پھیلانے سے منع کیا۔ اسی موقع پر قربان ڈاہری نے مکرم عقیل صاحب کو قتل کی دھمکی دی۔

......کتھووالی، 25مارچ: ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مولویوں نے انتظامیہ پر احمدیہ مسجد کے میناروں کے حوالہ سے دباؤ بڑھا دیا ہے۔ ڈی سی او نے اس بابت حل تلاش کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنادی اور بالآخر اس کمیٹی کے اجلاس کے بعد فیصلہ ہوا ہے کہ احمدی اپنی مسجد کے مینار کے اوپر ایک کمرہ تعمیر کرلیں تا مینارہ چھپ جائے اور اسلامی جمہوریہ کی انتظامیہ کو مینار کی مسماری کا فریضہ نہ ادا کرنا پڑے۔

......دھنی دیو چھینبہ سندھواں، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: مقامی مسجد کا مولوی جماعت کے خلاف سرگرم ہے۔ اس نے احمدیہ مسجد سے کلمہ طیبہ مٹوایا اور اب مکرم احسن محمود صاحب مقامی صدر جماعت کے پرائیویٹ سکول کے درپے ہے اور مہم جوئی میں مصروف ہے لیکن گاؤں کے نمبردار اور دیگر سرکردہ لوگوں نے اس مولوی کو فرقہ واریت سے باز رکھنے کی کوششیں شروع کردی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کی خصوصی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)